بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم

سیرت حضرت سید محمد جونپوری امام مہدیٔ موعود خلیفۃُ اللہ ہمسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

المعروف بہ

جَنّة اُلوَلاية

مولفہ

حضرت مولانا میاں منصور خاں برہان پوریؒ

خلیفۂ حضرت بندگیمیاں سید محمود سید نجی خاتم المرشدینؓ

مترجم

﴿باہتمام﴾

دارالاشاعت کتب سلف الصالحین

المعروف بہ جمعیۃ مہدویہ۔ دائرہ زمستان پور مشیر آباد حیدر آباد، دکن

۱۳۷۶ھ ہجری

www.khalifatullahmehdi.info

التماس

مصدقان حضرت سید محمد جونپوری امام مہدی موعود آخرالزماں خلیفۃ الرحمان خاتم ولایت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے التماس ہے کہ جنت الولایت حضرت مولانا میاں منصور خاں برہان پوریؒ نے حضرت مہدیؑ کے حالاتِ مبارک میں بہترین پیرایہ میں تالیف فرمائی ہے۔ مولف رحمتہ اللہ علیہ کا ذکر ملک سلیمان علیہ الرحمۃ نے اس طرح فرمایا ہے۔

میاں منصور خاں بن میاں ہیبت خاں نوراللہ مرقدھما شہر برہان پور کے رہنے والے تھے حضرت سید نجی خاتم المرشدؒ سے تربیت ہوئے حضرتؒ کی صحبت میں بھی تھے بندگی میاں سید یوسفؒ سے بھی میاں منصور خاںؒ کو نیاز حاصل رہا بندگی میاں سید قاسمؒ نے ان کے ایک مکتوب کے جواب میں بعض عقائد کے بارے میں ایک مکتوب تحریر فرمایا ہے جس میں ان کو اودورم یعنے میرے چچا لکھا ہے مولودِ جنت الولایت انہی کی تصنیف ہے جو گروہ میں مشہور و معروف ہے آپ بہت عالی مرتبہ باوقار اور بلند کردار تھے آنجناب کی تاریخِ وصال مکان اور مرقد معلوم نہیں ہے۔

بندگی میاں سید برہان الدینؒ نے اپنی کتاب شواہدالولایت کی تالیف کے وقت جنت الولایت سے مدد لی ہے چنانچہ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ۔

کتاب جنت الولایت مولوفہ مولانا منصور خاں برہان پوریؒ انتخاب کردہ الخ (دیباچہ شواہدالولایت) برہان پوریؒ سے بھی میں نے انتخاب کیا ہے مولف رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب جنت الولایت کا سبب تالیف آخر کتاب میں یہ تحریر فرمایا ہے۔

یہ مکتوب منصور خاں بن ہیبت خاں صدقہ خوارِ سید السادات میراں سید محمود بن بندگی میاں سید خوندمیرؓ کا ہے جو بعض سائلوں کے مطالعہ کے لئے لکھا گیا۔

امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ ہمسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین صادقین متقین یعنے تارکان دنیا، طالبانِ خدا، مردانِ خدا، عاشقانِ خدا، شیرانِ خدا سے آیا غیر تارکین یعنے طالبانِ دنیا سے نہیں آیا **قال علیہ السلام الدنیا جیفۃ و طالبھا کلاب و شرّ الکلاب من وقف علیھا** (ترجمہ) آنحضرت ﷺ نے فرمایا دُنیا مردار ہے اور دُنیا کے طالب کُتّے ہیں اور کُتّوں میں برا کُتّا وہ ہے جو ٹھیر گیا دُنیا کی طلب پر (ملاحظہ ہو مکتوب بندگی میاں امین محمدؓ مطبوعہ صفحہ ۲و۳)

فاعتبرو یااولی الابصار۔

از

احقر دلاور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے جس سے مدد طلب کی جاتی ہے اسی سے ہم مدد مانگتے ہیں اور اسی پر میرا بھروسہ ہے اور اللہ کی رحمت ہو اس پر جو انصاف سے کام لے اور غور سے اس کتاب کو پڑھے پھر (حضرت مہدیؑ پر) ایمان لائے اور تصدیق کرے۔ اس کتاب کا نام جنت الولایت ہے۔ اے برادر اللہ تعالیٰ اپنی محبت میں تیری عمر دراز کرے اور اللہ تجھے دو جہاں میں نیک بخت کرے جان کے دین کے دو ظہور ہیں پہلا ظہور نبوت کا جو (محمدؐ) رسول اللہ پر ختم ہوا آپؐ خاتم النبی ہوئے آپؐ پر درود وسلام ہو اور دوسرا ظہور ولایت کا جو سید (محمدؐ) مہدیِ موعودؑ پر ختم ہوا پس آپؐ خاتم الولی ہوے درود وسلام نازل ہو دونوں پر اے عزیز تو نے سوال کیا ہے مہدی علیہ السلام کی علامتوں میں سے چند علامتیں حضرت سید محمدؑ کی ذات میں نہیں پائی جاتیں پس تم نے کس طرح تصدیق کی کہ سید محمدؐ کی ذات ہی مہدیِ موعودؑ ہے اے برادرِ دینی ہماری تصدیق کا باعث ابتدا سے انتہا تک گوشۂ دل سے سُن تا کہ تجھے بھی خاتم الولیؑ کی تصدیق روزی ہو جیسا کہ خاتم النبیؐ کی تصدیق روزی ہوئی ہے۔

(پہلا باب مہدیِ موعود علیہ السلام کے تولد کے بیان میں)

اس بیان کا آغاز یہ ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلعم کے بعد جب آٹھ سو سینتالیس سال گذر چکے تو شہر جونپور میں جو ولایت ہندوستان کا ایک علاقہ ہے دوشنبہ کے روز خاتم الولیؑ کا تولد ہوا جیسا کہ خاتم النبیؐ کا تولد بھی دوشنبہ ہی کے دن ہوا تھا چنانچہ نبیؐ نے فرمایا میں دوشنبہ کے دن پیدا ہوا ہوں مجھے یہی پسند ہے کہ ایک دن بھوکا رہوں اور ایک دن پیٹ بھر کھاؤں۔ اُس روز شہر مذکور کے بت خانوں میں جملہ بت زمین پر اوندھے گر پڑے پھر ہاتف نے آواز دی کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا بے شک باطل مٹنے والا ہی تھا، جیسا کہ نبیؐ نے فرمایا ہے مہدیؑ زمین کو عدل وانصاف سے بھریں گے جیسی کہ وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی، اے بھائی جب اس آیت اور حدیث کے موافق آنحضرتؐ کا تولد واقع ہوا ہے تو یہی کہنا پڑتا ہے کہ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے جب یہ آواز افضل زماں مرشد دوراں میاں شیخ دانیالؒ کے کان میں پہنچی جو اسی شہر میں ساکن تھے اور اس غیبی اور یقینی آواز کے تھوڑی دیر بعد آپؒ کو خبر ملی کہ بت خانوں میں بت اوندھے گر پڑے ہیں تو شیخؒ کے روشن دل فیض منزل میں یہ بات آئی کہ آج کوئی مرد عزیز اس شہر میں پیدا ہوا ہے پس شیخؒ مذکور اسی کھوج میں تھے بعض اشخاص سے

آپؒ کو خبر ملی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے سید عبداللہؒ کو لڑکا عطا کیا ہے۔ شیخ الاسلام نے سید عبداللہؒ کو طلب کر کے پوچھا کہ کیا تم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے لڑکا عطا کیا ہے انہوں نے جواب دیا ہاں پھر شیخؒ نے فرزند کے تولد کی کیفیت فرزند کا حال مکرر پوچھا تو سید عبداللہؒ نے بیان کرنا شروع کیا کہ وہ بچہ ماں کے پیٹ سے باہر ہوا تو خون اور کثافت سے پاک تھا اس کے دونوں ہاتھ شرمگاہ پر رکھے ہوئے تھے اور اس کے رونے کی آواز ایسی نہ تھی جیسی کہ اور بچوں کی ہوا کرتی ہے اس بچے کے رونے کی آواز سے تمام سننے والوں پر جذب کی حالت طاری ہوتی ہے جب کپڑے اس کے جسم مبارک سے نکالے جاتے ہیں تو اپنے ہاتھ اس وقت شرمگاہ سے دور نہیں کرتا جب کبھی کپڑے بدن سے اتارتے ہیں اسی طرح ہاتھ شرمگاہ پر رکھ لیا کرتا ہے شیخ الاسلام نے سید عبداللہؒ سے پوچھا کہ اس بچے کا تم نے کیا نام رکھا ہے انہوں نے کہا میں نے آج رات رسول ﷺ کو خواب میں دیکھا فرماتے تھے کہ اس فرزند کو میں نے اپنے نام سے موسوم کیا ہے اس بشارت کی بنا پر ہم نے اس کا نام سید محمد رکھا ہے چنانچہ رسول علیہ السلام فرماتے ہیں اس کا (مہدیؑ کا) نام میرا نام ہوگا اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام ہوگا اور اس کی ماں کا نام میری ماں کا نام ہوگا، اے بھائی جب اس حدیث کا مضمون اس طرح حضرت کے موافق ہو رہا ہے تو پھر یہی کہنا پڑتا ہے کہ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ شیخؒ مذکور نے پوچھا کہ اس بچے کا رنگ کیسا ہے انہوں نے کہا وہ بچہ گندمی رنگ روشن پیشانی بلند بینی اور جٹھ بھوں والا ہوگا۔ اے برادر جب یہ حدیث آنحضرتؐ کے حلیہ کے مطابق ہے تو یہی کہنا پڑتا ہے پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے شیخؒ مذکور نے سید عبداللہؒ کو مبارک باد دیکر وداع کیا پھر کچھ مدت کے بعد شیخ نے سید عبداللہ سے پوچھا کہ سید محمد خوش حال ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں پھر شیخؒ نے پوچھا ان کی کنیت بھی کچھ رکھی گئی ہے یا نہیں انہوں نے کہا ہمارے جدّ اعلیٰ کی کنیت ابوالقاسم تھی اسی بناء پر ہم اس بچے کو کبھی کبھی ابوالقاسم کہا کرتے ہیں پھر شیخؒ نے پوچھا ان کا چال وچلن کیسا دکھائی دیتا ہے سید السادات عبداللہؒ نے کہا ان کی گفتار رفتار بالکل شریعت کے مطابق دکھائی دیتی ہے اس بچے کی باتیں ایسی ہیں کہ ان کی کیفیت بیان میں نہیں آسکتی اور بعض عجیب صفات اس میں نمودار ہیں کہ اس کی پیٹھ پر کبھی مہر کے مانند ایک نقش نظر آتا ہے، اور اس کا بول و براز اور سایہ کبھی ہم نہیں پاتے اگرچیکہ دیکھنے کا بہت کچھ قصد کرتے ہیں۔ اے بھائی جب حضرت مہدیؑ کی ہی سب نشانیاں حضرت رسول علیہ السلام کی نشانیوں کے موافق ہیں تو یہی کہنا پڑتا ہے پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاوگے۔ یہ سب سن کر شیخؒ کے دلِ کیمیا تاثیر میں یہ بات گذری کہ یہ زمانہ مہدیؑ کے ظہور کے قریب ہے غالباً یہی بچہ مہدیِ موعودؑ ہے شیخؒ نے سید عبداللہؒ کو بارک اللہ مرحبا کہکر رخصت کیا۔ دیگر یہ کہ شہر جونپور میں شیخ دانیالؒ ہی کے پاس ایک مدرسہ بھی تھا اور سید عبداللہؒ کے بڑے فرزند سید احمد اس میں پڑھنے کے لیئے جاتے تھے ایک دن میاں شیخ دانیالؒ نے سید احمد سے کہا کہ اپنے چھوٹے بھائی جو سید محمد ہیں انہیں بھی اپنے ہمراہ لایا کرو

کئی وقت انہوں نے شیخؒ کے اس حکم کو بھلا دیا ایک روز سید احمد اپنے برادر حضرت سید محمدؑ کو ہمراہ لیکر شیخؒ کے حضور پہنچے جب شیخؒ کے قریب پہنچے اور شیخؒ کی نظر حضرت سید محمدؑ پر پڑی اپنے سجادہ سے اُٹھکر استقبال کیا بہت تعظیم کے ساتھ آپؑ کو لیجا کر اپنی مسند پر بٹھائے اور خود نیچے بیٹھ گئے بہت تکلف کے ساتھ آپؑ کی ضیافت کی جب حضرت مہدیؑ نے رخصت چاہی تو نہایت تواضع اور انکسار کے ساتھ چند قدم برہنہ پاوں چل کر مہدیؑ کو رخصت کیا پھر اپنی جگہ آ گئے اور حضرتؑ کے آنے سے ایسے خوش ہوئے اور آپ کے دل پر ایسی مسرّت طاری ہوئی گویا کہ نورِ مقدس ذات رسول علیہ السلام کا دیدار آپ کو حاصل ہوا جب یہ واقعہ سید احمد پر ظاہر ہوا انہوں نے اپنے دل میں یہ بات لائی اور حضرت شیخؒ سے پوچھا کہ میں بڑا بھائی ہوں کبھی ایسی تعظیم اور خوشی کا اظہار میرے آنے پر آپ نہیں کرتے اس کا کیا سبب ہے تو شیخؒ نے سید احمد کی دلجوئی کی اور فرمایا کہ اے بھائی یہ تمہارے برادر مرد عظیم ہے حق تعالیٰ کی طرف سے جو شرف اس کو حاصل ہے تم اس سے واقف نہیں ہو انشاء اللہ تم بھی معلوم کرلو گے اسی دن سید احمد پر آنحضرتؑ کا شرف ظاہر ہوا وہ ہر روز تواضع اور ادب کے ساتھ خدمت کرنے لگے، جب مہدی علیہ السلام کی مکتب نشینی کا وقت آیا چار سال چار مہینے چار دن گذرے تو حضرت مہدیؑ کے والد بزرگوار نے ضیافت کی تیاری شروع کی حضرت شیخ دانیالؒ سے کہا کہ آج سید محمدؑ کی تسمیہ خوانی ہے آپ آ کر ان کی زبان مبارک سے بسم اللہ پڑھایئے شیخؒ آنحضرتؑ کی تسمیہ خوانی میں میراں سید عبداللہؒ کے گھر آئے ،حضرتؑ کو ایک چوکی پر بٹھا کر اطراف سب حاضرین جماعت کھڑے تھے اسی جماعت میں خواجہ خضرؑ بھی تھے لیکن حضرت مہدیؑ کے سوائے کسی نے ان کو نہیں پہچانا آپؑ نے ان کو پہچان کر تعظیم کے لیئے جب اٹھ کھڑے ہوئے تو سب حاضرین جماعت نے اور خود شیخ دانیالؒ نے بہت تعجب کیا کہ اس خوردسال محبوب نے کس کی تعظیم کی ،اسی وقت شیخ دانیالؒ نے مراقبہ کیا اور مراقبہ سے سر اٹھا کر آپ نے دیکھا کہ خضر علیہ السلام بھی اس جماعت میں کھڑے ہیں پھر شیخؒ نے بھی اُٹھکر خضرؑ کی تعظیم کی حضرت مہدیؑ کو چوکی پر بٹھا کر آپ نیچے بیٹھے تھے جب بسم اللہ پڑھانے کا وقت آیا تو شیخؒ نے خضرؑ کی جانب دیکھا اور کہا کہ آپ کے ہوتے ہوئے میں کیسے پڑھا سکتا ہوں خضرؑ نے فرمایا کہ اے میاں شیخ دانیالؒ تم بسم اللہ پڑھاوٴ خدائے تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیکر بھیجا ہے کہ آج میرا محبوب بسم اللہ کہتا ہے تو جا اور آمین کہہ اس بنا پر شیخ دانیالؒ ہی نے آنحضرتؑ کو بسم اللہ پڑھایا اور خضر علیہ السلام نے آمین کہا پھر ایک مدت تک آنحضرتؑ کو آپؑ کے برادر سید احمد، شیخ دانیالؒ کے مدرسہ لے جاتے رہے شیخ بہت تعظیم کر کے آپؑ کو اپنے سجادے پر بٹھاتے تھے اور آپؑ کے حضور میں دوسروں کو درس دیا کرتے تھے، کبھی ایسا ہوتا کہ شیخ دانیالؒ مدرسہ میں نہ رہتے اور کوئی مشکل مسئلہ کسی کتاب میں پیش آتا تو اس مدرسہ کے دوسرے علماء حضرت مہدیؑ ہی سے دریافت کر کے حل کرتے بلکہ جو شیخؒ بھی اپنی معلومات کی صحت اور اپنی مشکلات کا حل حضرتؑ سے کرنے لگے اسی بناء پر شیخ دانیالؒ حضرتؑ کو اسدالعلماء کہا،

اس واقعہ پر کچھ عرصہ گذرنے کے بعد ایک روز خواجہ خضرؑ نے شیخ مذکور سے ملاقات کی اور کہا کہ رسول علیہ السلام نے اپنی امانت میرے سپرد کی ہے اور یہ فرمایا ہے کہ یہ امانت میرے فرزند (مہدیِ موعودؑ) کو پہنچادو پس تم سید محمدؑ کو جنگل کی جانب ندی کے کنارے لے آؤ تاکہ میں ان کے دادا کی امانت اُن کے حوالہ کردوں پس شیخ آنخضرتؑ کو جانب صحرا لے گئے خضرؑ وہاں رنگریز کے لباس میں ظاہر ہوئے جس وقت مہدیؑ کی نظر خضرؑ پر پڑی تو خضرؑ کی زبان سے نکلا ''السلام علیکم یاامام آخرالزماں'' اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے جواباً کہا وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ اسی وقت خضرؑ آنخضرتؑ کا ہاتھ پکڑ کر آپؑ کو خلوت میں لے گئے اور کہا کہ آپؑ کے دادا کی امانت جو ذکرِ خفی ہے آپؑ لے لیجئے آنخضرتؑ نے اپنے جد کی امانت لی پھر خضرؑ نے کہا آپ کے جد کی امانت آپ کو پہنچ چکی؟ حضرتؑ نے فرمایا ہاں پھر خضرؑ نے التماس کیا کہ اب مجھ کو اپنے جد کی امانت (ذکرِ خفی) سے تلقین فرمایئے آنخضرتؑ نے خضرؑ کو تلقین فرمایا اس کے بعد خلوت سے نکل کر خضرؑ شیخ دانیالؒ کے پاس آئے اور کہا اے شیخؒ یہ ذات مہدیِ موعودؑ ہے میں نے ان کی تصدیق کی اور تلقین حاصل کیا اب تم بھی تصدیق کرو اور تلقین ہو جاؤ شیخؒ مذکور نے آمنا وصدقنا کہا اور آنخضرتؑ سے تلقین ہوئے۔ اے بھائی جب حضرت خواجہ خضرؑ اور شیخ المشائخ شیخ دانیالؒ کی گواہی سے آنخضرتؑ کی مہدیت ثابت ہوچکی تو یہی کہنا لازم ہوتا ہے کہ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے اسی وقت سے شیخؒ مذکور بجائے خود آنخضرتؑ کو سیدالاولیاء کہنے لگے اور آنخضرتؑ کی ولایت روز بروز ظاہر ہونے لگی یہاں تک کہ تمام کے تمام آپؑ کو سیدالاولیاء کہنے لگے اس شہر کا بادشاہ سلطان حسین شرقی اور بے شمار لوگ رجوع ہوئے اس کے بعد سلطان حسین شرقی نے ایک روز آنخضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہوکر معروضہ کیا کہ اگر حضرتؑ اپنے اہل وعیال کے لئے کوئی مقدار معاش قبول فرمائیں تو بندہ ازبس ممنون ہوگا کئی دفعہ اس نے یہ عرض کی آنخضرتؑ نے قبول نہ کیا اور فرمایا کہ رسولؐ نے کوئی میراث و مِلک نہیں لیا پس میں کس طرح لوں، پھر ایک روز سلطان حسین شرقی آنخضرتؑ کی بارگاہ میں نصیحت حاصل کرنے کی غرض سے آیا آنخضرتؑ نے نصیحت شروع کی اس اثناء میں فرمایا کہ مطیع اسلام ہونا جائز ہے لیکن مطیع کفر ہونا جائز نہیں، اس نصیحت سے سلطان حسین شرقی دلگیر ہوا کیونکہ وہ کافر بادشاہ کا باج گذار تھا اس سبب سے اس نے جواب میں عرض کیا کہ جو کچھ حضرتؑ نے فرمایا حق ہے لیکن اس بندے کا ایک عذر ہے کہ اگر میں کافر بادشاہ کی اطاعت نہ کروں تو وہ اپنی قوت اور شوکت کے غلبہ سے تمام مسلمانوں کو تباہ و تاراج کر دیتا ہے اب اگر حضرتؑ کا دست مبارک میرے سر پر ہے تو میں ہرگز کافر بادشاہ کا فرمانبردار نہ رہوں گا حضرت مہدیؑ نے فرمایا خدائے تعالیٰ اپنے دین کی نصرت آپ فرمائے گا، تب سلطان حسین نے نصرت دین کی امید پر چند لاکھ تنکے غازیوں کے استعداد جنگ کے واسطے آنخضرتؑ کے حضور گذرانے اور عرض کیا کہ رسول علیہ السلام نے غازیوں کی تیاری جنگ کے لیئے فتوح قبول فرمائی تھی حضرت بھی قبول فرمائیں کیونکہ اس میں رسولؐ کی اتباع ہے

اس بناء پر حضرت نے اس کی پیش کردہ رقم قبول فرمائی پھر سلطان نے بہت سے نیکو کار جوان حضرت مہدیؑ کی خدمت میں متعین کردئے کہ وہ ہمیشہ حضرتؑ کے پاس حاضر رہیں اس طرح کچھ مدت گذری، اس کے بعد کافر بادشاہ نے اپنے آدمیوں کو سلطان حسین شرقی کے پاس حسب عادت قدیم خراج حاصل کرنے کے لئے بھیجا سلطان نے خراج دینے سے انکار کیا، کافر بادشاہ نے لشکر کے ساتھ سلطان حسین شرقی کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ اس کے تمام ملک کو ویران اور تمام مسلمانوں کو تباہ وتاراج کروں گا، جس وقت کہ بادشاہِ کفار کا لشکر شہر کے نزدیک آپہنچا سلطان حسین اور تمام اہل شہر کو نہایت خطرہ اور پریشانی لاحق ہوئی سلطان نے حضرتؑ کی خدمت میں آکر یہ واقعہ عرض کیا اور کہا کہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ تمام اہل اسلام کافروں کی قید میں آجائیں گے جب اس پریشانی کی خبر حضرتؑ نے، سلطان کی زبانی سنی تو اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ جن کی تعداد تین سو تیرہ تھی نصرتِ دین کے لئے دشمنانِ دین کے مقابلے کو نکلے حسین شرقی بھی اپنے لشکر کے ساتھ سوار ہوکر مہدی علیہ السلام کے پیچھے چلا جب حضرتؑ اپنی جماعت کے ساتھ لشکرِ کفار کے نزدیک پہنچے تو ایک ہاتھی کفار کی جماعت کے سامنے دکھائی دیا جس پر کافر بادشاہ خود سوار تھا، حضرت میراںؑ نے خود اپنی فوج سے نکل کر دست مبارک سے اس ہاتھی کے سر پر تلوار کا وار کیا ہاتھی منہ پھیر کر بھاگا ہاتھی کے بھاگنے کی وجہ سے کافروں کو شکست ہوئی اور کافر بادشاہ حضرت مہدیؑ کے نزدیک آیا آنحضرتؑ نے خود اس کو قتل کیا جیسا کہ داؤدؑ نے جالوت کو قتل کیا تھا، جس وقت مہدیؑ نے کافروں کے بادشاہ کو زخمی کیا تو اُس کے بدن سے اُس بت کا نقش ظاہر ہوا جس کا وہ کافر عاشق تھا اس کا دل اپنے معشوق کی صورت بنا ہوا تھا، جب یہ معاملہ حضرت مہدیؑ نے علانیہ دیکھا اسی وقت کمال درجہ جذبہ کی حالت آپؑ پر طاری ہوئی آپؑ نے اپنے مکان کا رخ کیا لیکن مکان تک نہ پہنچ کر شہر مذکور کے باہر ہی ایک باغ میں قیام فرمایا جس وقت سلطان حسین شرقی جنگ سے واپس ہوکر اپنے مقام پر آیا حضرت مہدیؑ نے غازیوں کی استعدادِ جنگ کے لئے جو رقم اس سے قبول کی تھی اس کو واپس بھیج دی اور کہلا بھیجا کہ اب اس رقم کی کوئی حاجت نہیں ہے اے بھائی رسول علیہ السلام نے بھی غازیوں کی تیاریِ جنگ کے لئے فتوح قبول فرمائی تھی جنگِ بدر میں تین سو تیرہ جانباز مجاہد کفار پر ٹوٹ پڑے تھے جبکہ رسولؐ کی اس صفت شجاعت کے ساتھ حضرت مہدیؑ کی ذاتِ مبارک کی موافقت ظاہر ہوگئی تو یہی کہنا لازم آتا ہے کہ پس اپنے رب کی کِن کِن نعمتوں کو تم جھٹلاؤ گے اور سلطان حسین شرقی کے دِل میں یہ بات آئی اور اس نے اپنی مجلس میں کہا کہ واقعی یہ مقدار جو جنگ کی تیاری کیلئے آنحضرت کو دی گئی تھی آنحضرت کے لائق نہیں ہے اس بناء پر اس نے ایک بہت بڑی مقدار رقم کی اور بہت کچھ دنیوی ساز وسامان حضرتؑ کے حضور میں بھیجا اور خوف کی وجہ سے خود حاضر نہ ہوا یہ کہکر کہ قصوروار ہوں حضرتؑ کے روبرو کیا جاؤں لیکن حضرت مہدیؑ نے اس ساری فتوح کی جانب کوئی توجہ نہیں کی سلطان حسین کے نوکر وہ سب مال ومتاع واپس لے گئے اور سلطان سے جا کر کہا کہ حضرت مہدیؑ

مال کی جانب مطلق توجہ نہیں فرماتے ہیں شاید کہ آپؑ کے دل پر بہت بار ہے، یہ سنکر سلطان نے اس سے دوگنا مال واسباب پھر حضرت کی خدمت میں بھیجا اور اپنے آدمیوں سے کہلوایا کہ حضور کو اس کی کیا پرواہ ہے لیکن یہ سب مال واسباب اس قبلہ گاہ کے اہل وعیال اور خادمانِ درگاہ کے لئے ہے اس پر بھی حضرت مہدیؑ نے کوئی جواب نہیں دیا، سلطان کے آدمیوں نے پھر سب مال واسباب واپس لاکر سلطان سے کہا کہ حضرت میرانؑ بہت آزردہ ہیں شائد یہ آزردگی آپؑ کے نہ جانے سے ہے یہ سنکر سلطان اٹھا اور حضرت مہدیؑ کے پاس حاضر ہوا اس ارادے سے کہ اگر مہدیؑ بادشاہی تصرف قبول فرمائیں تو فوراً پیش کردوں جس وقت سلطان حاضر ہوکر حضرت میرانؑ کو دیکھا تو آپؑ کے وجود مبارک میں غیر خدا کے مقصود کا کوئی شائبہ ہی نہ پایا بلکہ اس کو حضرتؑ کا حال اور ہی کچھ نظر آیا، اس وقت سلطان نے یہ رباعی حضرتؑ کے حضور میں پڑھی۔

رباعی

جو شخص تجھ کو پایا جان کو کیا کرے
عورت بچوں اور سامان کو کیا کرے
تو اپنا دیوانہ بناکر دوجہاں عطا کرتا ہے
تیرا دیوانہ دونوں جہاں کو لیکر کیا کرے

حضرت مہدی علیہ السلام جذبہ کی حالت میں بارہ سال تک بیہوش رہے مگر نماز کے وقت وجودِ مبارک میں کسی قدر ہوش رہتا اور نماز ادا فرماتے تھے اس کے بعد کچھ مدت ہشیار رہے پھر سات سال اسی حالت میں گذرے اس کے بعد کچھ دن ہشیار رہے پھر پانچ سال تک اسی حالت میں تھے جب مہدی علیہ السلام ان تینوں جذبوں سے فارغ ہوئے وجود مبارک میں پورا ہوش آیا تو میاں دلاور جو سلطان کی بہن کے آغوشی فرزند تھے مرید ہونے کے لئے مہدیؑ کی خدمت میں آئے مہدیؑ اس وقت نماز میں تھے جب نماز سے فارغ ہوئے تو میاں دلاور کا ہاتھ پکڑ کر آپؑ نے فرمایا کہ مرید اللہ ہوجاؤ پھر میاں دلاورؓ کے ہاتھ کو اوپر کرکے تین بار آپؑ نے فرمایا مراد اللہ ہوجاؤ اسی وقت میاں دلاور کو جذبہ ہوا وہاں سے ان کو اٹھا کر ایک حجرے میں پہنچایا گیا اس کے چند روز بعد حضرت مہدیؑ حق تعالیٰ کے فرمان سے کعبۃ اللہ کو روانہ ہوئے میاں دلاورؓ اسی حالت میں وہیں ایک باغ میں چھوڑ دیئے گئے اس وقت سلطان حسین حاضر ہوا اور یہ معروضہ کیا کہ یہ ریاست وسلطنت حضرتؑ کی ہے حضرتؑ کو لازم ہے کہ اس بندے کی سرپرستی فرماکر یہیں رہیں اس وقت حضرت مہدیؑ نے یہ ابیات پڑھے۔

(ترجمہ ابیات)

یا اللہ اگر کسی جگہہ سے دلبستگی ہوجائے
تو اس دلبستگی سے جان کو نجات ملے
ایسا نہو کہ دل کسی جگہہ سے بندھا رہے
کہ اس دلبستگی سے جان تباہ ہو

پھر حسین شرقی نے التماس کیا کہ میں بھی ہمراہ چلتا ہوں تا کہ میرے گناہ بخشے جائیں، حضرت مہدیؑ نے سلطان مذکور کو ایمان کی بشارت دی اور فرمایا کہ تیرے آنے سے کافر پھر اسلام پر غالب ہونگے اور مسلمانوں کو بہت پریشانی کا سامنا ہوگا، یہ نصیحت فرما کر حضرت نے سلطان کو وہیں رکھا اور خود روانہ ہوئے۔

(دوسرا باب حضرت مہدیِ موعودؑ کے مہدیت سے قبل سے احوال کے بیان میں)

ہر منزل میں بہت سے خاص و عام حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں آ کر مرید ہوتے اور ترک دنیا کر کے حضرت کے ہمراہ ہوتے تھے، جب گجرات میں حضرت احمد آباد کے نزدیک پہنچے تو میاں نظامؓ جائس کے بادشاہ جو ترک دنیا کر کے طوافِ کعبہ کو گئے تھے اور اسی طلب میں تھے کہ کسی جگہ مرید ہوں، جہاں کسی صاحبِ حال کے پاس جاتے وہ ان کی بزرگی دیکھ کر انکار کرتے اور کہتے کہ میں یہ صلاحیت نہیں رکھتا ہوں کہ آپ کو مرید کرسکوں یہ زمانہ محمد مہدیِ موعودؑ کے قریب ہے شاید کہ وہی آپ کو مرید کر سکتے ہیں جب میاں نظام نے مہدیؑ کا نامِ مبارک سنا تو احمد آباد آ کر حضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت مہدیؑ نے ان سے پوچھا تم کون ہو (کیا چاہتے ہو) میاں نظامؓ نے عرض کیا جہاں کہیں مرید ہونے کے ارادے سے گیا کسی نے مجھے مرید نہیں کیا یہی کہا کہ یہ زمانہ سید محمد مہدیِ موعودؑ کے قریب ہے شاید وہی آپ کو مرید کریں گے پھر حضرت مہدیؑ نے ان سے فرمایا کہ میں تم کو مرید کروں انہوں نے عرض کیا کہ اسی ارادے سے حاضر ہوا ہوں اس بناء پر حضرت مہدیؑ نے ان کو تلقین فرمایا اسی وقت میاں نظامؓ کو جذبہ ہوا بیہوش ہوگئے ان کو اٹھا کر حجرے میں لے گئے اس وقت حضرت مہدیؑ نے فرمایا نظام اپنے وجود میں نہیں رہے روغن فتیلہ اور چراغ سب تیار تھا لیکن سلگانہ باقی تھا فقیر نے سلگا کر روشن کیا، تین روز تک میاں نظامؓ بیہوش تھے جب حضرت مہدیؑ وہاں سے شہر مانڈو کی جانب روانہ ہوئے تو میاں نظامؓ کے نزدیک آ کر آپؑ نے فرمایا **السلام علیکم** اسی وقت میاں نظامؓ ہوش میں آ کر حضرتؑ کے ہمراہ روانہ ہوئے جب مہدی

علیہ السلام قلعۂ مانڈو میں پہنچے تو بہت سارے لوگ آپؑ کی قدمبوسی کے لئے آئے آنحضرتؑ کی ولایت کی شہرت سلطان غیاث الدین کے کانوں تک پہنچی سلطان نے بہت کچھ مال واسباب تحفتہً بھیجا، اور اپنا عجز و نیاز اس طرح لکھا کہ مجھ جیسا گدا اور آپ کے جیسا خدا بخش (فرمان خدا ہے) اور سائل کو نہ جھڑک۔اس کے ساتھ تین باتوں کا اس نے التماس کیا اس کی پہلی خواہش یہ تھی کہ ایمان ملے دوسری ترک دنیا تیسری شہادت جب مہدیؑ نے سلطان کے ان سوالوں کو اور سلطان نے جو کچھ مال تحفتاً بھیجا تھا دیکھا تو وہ مال اُنہی لوگوں میں تقسیم فرمادیا جو اس کو لے کر آئے تھے اور سلطان کے حق میں از راہ عنایت فرمایا کہ تینوں باتیں دی گئیں، تینوں باتیں دی گئیں، وہاں سے حضرت مہدیؑ دکن کی جانب روانہ ہوئے، اس کے چند روز بعد غیاث الدین کا بیٹا جس کا نام سلطان نصیر الدین تھا سلطان غیاث الدین کو نظر بند کر دیا اور خود تختِ شاہی پر بیٹھا، اور کچھ عرصہ کے بعد اس نے اپنے باپ کو مار ڈالا سلطان مذکور اپنے تینوں مرادوں کو پہنچا۔ جب حضرت مہدیؑ شہر بیدر میں پہنچے وہاں بہت سے لوگ حضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس شہر کے قاضی جن کا نام علاء الدین تھا، کپڑے دھونے کی خاطر انہوں نے دیری کی تھی حضرتؑ کی خدمت میں جلد حاضر نہو سکے تھے کپڑے دھوکر پہن کر خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت مہدیؑ نے اسوقت یہ دوہرہ فرمایا۔

دوہرہ

اپنے دل کو دھولے تو کپڑوں کو دھو یا نہ دھو
کل کے دن نجات نہ ہو ایسی نیند نہ سو

جب قاضی مذکور نے حضرت مہدیؑ کی زبان مبارک سے یہ دوہرہ سنا تو اپنی قضاءت چھوڑ دی اور حضرتؑ کے ہمراہ ہوئے، جب شہر گلبرگہ کے بارہ کوس قریب سے حضرت مہدیؑ کا گذر ہوا، سید محمد گیسودرازؒ کی روحِ مبارک استقبال کو آئی اور یہ التماس کی کہ آپ ایک بار میری تربت پر آئیں کیونکہ میں نے مہدیِ موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا، ہر چند حضرت مہدیؑ کا ارادہ جانے کا نہ تھا انہوں نے بہت کوشش کی اور کہا کہ جب تک آپ میری تربت کے اوپر نہیں آئیں گے یہ شرمندگی جو مجھے ہے دور نہ ہوگی، سید محمد گیسودرازؒ کے اس التماس کی بناء پر حضرت مہدیؑ ان کے مقبرہ کی طرف روانہ ہوئے جب روضۂ مذکور کے دروازہ کے پاس پہنچے تو حضرت گیسودرازؒ کے فرزندوں نے مجاوروں کے ذریعہ التماس کروایا کہ جوتیاں اتار دیجئے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ تمہاری بات سنو یا تمہارے پیر کی، یہ سنکر وہ خاموش ہوئے، حضرت مہدیؑ نعلین سمیت گنبد میں جا کر دروازہ بند کئے دو تین پہر تک گنبد ہی میں رہے اس کے بعد آپ باہر تشریف لائے، سید محمد گیسودرازؒ کے فرزندوں نے

التماس کیا کہ اگر آج آپ مہمان رہیں تو ہم ضیافت مبارک کریں گے،حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ ہم (خواجہ سے) رخصت لیکر جارہے ہیں اب ضیافت کی احتیاج نہیں ہے،جب حضرت مہدیؑ چلنے لگے تو بعض صحابہؓ نے پوچھا کہ اتنی سب تاخیر کس سبب سے ہوئی حضرتؑ نے ان سے فرمایا کہ سید محمد گیسودرازؒ نے بہت کوشش سے کہا کہ جب تک نعلین مبارک میری تربت پر نہ ملوگے میرا دل آرام نہ لیگا اس لئے میں نے بہت عذر کیا انہوں نے قبول نہیں کیا ان کی خاطر جوتیوں سمیت تربت پر چلا تب خوش ہوکر انہوں نے رخصت دی القصہ (وہاں سے) حضرت مہدیؑ بیجاپور پہنچے ایک کنگرہ کی مسجد میں ایک رات قیام فرمایا اس قیام مبارک کی تاثیر کا فیض آج تک جاری ہے اکثر لوگ اس مسجد کی قسم کھاتے ہیں سچ اور جھوٹ ظاہر ہوجاتا ہے، اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے پیر سادہ کے روضہ کی طرف قدم سعادت بڑھایا وہیں آپ نے یہ ارشاد فرمایا کہ اللہ اکبر یہ زمین سخت اور اس کا ساکن بدبخت ہے، وہاں سے دابول آئے اور وہاں آپؐ نے دیکھا کہ لوگ جہاز میں بیٹھنے کیلئے جلدی کرتے ہیں اس وقت حضرت مہدیؑ نے یہ دو بیت پڑھے۔

(ترجمہ ابیات)

اے حج کو جانے والو!
کہاں چلے ہو کہاں چلے ہو
معشوق اسی جگہ ہے
یہیں آؤ یہیں آؤ
خدا کے جو طلبگار ہو تو خود چلے آؤ
خدا کی طلب کی حاجت نہیں تو مت آؤ مت آؤ

اس کے بعد مہدیؑ جہاز میں بیٹھے اور جہاز سے اتر کر جب احرام باندھنے کی جگہ پر پہنچے تو وہاں احرام باندھکر آپؐ نے فرمایا ہم نے احرام باندھ لیا خواہ کوئی حاجی کہے خواہ غازی، جب کعبۃ اللہ کے طواف کی جگہ پہنچے تو میاں نظامؓ سے حضرت مہدیؑ نے پوچھا کہ تم پہلی مرتبہ کعبہ کو آئے تھے تم نے کوئی نشان دیکھا تھا میاں نظامؓ نے عرض کیا کہ اُس دفعہ کعبہ کو بغیر صاحبِ کعبہ کے دیکھا تھا اس دفعہ کعبہ کو صاحبِ کعبہ کے ساتھ دیکھ رہا ہوں، جب حضرت مہدیؑ طواف سے فارغ ہوکر کھڑے ہوئے تو آپؐ نے فرمایا جس نے ''میری اتباع کی وہ مومن ہے'' میاں نظامؓ نے وہاں سب سے پہلے آمنّا وصدقنا فرمایا وہاں سے حضرت مہدیؑ مہتر آدمؑ اور حوّاؑ کی زیارت کو گئے اور طواف فرمایا اس وقت آدم علیہ السلام نے حضرت مہدیؑ کو ہمکنار کیا

اور بہت خوش حال ہوئے اور کہا کہ ہم تیری راہ دیکھ رہے تھے دین بہت مرجھا گیا تھا تیری آمد بہت خوب ہوئی تو نے صفائی لائی اور حوّا نے بھی آپؑ کو ہمکنار کیا بہت روئیں اور یہ دلجوئی کی جب حضرت مہدیؑ طواف فرما کر باہر تشریف لائے تو صحابہؓ نے پوچھا کہ پشتِ مبارک کس لئے تر ہوگئی ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا حوّا کے رونے سے وہاں سے حضرت مہدیؑ مہتر ابراہیم خلیل اللہؑ کے طواف کو گئے اور طواف فرمایا انہوں نے بھی بہت خوش حال ہوکر کہا کہ ہم تیری راہ دیکھتے تھے دین بہت مرجھا گیا تھا تیری آمد بہت خوب ہوئی تو نے صفائی لائی۔ اے بھائی تمام پیغمبروںؑ سے جب اس طرح آنحضرتؑ کی بزرگی ثابت ہوئی ہے تو یہی کہنا لازم آتا ہے پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے وہاں سے حضرت مہدیؑ نے مدینۂ رسول اللہ ﷺ کی طرف رُخ کیا تھا پھر رسول اللہؐ ہی کے فرمان سے شہر گجرات جانے کیلئے، کھنبایت کے جہاز میں بیٹھے کھنبایت آکر احمد آباد آئے وہاں اٹھارہ مہینے مسجدِ تاج خاں میں اقامت فرمائی حضرت مہدیؑ کی یہ سب خبریں جونپور میں میاں دلاورؓ کو پہنچیں سلطان حسین شرقی نے میاں دلاورؓ کو جذبہ کی حالت میں حضرت مہدیؑ کے پاس بھیج دیا جب میاں دلاورؓ حضرتؑ کی خدمت میں پہنچے تو حضرت مہدیؑ کا فرمان ہوا کہ آنکھیں نیچی کرو اسی وقت میاں دلاورؓ جذبہ کی حالت سے ہشیار ہوئے، دیگر یہ کہ میاں جی جو شاہ عالم کے مریدوں میں سے ایک تھے خدائے تعالیٰ کے دیدار کی بہت طلب رکھتے تھے جب حضرت مہدیؑ کے اوصاف انہوں نے سُنے تو آپؑ کا دیدارِ مبارک پانے کے لئے آئے اور حضرتؑ کے دیدارِ اشرف سے مشرف ہوکر انہوں نے کہا کہ میں دیدارِ خدا کا پیاسا ہوں کسی جگہ بھی کسی شخص سے بندہ کا مقصود حاصل نہیں ہوا ہے، جب حضرت مہدیؑ نے اس مرد کو بہت مشتاق طالب دیکھا تو فرمایا کہ، ''آ دیکھ'' جب یہ کلمہ آپؑ کی زبانِ مبارک سے نکلا وہ قدمبوسی کو پا کر ایسے مجذوب ہوئے کہ ہوش میں نہیں رہے وہاں سے ان کو اٹھا کر ایک حجرے میں لے گئے حکم ہوا کہ میاں حاجی کامل طلب رکھتے تھے جلد مقصود کو پہنچے۔ جب حضرت مہدیؑ کی ولایت کی شہرت اس شہر میں بہت ہوئی بہت سارے لوگ امراء سوداگر اور ہر قسم کے پیشہ ور اور علماء و مشائخین جو پیری و مریدی رکھتے تھے حضرت مہدیؑ کی خدمت میں آکر ترک دنیا کر کے مرید ہونے لگے اس سبب سے بعضے مشائخین اور علماء اور معززین سب جمع ہوئے اور انہوں نے حضرت مہدیؑ کی خدمت میں آکر سوال کیا کہ اگر کسی شخص کی عورت اپنے شوہر کے حینِ حیات اس کے حکم سے باہر ہوکر دوسرے سے عقد کرلے تو کیا یہ بات شرع میں جائز ہے حضرتؑ نے جواب دیا اگر شوہر نامرد ہے تو جائز ہے پھر آپؑ نے فرمایا یہ عجیب بات ہے کہ جب لڑکی کا عقد کر دیتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ اس کا شوہر نامرد ہے تو اس کے ماں باپ شرع کے حکم سے جدا کر دیتے ہیں مشائخین اور علماء اس جدائی کو روا رکھتے ہیں اور اگر بازار سے کوئی ضرورت کی چیز اچھی سمجھ کر خرید کر لاتے ہیں اور شرعی عیب اس میں ظاہر ہوتا ہے تو واپس کر دیتے ہیں، دنیا کے معاملہ کے لئے تو یہ سب گردش جائز رکھتے ہیں اور اگر کوئی شخص خدا

کی طلب رکھتا ہواور اس کی حاجت ایک جگہ جا کر اپنے مقصود کو پہنچے پھر آپؑ نے فرمایا کیا خوب خدا کی طلب ہے کہ دنیا کی طلب سے بھی کمتر ہوگئی اگر ایک جگہ حاصل نہ ہوتو دوسری جگہ حاصل کرنے کو روا نہیں رکھتے، جب شیخوں اور ملاؤں نے حضرتؑ کے روبرو کچھ کہنے کی مجال نہیں پائی تو اس شہر کے بادشاہ محمود بیگڑہ کے پاس جا کر انہوں نے کہا کہ یہ سید جو آئے ہیں اکثر عہد یداروں اور لشکر کے سپاہیوں کو اپنا مرید بنا کر تارک دنیا کریں گے اور اپنا فریفتہ کر کے حقیقت کے اسرار بیان کریں گے اور جس کسی شہر میں حقائق بیان کرتے ہیں ضرور اس شہر کے بادشاہ کو برائی کا سامنا ہوتا ہے بادشاہ نے پوچھا پھر کیا کرنا چاہیئے علماء نے کہا ان کو اپنے شہر سے باہر کر دینا چاہیئے علماء اور مشائخین کے کہنے کی بناء پر بادشاہ نے اپنے آدمیوں سے کہلا بھیجا کہ آنحضرتؐ آج ہی اس شہر سے تشریف لیجا کر دوسری جگہ قیام فرمائیں جب بادشاہ کے آدمیوں نے آکر یہ خبر حضرتؑ کے گوش اقدس تک پہنچائی تو آپؑ نے فرمایا بادشاہ کے لوگ کس واسطے آئے ہیں، پھر ان لوگوں نے اپنا سر جھکا کر عرض کیا کہ علماء اور مشائخین نے بادشاہ سے یہ کہا ہے کہ یہ سید اس شہر میں حقائق بیان کرتے ہیں جس جگہ حقائق بیان کئے جاتے ہیں وہاں کے بادشاہ کو برائی کا سامنا ہوتا ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا حقائق ایسی چیزیں ہیں کہ بیان میں نہیں آسکتے زبان پر نہیں لائے جاسکتے ان حقائق کی ان بے خبروں کو کیا خبر ہے، یہ بندہ شریعت بیان کرنے والا ہے شریعت ہی بیان کرتا ہے، یہ جواب دیکر آنحضرتؑ نے اپنا قدم سعادت پٹن کی جانب اٹھایا، ساتیج نام ایک گاؤں ہے وہاں سے نکل کر اس گاؤں میں نزول فرمایا، القصہ میاں نعمتؓ نام ایک امیر زادے بنیانی قبیلہ کے تھے جو بہت سرکش ظالم اور خونخوار تھے ایسے کہ اس شہر اور اس کے اطراف و جوانب کے علاقوں کے تمام لوگ ان کے ظلم کے فریادی تھے ایک روز انہوں نے ایک حبشی کے لڑکے کو مار ڈالا، جب اس حبشی نے بادشاہ کے پاس جا کر فریاد کی اور انصاف کا طالب ہوا تو بادشاہ نے اپنے سپاہی ان کو پکڑنے کے لئے بھیجے جب میاں نعمتؓ اس بات سے آگاہ ہوئے تو پچیس اشخاص اپنے ہمراہ لیکر وہاں سے فرار ہوئے جب میاں نعمتؓ ساتیج کے نزدیک پہنچے تو حضرت مہدیؑ کے دائرے کے موذن کی اذاں کی آواز ان کے کانوں میں پہنچی اس آواز نے ان کے دل میں اثر کیا میاں نعمت نے اپنے ساتھیوں سے کہا یہاں اتر جاؤ تا کہ نماز پڑھ لیں ساتھیوں نے کہا یہ کیا وقت نماز کا ہے بادشاہ کے سپاہی گرفتار کرنے آرہے ہیں ہمارے نماز ادا کرنے تک ہم کو گرفتار کرلیں گے جب میاں نعمتؓ نے دیکھا کہ ساتھی اترتے نہیں تو خود گھوڑے سے اتر کر نماز میں مشغول ہوئے ان کے ہمراہی ان کو چھوڑ کر آگے بڑھے اسی وقت بادشاہ کے لوگ بھی آپہنچے جب وہ لوگ میاں نعمت کے قریب ہوئے تو انہوں نے بہت غور سے دیکھا لیکن پہچان نہ سکے کیوں کہ ان کا اور ان کے گھوڑے کا رنگ ہی دوسرا ہو گیا تھا یہ دیکھ کر انہوں نے سواروں کا پیچھا کیا، جب میاں نعمتؓ نماز سے فارغ ہوئے تو مذکورہ قریہ میں جا کر انہوں نے پوچھا کہ یہاں نماز کے لئے اذاں کس نے دی گاؤں والوں نے کہا یہ ایک جماعت ہے جس کو

بادشاہ نے شہر بدر کیا ہے، اسی جماعت میں نماز کے لئے اذاں ہوئی ہے، میاں نعمتؓ نے اس جگہ آ کر دیکھا اور حضرت مہدیؑ کے لوگوں سے انہوں نے کہا کہ میں اپنے دل میں حضرت میرانجیؑ کے دیدار کا ارادہ لیکر آیا ہوں امید ہے کہ جلد حضرتؑ کا دیدار مجھے نصیب ہوگا، بندگانِ خدا نے آ کر یہ بات حضرت مہدیؑ کے گوش اقدس میں پہنچائی کہ ایک جوان جو دیکھنے میں خونی بدکار ظالم اور خونخوار نظر آتا ہے آ کر کھڑا ہے چاہتا ہے کہ حضرتؑ کے قدم سعادت تک پہنچے، یہ سنتے ہی حضرتؑ نے بلانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ آؤ جب حضرتؑ کا حکم پا کر وہ آئے اور ان کی نظر آنحضرتؑ کی ذات حمیدہ صفات پر پڑی اور آنحضرتؑ کی نظر مبارک ان پر پڑی تو پھر حکم ہوا کہ آؤ اے میاں نعمت تم پُرنعمت ہو اسی وقت میاں نعمتؓ نے اپنا گھوڑا براہ خدا فقیروں کی نذر کیا تارک دنیا اور تائب ہوئے اور اپنے گناہ ایک ایک کر کے بیان کرنے لگے کہ مجھ سے بڑھ کر سخت گنہ گار کوئی نہ ہوگا، ایسے گناہوں کی بخشش میرے لئے کس طرح ہو، مہدیؑ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ غفور و رحیم ہے خدا کے گناہ خدا سے بخشواؤ اور خلق کے گناہ خلق سے بخشواؤ یہ سنتے ہی میاں نعمتؓ حضرت مہدیؑ کے پاس سے رخصت ہو کر خون کا بدلہ چاہنے والوں کی جانب روانہ ہوئے اور اُسی حبشی کے گھر پہنچ کر کہلا بھیجا کہ تیرے لڑکے کا قاتل آیا ہے اپنا بدلہ لے جب وہ حبشی باہر آیا تو میاں نعمتؓ کو اور ہی حالت میں پایا کہا کہ تم وہ نعمت نہیں ہو میں اپنے لڑکے کا خون معاف کرتا ہوں، میاں نعمتؓ وہاں سے رخصت ہو کر اپنے ہر ایک دعویدار کے گھر جا کر کہتے تھے جس کسی کا جو کچھ دعویٰ مجھ پر ہے اس کا مواخذہ مجھ سے کر لے جب لوگوں نے ان کی حالت دگرگوں دیکھی سب اپنے دعووں سے باز آئے اور ان کو رخصت دیتے رہے، وہاں سے میاں نعمتؓ روانہ ہو کر حضرت مہدیؑ کی خدمت میں آئے اس وقت حضرت مہدیؑ سانتیج سے نکل کر پٹن اور بڑلی کے نزدیک آئے تھے کچھ عرصہ اس جگہ حضرتؑ کا قیام رہا۔

(تیسرا باب حضرت مہدیؑ کے دعویٰ مہدیت کے بیان میں)

اسی زمانے میں آنحضرتؑ کے اصحابؓ جو صاحبانِ کشف وشہود (روشن ضمیر دیدار خدا سے مشرف تھے) ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ ہم کو یہی دکھائی دے رہا ہے کہ یہی ذاتِ اشرف مبارک صفات مہدیِ موعودؑ ہے ہر چند کہ اصحابؓ بار بار حضرتؑ سے یہ بات دریافت کرتے تھے لیکن حضرت مہدیؑ ان کے جواب میں یہی فرمایا کرتے تھے کہ ان معلومات کی نفی کرو، یہاں آنے سے قبل بھی جس کسی شہر میں حضرت مہدیؑ تشریف لاتے غیب سے آواز آتی تھی کہ مہدیِ موعودؑ آیا یہ واقعہ شہر پٹن میں بھی پیش آیا اس شہر کے لوگ حضرتؑ کے صحابہؓ سے پوچھتے تھے کہ آیا مہدیِ موعودؑ یہی ہیں ایک روز میاں سید سلام اللہؓ نے تنگ ہو کر حضرت مہدیؑ سے پوچھا کہ مہدیِ موعودؑ آپ ہی ہیں یا لوگ جو آپ کو مہدیِ موعودؑ سے مشابہت دیتے ہیں آپ کی ذات

مبارک ان سے بڑھ کر ہے تو حضرت مہدیؑ نے مسکرا کر فرمایا کہ مہدیِ موعودؑ سے خدا ہی بڑھکر ہے، اور بعضے شہروں میں وہاں کے علماء نے حضرت مہدیؑ سے پوچھا کہ آپ مہدیِ موعودؑ ہونے کا دعویٰ فرماتے ہیں تو مہدیؑ نے (اپنی مہدیت کا) اظہار نہیں فرمایا تھا، جب آپؑ اٹھاون سال کے ہوے تو اس وقت آپؑ نے فرمایا ہم جہاں جاتے ہیں لوگ پوچھتے ہیں کیا تم نے مہدیِ موعودؑ ہونے کا دعویٰ کیا ہے پھر آپؑ نے فرمایا اٹھارہ سال ہوئے ہیں کہ حق سبحانہ وتعالیٰ کا حکم ہوتا ہے کہ تو مہدیِ موعودؑ ہونے کا دعویٰ کر یہ بندہ عذر کرتا رہا، نبی علیہ السلام کے بعد جب دسویں صدی پہنچی اور جب از روے عتاب حکم ہوا کہ اگر مہدیِ موعود ہونے کا تو دعویٰ نہ کرے تو تجھے خلافت سے دور کرتا ہوں تو خدائے تعالیٰ کے اس فرمان کی بناء پر میں نے مہدیِ موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ چنانچہ رسولؐ نے فرمایا ہے اس اُمت میں ہر سو سال کے سرے پر اُمت کے لئے دین کی تجدید کرنے والا ایک شخص ہوگا، اور دسویں صدی میں مجدد سوائے مہدیؑ کے نہ ہوگا۔ یہ حدیث سید محمد گیسو درازؒ نے اپنے ملفوظ میں لکھی ہے اے بھائی جب کہ حضرت مہدیؑ کے دعوئے مہدیت کا ثبوت اس طرح حدیثِ رسول اللہ ﷺ سے مِل رہا ہے تو یہی کہنا لازم آتا ہے پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے آنحضرتؑ کے دعویٰ کو سنکر صحابہؓ نے آمنا وصدقنا کہا حضرتؑ کا دعویٰ ان کے معلومات کے مطابق واقع ہوا، حضرت مہدیؑ کے ظہور کے باب میں صاحب تاریخ طبری نے اپنی تاریخ میں تحقیق کے ساتھ احادیث سے اس بات کا تعین کیا ہے اور کہا ہے کہ نبیؐ کے بعد جب نوسو پانچ برس گذر جائیں تو مہدیِ موعودؑ دعویٰ کریں گے اے بھائی جب تواریخ سے بھی آنحضرتؑ کا دعویٰ اس طرح ثابت ہوا ہے تو یہی کہنا لازم آتا ہے کہ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے جب حضرت مہدیؑ نے مہدیِ موعودؑ ہونے کا دعویٰ فرمایا تو شہر پٹن میں ایک دھوم مچ گئی اور وہاں کے تمام علماء نے ارادہ کیا کہ جا کر مہدیؑ سے مباحثہ کریں، پھر جب سب علماء جمع ہوئے تو انہوں نے آپس میں کہا کہ اس بارے میں میاں شاہ رکن الدین مجذوب جو کچھ بشارت دیں اس پر عمل کریں گے، یہ لوگ جب اپنے دل میں یہ نیت کر کے شاہ مذکور کے پاس گئے کہ اگر وہ اجازت دیں تو جا کر اس سید سے جو دعوئے مہدیت کرتا ہے بحث کریں گے، شاہ رکن الدین مجذوب ان لوگوں کو دیکھ کر ہنسنے لگے اور فرمائے تمام چوہے جمع ہو کر گھنٹی ہاتھ میں لئے ہیں لیکن بلی کے گلے میں باندھے گا کون؟ سید کا خنجر ایسا تیز ہے اگر مارے گا تو حلق کی راہ سے نکالے گا، شاہ رکن الدین سے یہ خوش خبری پا کر تمام علماء منتشر ہو گئے، اے بھائی جبکہ آنحضرتؑ کی مہدیت کا ثبوت مجذوبوں نے بھی اس طرح دیا تو یہی کہنا لازم آتا ہے پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ یہ خبر بڑلی میں حضرت مہدیؑ کے گوش اقدس تک پہنچی آپؑ نے فرمایا شاہ رکن الدین لوح محفوظ میں جو کچھ دیکھتے ہیں وہی کہتے ہیں، اس واقعہ کے چند دن بعد حضرت مہدیؑ تنہا بڑلی سے روانہ ہو کر پٹن آئے اور شہر میں سے آپؑ گزر رہے تھے کہ بعض لوگوں نے کہا کہ یہ مکان ملا معین الدین استاد شہر کا ہے یہ سنکر حضرت مہدیؑ نے اپنی گاڑی روک

www.khalifatullahmehdi.info

لی، ملا مذکور کو کہلا بھیجا کہ مہدیِ موعودؑ آیا ہے آ اور ملاقات کر مُلّا مذکور نے حیلہ کیا اور ایک دیوار پر سوار ہو کر جواب میں کہلایا کہ مُلّا ابھی ابھی اپنے گاؤں کی جانب گئے ہیں گھر میں نہیں ہیں، حضرت مہدیؑ نے مسکرا کر فرمایا ایسے مرکب پر سوار ہوا ہے جو ہر گز منزلِ مقصود کو نہ پہنچے گا، وہاں سے اپنی گاڑی آگے بڑھائی شاہ رکن الدین کا ٹھکانہ بھی راستے میں تھا جس وقت حضرت مہدیؑ کی گاڑی ان کے نزدیک پہنچی انہوں نے اپنے آدمیوں کو چلاّنا شروع کیا پکار پکار کر کہنے لگے کہ شریعت کا حصار آرہا ہے مجھے پہننے کے لئے کپڑے لا دو تا کہ اس کی خدمت میں جاؤں لوگوں کو سخت تعجب ہوا کہ ہرگز ان کو اپنی حالت کی کوئی خبر نہ تھی آج کس طرح پہننے کو کپڑے مانگتے ہیں، اتنے عرصہ میں حضرت مہدیؑ کی گاڑی شاہ رکن الدین کے بالکل قریب پہنچ گئی تو دوڑ کر انہوں نے ایک شخص کی چادر کھینچ لی اور اس کو تہ بند کر کے باندھ لیا اور نہایت تواضع سے سر زمین پر رکھ کر کہا اے دین کے تاج آپؑ کا آنا بہت خوب ہوا اے دین کے ستون آپؑ نے صفائی لائی حضرت مہدیؑ نے ان کی طرف کوئی توجہ نہیں کی آگے روانہ ہوئے اور ایک مقام پر اترے اس کے بعد شاہ رکن نے طعام ضیافت (کچھ روٹیاں اور موز) بھیجے، حضرت مہدیؑ کے خادم چاہتے تھے کہ گن کر تقسیم کریں، حضرتؑ نے فرمایا گننے کی حاجت نہیں ہے انہوں نے گن کر بھیجے ہیں ایک ایک روٹی اور ایک ایک موز ہر شخص کو تقسیم کر دو جب اس طرح تقسیم عمل میں آئی تو سب کے حصے برابر پہنچ گئے، ملا معین الدین نے بھی اپنے لڑکے کے ہاتھ طعام ضیافت بھیجا، مہدیؑ نے واپس فرما دیا، اور بہت سے لوگ خدمت میں حاضر ہوئے میاں سید خوندمیرؓ جو امیر زادوں میں سے تھے جب مہدیؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دیدار سے مشرف ہوئے تو ایسے بیخود ہوئے کہ اپنے ہوش میں نہیں رہے ان کو اٹھا کر ایک گوشہ میں لے گئے جب وہ ہوش میں آئے تو انہوں نے کہا کہ میں نے میرانؑ کو نہیں دیکھا بلکہ اپنے خدا کو دیکھا اور چند دن مہدیؑ شہر مذکور میں رہے۔ وہاں کے علماء نے آ کر پوچھا کہ آپ مہدیِ موعودؑ ہونے کا دعویٰ فرماتے ہیں؟ مہدیؑ نے فرمایا میں دعویٰ نہیں کرتا ہوں خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو مہدیِ موعودؑ ہے مہدیِ موعودؑ ہونے کا دعویٰ کر۔ علماء نے دوسرا سوال یہ کیا کہ آپؑ ولایت کو نبوت پر فضل دیتے ہیں؟ مہدیؑ نے فرمایا میں فضل نہیں دیتا ہوں رسولؑ فضل دیتے ہیں چنانچہ فرمایا ہے ولایت نبوت سے افضل ہے اس کے بعد علماء نے کہا کہ رسولؑ کی ولایت رسولؑ کی نبوت پر فضل رکھتی ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ میں بھی یہی کہتا ہوں کہ رسولؑ کی ولایت رسولؑ کی نبوت سے افضل ہے اور ایک سوال علماء نے یہ کیا کہ آپؑ علم پڑھنے سے منع کرتے ہیں اور کسب کو حرام فرماتے ہیں، جو کوئی شخص آپؑ کے پاس آتا ہے تارک دنیا ہو جاتا ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ رسولؑ خدا کا تابع ہوں جو کچھ رسول خداؑ نے حلال کیا ہے میں اس کو حرام کیسے کہوں گا، میں یہی کہتا ہوں کہ ہمیشہ خدائے تعالیٰ کو یاد کرنا فرض ہے جو کوئی کام خدائے تعالیٰ کی یاد کی فراموشی کا موجب ہو حرام ہے خواہ کسب کرنا ہو خواہ علم پڑھنا ہو یا کھانا وغیرہ جو کچھ خدا کی یاد فراموشی کا موجب ہو حرام ہے چنانچہ رسولؑ

فرماتے ہیں جو چیز تجھے خدا سے پھیر دے وہی تیرا بت ہے یعنی وہی تیرا شیطان ہے، اور یہ بھی آپ نے فرمایا کہ مومن کے لئے علم پڑھنا اور کسب کرنا حلال ہے لیکن مومن بننا چاہیئے اور قرآن میں بغور دیکھنا چاہیئے کہ خدائے تعالیٰ نے مومن کس کو فرمایا ہے، یہ بھی فرمایا کہ علماء کا منہ حق تعالیٰ کی درگاہ میں دو سبب سے کالا ہوگا اگر میں حق پر ہوں تو یہ میری مدد کیوں نہیں کرتے ہیں اور اگر ناحق پر ہوں تو بحث کر کے مجھے کیوں نہیں سمجھاتے اگر میں سمجھتا نہیں ہوں تو مجھے قتل کیوں نہیں کرتے کیونکہ جس کسی ملک میں جاؤں گا وہاں کے اکثر لوگوں کو اپنے پیرو کر کے گمراہ کروں گا علماء کو یہ جواب دے کر آپؑ وہاں سے واپس ہوئے۔

(چوتھا باب ہجرت کے بیان میں)

دعوئے مہدیت کے اظہار کے بعد فرمانِ خدا ہوا کہ اے سید محمدؑ ٹھٹھہ کی جانب روانہ ہو، جب حضرت مہدیؑ ٹھٹھہ کی جانب روانہ ہوئے اور جالور اور ناگور پہنچے تو شہر مذکور میں یہ خبر پھیل گئی کہ مہدیِ موعودؑ آئے میاں ملک جیو نامی امیر وہاں کے حاکم تھے اس شہر کے علماء کو ساتھ لیکر حضرت مہدیؑ سے بحث کرنے کے لئے آئے جب حضرت مہدیؑ کی نظر میاں ملک جی پر پڑی تو آپؑ نے فرمایا کہ شاہزادۂ لاہوت آتا ہے جس وقت میاں ملک جی آکر حضرت مہدیؑ کی قدمبوسی سے مشرف ہوئے اسی وقت دیدارِ خدا سے مشرف ہو کر بیتاب ہوگئے ترک دنیا کیا وَہیں سے حضرت مہدیؑ کے ہمراہ روانہ ہوئے جس وقت حضرت مہدیؑ قصبۂ قندھار تشریف لا کر ایک جگہ نزول فرمائے آپؑ کے اصحابؓ نے سواری کے جانوروں کو باندھنے میں ایک گھڑی کی دیری کی، جانور کھیتوں میں داخل ہوگئے کھیتوں کے کسان نے حاکم کے پاس فریاد کی، اس حاکم کے لڑکے نے حضرت مہدیؑ کے حضور میں آکر کہا کہ مہدیؑ کے زمانے کی تعریف ایسی سُنی گئی ہے کہ بکری اور شیر ایک جگہ پانی پیں گے، حضرت کے جانور سب کھیت کھا رہے ہیں یہ بات مناسب نہیں حضرت مہدیؑ نے فرمایا اگر وہ کھیت میں چرتے ہیں تو اس کا عوض ہم سے حاصل کرلو پس چند آدمی دیکھنے کے لئے بھیجے انہوں نے جا کر دیکھا کہ جانور خاموش کھڑے ہیں کچھ کھاتے نہیں ہیں واپس آکر انہوں نے حاکم سے یہ حال بیان کیا اس کو تعجب ہوا، خود بھی جا کر دیکھا، جانوروں کو اسی طور پایا، پھر آکر اس نے حضرت مہدیؑ کے قدم مبارک پکڑ لئے ایمان سے مشرف ہوا اور بہت سے لوگ اس معجزہ کو دیکھ کر معتقد ہوئے۔ القصہ جب حضرت مہدیؑ شہر ٹھٹھ پہنچے اس وقت حضرت مہدیؑ کے بڑے فرزند سید محمودؓ کچھ زمانہ قبل سے نوکر تھے ایک رات انہوں نے خواب میں دیکھا کہ رسولؐ و مہدیؑ دونوں نے ان کے ہاتھ پکڑ کر گھر میں سے اٹھا کر باہر لائے اور فرمایا کہ اس جگہ سے نکلو، جب سید محمودؓ نیند سے ہشیار ہوئے تو انہوں نے خود کو اسی طرح گھر کے باہر دیکھا پھر وہ گھر میں داخل نہیں ہوئے اور

اپنی اہلیہ کو کہلا بھیجا کہ تم کو خدا کو سونپتا ہوں اور میں یہاں سے راہِ خدا میں ہجرت کرتا ہوں ان کی اہلیہ نے کہا کہ کیا آپؓ ہی خدا کے طالب ہیں اور میں خدا کی طالب نہیں ہوں حضرت نے فرمایا کہ اگر تم بھی خدا کی طالب ہو تو شریعت کے حکم کے مطابق ساتھ چلنے کی رضا دیتا ہوں، چلو بی بیؓ اسی وقت ہمراہ ہوئیں، جب ٹھٹھ کے نزدیک پہنچے تو ایک شخص نے حضرت مہدیؑ کے پاس آکر کہا کہ سید محمودؓ ترکِ دنیا کر کے خدا کی راہ میں آرہے ہیں اس خبر کو سنکر حضرت مہدیؑ بہت خوشحال ہوئے جب حضرت مہدیؑ کی زوجہ بی بی بونجیؓ نے حضرت مہدیؑ کی یہ خوشحالی دیکھی کہ فرزند کے آنے سے آپؑ اس قدر خوش ہیں تو حضرت سے عرض کیا کہ آیا حضرت مہدیؑ کو بھی فرزند کے آنے سے اس قدر خوشحالی لازم ہے حضرتؑ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے کہ جب بیٹا باپ کے مثل ہو کر آرہا ہو تو باپ کیوں خوشحال نہ ہو، اس کے کچھ عرصہ بعد حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے کہ اے سید محمدؐ اگر میں تجھ کو مہدیؑ نکرتا تو سید محمودؓ کو مہدیؑ کرتا الغرض تمام شہر میں یہ دھوم مچ گئی کہ مہدیِ موعودؑ آئے ہیں وہاں کے تمام معززین اور علماء بحث کرنے کے لئے آئے حضرت مہدیؑ نے اپنی زبانِ مبارک سے یہ آیت بیان فرمائی کہ من کان فی ھٰذہٖ اعمٰی الاٰیۃ یعنے جو کوئی دنیا میں خدائے تعالیٰ کو چشم سر یا چشم دل سے دیکھے گا وہی آخرت میں بھی دیکھے گا، علماء نے کہا اس آیت کی مراد یہ ہے کہ دنیا میں خدائے تعالیٰ کی کاریگری کو جاننا چاہیئے حضرت مہدیؑ نے فرمایا یہ معنی جو میں نے بیان کیا ممکن ہے اگر ناممکن ہوتا تو اس کی تاویل کی ضرورت ہوتی، قاضی اور علماء یہ سنکر اٹھ کر چلے گئے پھر آپس میں مصلحت کر کے انہوں نے کہلا بھیجا کہ اس قدر لوگ آپؑ کے ساتھ ہیں ان میں سے کچھ لوگ کیا یہ گواہی دیں گے کہ ہم نے اس دارِ فانی میں سر کی آنکھوں سے خدائے تعالیٰ کو دیکھا ہے، ہم اس گواہی کی دریافت کے لئے آتے ہیں حضرت مہدیؑ نے میاں نظامؓ کو بلا کر پوچھا کہ قاضی چشم سر سے خدا کے دیدار کی گواہی طلب کرنے کے لئے آتا ہے کیا تم یہ گواہی دو گے؟ میاں نظامؓ نے کہا آنحضرتؑ کے صدقہ سے یہ گواہی دوں گا پھر میاں دلاورؓ کو بھی بلا کر اسی طریق سے آپؑ نے پوچھا اور فرمایا کہ قاضی دو گواہ سے راضی کیا تم بھی میاں نظام کی طرح گواہی دو گے؟ میاں دلاورؓ نے کہا میرانجیؑ کے صدقہ سے گواہی دوں گا لیکن قاضی روا نہیں رکھے گا حضرت مہدیؑ نے فرمایا تم نے جو کچھ دیکھا ہے اس کی گواہی دیدو وہ روا رکھے یا نہ رکھے، حضرتؑ نے یہ دونوں گواہی مستعد کئے اور قاضی کو کہلا بھیجا کہ گواہ حاضر ہیں آؤ، جب قاضی کے لوگوں نے یہ خبر قاضی کو پہنچائی تو اس نے اپنی مجلس میں کہا انہوں نے اپنے گواہ تیار کر لئے ہیں اور وہ ہمارے روبرو گواہی دیکر ہی رہیں گے پس ہمارا جانا ٹھیک نہیں ہے اس کے بعد قاضی نے شہر مذکور کے حاکم سے کہا یہ سید چند ناممکن باتیں کہتا ہے اور لوگوں کو اپنے فریفتہ کر کے گمراہ کرتا ہے اس ساری جماعت کو قتل کر دینا چاہیئے۔ جاننا چاہیئے کہ علماء وقت کی مخالفت بھی بتخصیص حضرت مہدیؑ کی مہدیت کے ثبوت کی ایک خاص علامت ہے چنانچہ یہ قول منقول ہے جب یہ امام

مہدیؑ نکل آئے تو اُس کے کُھلے دشمن خاص کر فقہا ہی ہوں گے کیونکہ ان کی حکومت باقی نہ رہے گی، اے بھائی علماء وقت کی مخالفت میں بھی جب حضرت مہدیؑ کی موافقت رسولؐ کے ساتھ ثابت ہو رہی ہے تو یہی کہنا لازم آتا ہے کہ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے، قاضی کے بہکانے کی بنا پر بادشاہ نے بھی یہ طے کر لیا کہ ان پر چڑھائی کر کے ان کو قتل کر ڈالیں گے جس وقت یہ خبر حضرت مہدیؑ کو پہنچی تو آپؐ نے اپنے اصحابؓ کو حکم دیا کہ دائرے کے اطراف اور آگے پیچھے خار بندی کرو اصحابؓ نے معروضہ کیا کہ اس خار بندی سے بظاہر تو کوئی پناہ کی صورت نہ ہوگی، حضرت مہدیؑ نے فرمایا جس طرح رسولؐ کو حکم ہوا تھا کہ اپنے اطراف اور سامنے خندق بنالو اسی طرح اس بندے کو بھی حق تعالیٰ کا حکم ہوا ہے کہ اپنے اطراف اور سامنے خار بندی کر لو اسی امر حق تعالیٰ کی بناء پر خار بندی (کانٹوں کی باڑ نصب) کرتا ہوں، پھر حضرت مہدیؑ نے یہ بھی فرمایا جہاں کہ ایک اہل دل ہو اس ایک کی وجہ سے اٹھارہ ہزار کو کوئی خوف نہیں رہتا میرے ہمراہ تو تمام اہلِ دل ہیں یہاں کیا ڈر ہے، اے بھائی جبکہ رسولؐ کی پیروی میں حضرت مہدیؑ کی سچائی کو حق تعالیٰ خود ظاہر فرما رہا ہے چنانچہ وہاں آنحضرتؐ کے اصحابؓ ایک درخت کے نیچے صفتِ اہل دل کی طرف منسوب اور اہلِ دل ثابت ہوئے جیسا کہ حق تعالیٰ نے ان کے وصف میں فرمایا ہے بیشک خوش ہوا اللہ مومنین سے جبکہ انہوں نے بیعت کی تیرے ہاتھ پر درخت کے نیچے ویسا ہی یہاں بھی حضرت مہدیؑ کے تمام اصحابؓ اہلِ دل ثابت ہوئے ہیں پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ جب یہ خبر بادشاہ کی مجلس میں پہنچی بعضوں نے بادشاہ سے کہا کہ یہ مرد ولی کامل ہے اس کے ساتھ سختی کا برتاؤ اور لڑائی ٹھیک نہیں ہے یہ سنکر بادشاہ جنگ کے ارادہ سے باز آیا حضرت مہدیؑ ڈیڑھ سال کی مدت تک شہر ٹھٹھ میں رہے وہاں بہت سے لوگ ایمان لائے اس کے بعد حق تعالیٰ کا حکم ہوا کہ کعبۃ اللہ جا کر منبر پر سوار ہو کر اپنی مہدیت کا اظہار کریں اس حکم کے بعد حضرت مہدیؑ کعبۃ اللہ جانے کیلئے جہاز میں بیٹھے جب جہاز بیچ دریا میں پہنچا تو ایک بہت بڑی مچھلی نے اس جہاز کی طرف رخ کیا جب وہ اس کے نزدیک پہنچی تو اس کی رفتار کی موجوں سے جہاز میں لرزہ پیدا ہوا لوگ بہت پریشان ہوئے اور بڑی گڑبڑ مچ گئی حضرت مہدیؑ نے کنارے پر آکر جہاز کا احوال معلوم کیا آپؐ نے فرمایا کہ ڈرو مت یہ مچھلی اس مچھلی کی نسل سے ہے کہ مہتر یونس پیغمبرؑ جس کے پیٹ میں گئے تھے حق تعالیٰ کا اس سے یہ وعدہ تھا کہ تیری نسل میں سے ایک کو مہدیِ موعودؑ کا دیدار دکھلاؤں گا یہ مجھے دیکھنے کے لئے آتی ہے، جب مہدیؑ جہاز کے کنارے آکر کھڑے ہوئے تو مچھلی اپنا پورا سر پانی کے اوپر بلند کی حضرتؐ کا چہرۂ مبارک دیکھی اور سر جھکا کر واپس چلی گئی اے بھائی جب خدائے تعالیٰ نے حضرت مہدیؑ کی مہدیت کا ثبوت مچھلی سے بھی اس طرح دلایا ہے تو یہی کہنا لازم آتا ہے تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے، جب حضرت مہدیؑ جہاز سے اتر کر کعبۃ اللہ پہنچے میاں نعمتؓ سے پوچھا کہ آیا دیکھتے ہو کعبۃ اللہ کیا کرتا ہے میاں نعمتؓ نے کہا کہ کعبہ حضرت مہدیؑ کا طواف

کرتا ہے اور کہتا ہے پس چاہیئے کہ عبادت کریں اس گھر کے صاحب کی، جب حضرت مہدیؑ حج سے فارغ ہوئے تو ممبر پر چڑھ کر آپؑ نے کلام اللہ کی یہ آیت بیان فرمائی کیا پس وہ جو اپنے رب کی طرف سے بینہ (روشن دلیل) پر ہوآخر اس کے بعد ایک حنفی عرب نے ایمان لایا اور باقی سب لوگ خاموش رہے۔

بیت

منادی بلند آواز سے کہہ رہا ہے کہ اپنے مالک کے گرویدہ ہوجاؤ
لیکن جو اندھا اور بہرہ ہے وہ مہدیؑ کی آواز کیسے سنے گا

اس کے بعد آپؑ ممبر سے اترے کعبتہ اللہ میں کچھ عرصہ آپؑ کا قیام رہا پھر حق تعالیٰ کے حکم سے خراسان کی جانب خشکی کے راستے سے راونہ ہوئے ایک جگہ دوراہا ملا صحابہؓ نے التماس کیا کہ ایک راستہ نزدیک کا ہے اور دوسرا راستہ تین دن کی گردش کا ہے اسی گردش کے راستے میں امن بھی ہے اور جو راستہ نزدیک کا ہے اس میں تین منزل تک سانپوں کا خطرہ ہے اور جس طرف سانپ ہیں اسی طرف کئی منزل تک پانی نہیں ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا سیدے راستے سے چلو خواہ اس میں سانپ ہوں یا اور کچھ ہو، جب سانپوں کے مقام پر پہنچے تو ایک بہت بڑا سانپ تمام دائرے کے اطراف قلعہ کے مانند پڑ گیا جب صبح کا وقت نزدیک آیا، تو حضرتؑ کے اصحابؓ وضو کرنے کیلئے باہر جانے کا ارادہ کئے لیکن راستہ نہ پائے یہ واقعہ انہوں نے حضرت مہدیؑ سے بیان کیا حضرتؑ نے فرمایا یہ سانپ اسی سانپ کی نسل سے ہے جو رسول اللہ ﷺ کو دیکھنے کے لئے غار میں آیا تھا اس سے حق تعالیٰ کا یہ وعدہ تھا کہ جیسا کہ تجھے رسولؐ کا دیدار میں نے عطا کیا ہے ویسا ہی تیری نسل سے ایک کو فرزندِ رسولؐ جو مہدیِ موعودؑ ہے اس کا دیدار روزی کروں گا یہ سانپ مجھے دیکھنے کے لئے آیا ہے کوئی میرے اور اس کے درمیان حائل نہو ورنہ وہ زخمی کردیگا جیسا کہ اس سانپ نے رکاوٹ ہی کی وجہ سے ابوبکر صدیقؓ کو زخمی کیا تھا، جب حضرت مہدیؑ اس سانپ کے نزدیک آئے اپنا جمالِ مبارک دکھلایا، اور اپنا لعاب دہن اس جگہ ڈالا تو حضرتؑ کے دہنِ مبارک کا لعاب اس نے زمین سے چاٹ لیا اور تواضع کے ساتھ سر زمین پر رکھا ہوا چلا گیا، بعد ازاں حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ یہ سانپ مسلمان ہوکر گیا ہے اے بھائی جب رسولؐ کی ایسی پیروی مہدیؑ کی ذات سے حق تعالیٰ نے ادا کروائی ہے یہاں تک کہ سانپ بھی آنحضرتؐ پر ایمان لائے ہیں تو یہی کہنا لازم آتا ہے کہ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے، اور تین منزل تک سانپوں میں سے گذرے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی سانپ کو نہ ستائے تم خود حق تعالیٰ کی درگاہ میں مشغول رہیں تو یہ بھی تم کو ایذا نہیں دیں گے، جب سانپوں کے مقام سے گذر گئے تو ایسی جگہ پہنچے جہاں پانی نہیں ملتا تھا، پس حق تعالیٰ کی قدرت

سے ہر اگلی منزل میں حضرت مہدیؑ کے اترنے سے پہلے ہی بارش ہوکر کچھ غار اور کنٹے پانی سے بھر جاتے تھے اور جس جگہ اس طرح پانی نہ ملتا وہاں بارش ضرور ہو جاتی تھی بلکہ آنحضرتؑ کی ایک نشانی یہ بھی تھی کہ جہاں کہیں آپؑ اترتے تھے تمام دائرہ مبارک کے اطراف تانبے کا قلعہ (حصار) بن جاتا تھا، اپنے لوگوں پر حضرتؑ یہ بات ظاہر نہیں فرماتے تھے جب ایک روز میاں جنید کی سواری کا جانور اپنی جگہ سے کُھل کر نکل گیا اور اس جانور کو ڈھونڈھنے کے لئے دائرے سے تھوڑی دور گئے اور آگے بڑھنے کا انہوں نے بہت کچھ ارادہ کیا لیکن اپنے سامنے انہوں نے ایک دیوار دیکھی اُس سے آگے نہ بڑھ سکے واپس آکر انہوں نے یہ حال حضرت مہدیؑ سے عرض کیا حضرتؑ نے فرمایا تم یادِ خدا میں رہو تمہاری سواری کا جانور کہیں نہ جائے گا اسی وقت حضرت مہدیؑ نے یہ بھی ظاہر فرمایا کہ جہاں کہیں ہم اترتے ہیں ہمارے اطراف اور آگے ایک تانبے کا قلعہ بن جاتا ہے چاہیئے کہ کوئی شخص رات کے وقت دائرہ سے دور نہ جائے اے بھائی جبکہ حق تعالیٰ نے ہمیشہ حضرت مہدیؑ کے لئے ابر کے جیسا سایہ بان رکھا اور تانبے کا قلعہ بھی حضرتؑ کی خداداد بادشاہت کا ثبوت ملتا ہے تو یہی کہنا لازم آتا ہے تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ اور ایک روز حضرت مہدیؑ راستے میں ایک جگہ اترے تھے، میاں نظامؓ اپنی چھوٹی لڑکی کو جس کی والدہ بیمار تھیں ایک کپڑے میں لے کر جھولی اپنے گلے سے لٹکائے ہوئے چل رہے تھے، ایک روز جب حضرت مہدیؑ نے ایک جگہ سے کوچ فرمایا تو میاں نظامؓ بھی جلدی سے حضرتؑ کے پیچھے روانہ ہوئے اس بچی کی جھولی جو انہوں نے ایک درخت سے لٹکا دی تھی بھول گئے جب جماعت میں پہنچے تو اوراصحابؓ نے کہا اے میاں نظامؓ آج تمہاری بغل میں تمہاری لڑکی نظر نہیں آرہی ہے تم نے اسے کس کے حوالہ کیا ہے تب میاں نظامؓ نے دیکھا کہ ان کی بغل میں لڑکی نہیں ہے وہ وہاں سے ساتھیوں سے جدا ہو کر لڑکی کی طرف دوڑے جب نزدیک پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ ایک بڑا شیر اس کے نزدیک کھڑا ہے میاں نظامؓ کے دل میں یہ خیال آیا کہ شیر نے میری لڑکی کو کھالیا ہے جب نزدیک گئے تو شیر وہاں سے آگے چلا گیا اور انہوں نے جا کر دیکھا کہ لڑکی جوں کی توں ہے لڑکی کو اپنے بغل میں لے کر حضرت مہدیؑ کی جانب روانہ ہوئے جب آگے بڑھے تو راستہ بھول گئے اور بہت پریشان وحیران ہوئے اس کے بعد درختوں اور پتھروں سے آواز آنے لگی، ''یہ مہدی'' ''یہ مہدی'' یہ آواز جس طرف سے آنے لگی اسی طرف یہ چلنے لگے جب حضرت مہدیؑ کی خدمت میں پہنچے تو تمام احوال بیان کیا تو حضرت مہدیؑ نے فرمایا میاں نظامؓ کی طرح جن کے کان ہوں یہ آواز سنیں گے اے بھائی جب پتھروں اور درختوں نے مہدیؑ پر ایمان لایا ہے اور دوسروں کی رہبری کی ہے حضرت مہدیؑ کی طرف تو یہی کہنا لازم آتا ہے تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ حضرتؑ کے اکثر اصحابؓ کو ایسے مشاہدے ہوئے ہیں لیکن عبارت کی درازی کی وجہ ان کے واقعات نام بنام بیان نہیں کئے جا سکے بلکہ تا حال حضرت مہدیؑ کے بعض صدقہ خوار اس مقام کی گواہی دیتے ہیں کہ روئے زمین کے

تمام شجر و حجر ھٰذا مھدی ؑ (یہ مہدیؑ ہے) کی گواہی دیتے ہیں نیز ایک روز حضرت مہدیؑ بیٹھے ہوئے مسواک فرمارہے تھے میاں سید سلام اللہؓ حضرتؑ کے دستِ مبارک پر پانی ڈالتے تھے اس وقت انہوں نے مسکرایا تو حضرتؑ نے فرمایا تمہارے دل میں کیا خیال گذرا میاں سید سلام اللہؓ نے بیان کیا کہ آج ہی میں نے شہر میں بعض علماء کو یہ کہتے سنا ہے کہ مہدیؑ کی ایک نشانی یہ ہے کہ اگر وہ سوکھی لکڑی کو زمین میں لگادے تو اسی وقت ہری ہو جائے، حضرت مہدیؑ نے اپنی مسواک زمین میں لگادی اسی وقت وہ سبز ہو گئی پھر حضرتؑ نے فوراً اس کو اکھیڑ دیا اور فرمایا مہدیؑ کی یہ نشانی نہیں ہے کہ اظہار کرامت میں جادوگروں کی مُشابہت رکھتا ہو بلکہ مہدیؑ کی نشانی یہ ہے کہ اس کے اخلاق رسولؐ کے اخلاق کے موافق ہوں یہ لوگ اس بات کو نہیں جانتے، نیز ایک روز حضرت مہدیؑ ایک جنگل کی جانب جہاں پہاڑ کے دامن میں سبزہ لہلہا رہا تھا ندی بہہ رہی تھی صاف و شفاف ریت پر سے گذر رہے تھے اور طہارت کے لئے جاتے تھے میاں سید سلام اللہؓ نے وہاں بھی تبسم کیا حضرت مہدیؑ نے ان سے پوچھا کہ تمہارے دل میں کیا خیال گذرا میاں سید سلام اللہؓ نے کہا کہ ایک طالب علم ایک حدیث پڑھ کر یہ معنی کہہ رہا تھا کہ مہدیؑ کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ جہاں کہیں جائیں گے سونا چاندی ان کی گواہی دیں گے زمین کے چھپے ہوئے خزانے اُبل کر باہر آئیں گے اور مہدیؑ لوگوں کو بخشیں گے حضرت مہدیؑ نے ان سے پوچھا کہ کیا کچھ مال تم کو چاہیئے انہوں نے کہا مجھے نہیں چاہیئے میں نے جو سنا تھا وہ بیان کیا، جب حضرت مہدیؑ طہارت سے فارغ ہو کر آنے لگے تو اس وقت وہاں کے تمام پہاڑ سونا بن گئے اور ندی کی تمام ریت کے دانے جواہر لا قیمت بن گئے تھے حضرت مہدیؑ نے فرمایا اے میاں سید سلام اللہ تم کو جو کچھ درکار ہو لے لو اور ساتھیوں کو بھی خبر دو کہ جس کسی کو مال درکار ہو لیوے، سید سلام اللہؓ نے کہا مجھے نہیں چاہیئے اگر حکم ہو تو یاروں کو یہ نشانی دکھلانے کے لئے کچھ لیتا ہوں حضرت مہدیؑ نے فرمایا ایک دو مٹھی بھر کر لو تب وہ کپڑے میں باندھ کر لے آئے اور سب اصحابؓ کو وہ جواہر دکھلا کر حضرت مہدیؑ کے فرمانِ مبارک کے مطابق کہا کہ حضرتؑ نے یہ حکم دیا ہے کہ جس کسی کو جواہر اور سونا درکار ہو جا کر اس پہاڑ سے لیوے تمام مردوں اور عورتوں نے یہ سنکر کہا کہ ہم کو خدائے تعالیٰ کے سوائے کچھ نہیں چاہیئے۔میاں سید سلام اللہؓ نے حضرت مہدیؑ سے عرض کیا کہ کوئی بھی ان چیزوں (زر و جواہر) کی طرف توجہ نہیں کرتا ہے یہی کہتے ہیں کہ ہم کو خدائے تعالیٰ کے سوائے کوئی چیز نہیں چاہیئے حضرت مہدیؑ نے فرمایا جو کوئی خدا کا طالب ہوگا مال نہیں چاہے گا اور جو کوئی مال چاہے گا وہ خدا کا طالب نہ ہوگا، پھر مہدیؑ زمین سے مال نکال کر کس کو دیوے یہ لوگ نہیں جانتے کہ یہ بات دجال کی نشانیوں میں سے ہے۔اس حدیث کی مراد یہ ہے کہ ولایتِ مقیدۂ محمدیہؐ جو پوشیدہ تھی مہدیؑ کا یہ کام ہے کہ اس کو آشکارا کرے اور قرآن کے معانی جو ظہور نبوت کے زمانہ میں مخفی تھے ان کو بیان میں لائے اور بے گمان جو رزق آئے اُسے طالبانِ خدا میں تقسیم کرے پھر آپؑ نے فرمایا کہ مجھے حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ اولین اور آخرین

کا علم فرقان (قرآن کے باطنی معانی کا بیان اور قرآن کی کنجی ہم نے تجھے دی ہے، نیز حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اگر بندہ تنہائی میں قرآن کا مطالعہ کرکے اور معانی سوچکر باہرآکر بیان کرتا ہے تو ظالم اور اللہ پر افترا کرنے والا ہوگا، بندہ جو کچھ کہتا ہے کرتا ہے اور پڑھتا ہے اللہ کے حکم سے کہتا ہے اور کرتا ہے اور پڑھتا ہے اللہ کے حکم سے کہتا ہے اور کرتا ہے اور پڑھتا ہے جو آیت حق تعالیٰ دکھلاتا ہے وہی آیت بندہ پڑھتا ہے اور جس بیان کی تعلیم حق تعالیٰ دیتا ہے وہی بیان بندہ کرتا ہے بغیر کسی واسطہ کے میں اللہ سے تعلیم پاتا ہوں، نیز آپؑ نے فرمایا فرمان ہوتا ہے **ثم انّ علینا بیانہ** (پھر بیشک ہمارے ذمہ ہے بیان اس کا) تیرے حق میں ہے۔ ہم نے تجھے ولایت محمدیؐ کا وارث گردانا ہے اور محمدؐ کی کامل پیروی تجھے روزی کی ہے جو تجھے پہچانا سو مجھے پہچانا جو تجھے نہ پہچانا سو مجھے نہ پہچانا نیز حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے بندے کو انبیاء اولیاء مومنین اور مومنات کے مراتب اور جملہ موجودات کے احوال ایسے معلوم کئے ہیں جیسا کہ صراف کو سونے چاندی کا احوال معلوم ہوتا ہے، اے برادر جب حضرت مہدیؑ کی ذات مقدس کے یہ صفات ہیں تو یہی کہنا لازم آتا ہے تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ دیگر یہ کہ ایک روز کسی نے حضرت مہدیؑ کے سامنے عین القضات کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ عیسیٰؑ پیغمبرؑ جس کسی مردہ کو زندہ کرتے تھے **قم باذن اللّٰہ** (اٹھ کھڑا ہو اللہ کے حکم سے) کہتے تھے اور عین القضات **قم باذنی** (اٹھ کھڑا ہو میرے حکم سے) کہکر مردے کو زندہ کرتے تھے، حضرت مہدیؑ نے ان کے بارے میں فرمایا کہ عیسیٰؑ کی ذات میں خدائے تعالیٰ کے سوائے کچھ باقی نہیں تھا اور عین القضات میں کچھ ہستی کی نشانی باقی تھی پس ان کے ایسا کہنے میں کوئی افضلیت نہیں تھی اور ایک روز کسی نے حضرت مہدیؑ کے سامنے بیان کیا کہ سید محمد گیسو درازؒ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ اگر ابن عربی میرے زمانہ میں ہوتے تو میں از سر نو کلمہ کہلا کر اُن کو مسلمان کرتا کیونکہ ابن عربی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ فرعون کے لئے نجات ہے قرآن کی اس آیت کی دلالت سے کہ آج ہم تجھے تیرے بدن کے ساتھ نجات دیتے ہیں۔ جب حضرت مہدیؑ نے یہ کلام سنا تو فرمایا کہ ابن عربیؒ نے جو کچھ دیکھا کہا کیونکہ فرعون اور اس کے ساتھیوں کی سزا کا وقت حق تعالیٰ فرماتا ہے وہ آگ میں ڈالے جاتے ہیں صبح و شام اس کے مطابق فرعون کو صبح اور شام (فرشتے) دوزخ میں ڈالتے ہیں جب دوپہر ہوتی ہے فرعون کو دوزخ میں نہیں رکھتے، ایک روز دوپہر کے وقت ابن عربی حالتِ سیر میں تھے دوزخ پر پہنچے وہاں فرعون کو نہ دیکھا اس بنا پر اس کی نجات کے قائل ہوئے اگرچہ آٹھویں صدی کے سرے پر سید محمد گیسو درازؒ اپنے زمانے میں مرشدِ کامل تھے لیکن ابن عربی کے مقابلہ میں وہ طفل شیر خوار تھے اس سبب سے وہ ابن عربی کے مقصود کو نہیں پاسکے ، اے بھائی انبیاءؑ اور اولیاءؒ کے مراتب سے جب آنحضرتؐ ایسے واقف تھے تو یہی کہنا لازم آتا ہے تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے، اول سے آخر تک تمام انبیاءؑ اور اولیاءؒ کے مدارج حضرت مہدیؑ کو معلوم تھے بہت ساروں کی شان

حضرتؑ نے بیان فرمائی ہے لیکن مختصر طور پر اظہار حقیقت مقصود ہے اس بناء پر ہر ایک کے حقیقی واقعات تحریر میں نہ لائے گئے۔ نیز ایک روز کسی نے آکر حضرت مہدیؑ کے سامنے بایزید بسطامی کی تعریف شروع کی کہ بایزید ایسے ولی کامل تھے کہ ایک رات ان کے گھر میں چور آیا بہت کچھ ڈھونڈا کچھ نپایا جب چور مایوس ومحروم واپس جانے لگا تو خواجہ بایزیدؒ نے اپنا جبّہ بدن سے اتار کر چور کے راستے میں ڈالدیا تاکہ محروم نہ جائے چور جبّہ لے کر روانہ ہوا، دوسرا واقعہ اس نے یہ بیان کیا کہ خواجہ بایزید ایک دفعہ ایک میخانہ کے کوچہ سے گذر رہے تھے وہاں ایک شخص ستار بجا رہا تھا اس کی آواز سنکر یہ مست وبیخود ہوکر ایسے گرے کہ اس کا ستار ہی ٹوٹ گیا، اس گویئے نے ستار ان کے سر پر مار کر کہا کہ یہ کونسا فقیری کا شیوہ ہے کہ تونے میرے باجے کو توڑ دیا خواجہ نے اس کو درست کر دیا اور اس کی درستی کے خرچ کے لئے کچھ پیسے بھی دیئے اور اس سے معافی مانگ کر روانہ ہوئے، یہ سنکر حضرت مہدیؑ نے فرمایا بایزید سے بڑھکر (ان کے زمانے میں) کامل نہ ہوا لیکن ان کاموں سے قرآن اور رسولؐ کی اتباع کی کوئی ادائی نہ ہوئی چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے مدد کرو تم ایک دوسرے کی بھلائی اور پرہیز گاری پر اور مدد نہ کرو گناہ اور زیادتی پر اور ڈرو اللہ سے۔ پھر اس شخص نے بایزیدؒ کی تعریف میں کہا کہ ایک نقل میں آیا ہے کہ بایزیدؒ نے فرمایا بارہ سال سے میں بایزید کو ڈھونڈھتا ہوں لیکن کہیں نہیں پاتا ہوں، حضرت مہدیؑ کے حضور یہ نقل پیش ہوئی تو آپؑ نے فرمایا ڈھونڈھنے والا بھی نہ رہتا تو بہتر تھا، نیز ایک شخص نے چشتی اور سہروردی خانوادوں کے حالات بیان کئے کہ سہروردی یہ فرماتے ہیں کہ نفس کی تسلی کے لئے کچھ زر کمر میں رہنا چاہیئے اور خواجگانِ چشت فرماتے ہیں کہ جس روز خدا جودے اسی روز کھالیں دوسرے دن کے لئے برتن کو اوندھا کر کے زمین پر رکھدیں، حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ دونوں کا مقصود خوب ہے لیکن دونوں کے قول میں خودی کی بو آتی ہے رسولؐ کی اتباع اس سے ادا نہیں ہوتی کیونکہ بخالت اور فضول خرچی دونوں ناجائز ہیں چنانچہ حق تعالیٰ نے مومنوں کے حق میں فرمایا ہے اور وہ جب خرچ کرنے لگتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ تنگی کرتے ہیں اور ان کا خرچ کرنا اس کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے۔ اور فقیری کا کمال اس میں ہے کہ خود کو خدائے تعالیٰ کی راہ میں ایسا تسلیم کردے کہ اپنے ہاتھ میں کوئی اختیار نہ رکھے اور رسولؐ کے احوال افعال اور اقوال پر ہمیشہ قائم رہے اور جاننا چاہیئے کہ سب اولیاءؒ نے شریعتِ رسولؐ کی پوری پیروی نہیں کی سوائے حضرت مہدیؑ کے یہاں تک کہ ایک روز حضرت مہدیؑ نماز میں تھے ایک برادر آکر نماز میں ملے جب امامؑ نے ایک جانب سلام پھیرا وہ اسی وقت اٹھ کر نماز میں مشغول ہوئے جب حضرت مہدیؑ نماز سے فارغ ہوئے تو اس برادر سے آپؑ نے فرمایا کہ تم نے اٹھنے میں ایسی جلدی کیوں کی امام دوسری جانب سلام پھیرنے تک ٹھیرنا چاہیئے تھا اس کے بعد اٹھنا تھا انہوں نے جواب دیا کہ مجھ کو خوندکار کے صدقہ سے معلوم ہوچکا تھا کہ امام کے ذمہ سجدۂ سہو نہیں ہے اس لئے میں جلد اٹھا حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اپنے ان معلومات کو اٹھا کر رکھدو

کیونکہ ان سے شریعتِ رسولؐ کی حد ٹوٹتی ہے جان اے برادر یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ رسولؐ کی کامل اتباع حضرت مہدیؑ کے سوائے کسی دوسرے سے ادا ہو کیونکہ رسولؐ نے اپنی اتباع صورتاً اور سیرتاً بتخصیص مہدیؑ کے حوالہ کی ہے چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ وہ (مہدیؑ) میرے نقش قدم پر چلے گا اور خطا نہ کرے گا، اے بھائی جب حضرت مہدیؑ کی ذاتِ مبارک میں اس حدیث کی موافقت پائی جارہی ہے تو یہی کہنا لازم آتا ہے کہ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔اور اکثر اصحابِ مہدیؑ سے یہہ روایت آئی ہے کہ جب حضرت مہدیؑ خراسان تشریف لے گئے اور دارالسلطنت میں جا کر ٹھیرے تو تمام شہر میں یہ خبر پھیل گئی کہ ایک سید آئے ہیں وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ میں مہدیِ موعودؑ ہوں خلق پر میری تصدیق لازم ہے۔اس شہر کے قاضی نے کوتوال کو کہلایا کہ جا کر اس جماعت کے سب بڑوں چھوٹوں کا اسباب لوٹکر لاؤ اس کے بعد کوتوال نے اپنے سپاہی بھیجے جب یہ لوگ آئے تو حضرت مہدیؑ اپنے اصحابؓ کے ساتھ باہر بیٹھے ہوئے تھے حضرت مہدیؑ کے اصحابؓ نے ان لوگوں سے لڑنا چاہا تو حضرتؑ نے فرمایا کہ بندہ حضرت رب العالمین کے فرمان کا تابع ہے اپنی یا کسی اور کی فکر کا تابع نہیں ہے اگر تم میری پیروی کرتے ہو اور میری تصدیق پر برقرار ہو تو صبر کرو، کوتوال کے لوگ فقراء کا جملہ اسباب عورتوں کی اوڑھنیاں بھی کھینچ لئے اس کے بعد حضرت مہدیؑ کے سامنے آ کر انہوں نے ہتیار طلب کئے حضرتؑ نے پہلے اپنی تلوار ان کے سامنے رکھدی، اس کے بعد تمام صحابہؓ نے بھی اپنے اپنے ہتیار دیدئے اور اپنے امامؑ کی موافقت کی، وہ لوگ جب اس طرح سب اسباب لے گئے تو وہاں کے حاکم نے جو اس شہر میں موجود تھا خواب میں دیکھا کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ میں نیزہ لئے اس کے سینے پر کھڑے ہوئے فرماتے ہیں کہ تیری ریاست میں میرے فرزند پر ایسا ظلم ہوا بادشاہ نے ہیبت کے ساتھ جواب دیا یارسول اللہ ﷺ میں نہیں جانتا ہوں صبح ہوتے ہی دریافت کروں گا، پھر فوراً بیدار ہوا اور کوتوال کو طلب کر کے کہا کہ میں نے ایسا خواب دیکھا ہے تو نے کیا کیا ہے بتلا کوتوال نے جو کچھ کیفیت تھی شروع سے آخر تک بیان کی بادشاہ نے قاضی کو طلب کر کے قید کر دیا اس کو اس کے عہدے سے معزول کیا اور کہا کہ سید جو بھی حکم دیں اس پر عمل کروں گا پھر چند عالموں اور منصفوں کو اپنی طرف سے حضرت مہدیؑ کے پاس معافی مانگنے اور حضرت کے احوال و دعویٰ کی تحقیق کرنے کے لئے بھیجا اور کہلایا کہ جو کچھ اسباب تلف ہوا ہے اس کی فہرست بنا کر دیں تو اس سے دُگنا مال روانہ کروں گا، انہوں نے آ کر معافی مانگی اور تلف شدہ اسباب کی فہرست طلب کی حضرت مہدیؑ نے فرمایا ہماری کوئی چیز تلف نہیں ہوئی ہم خدائے تعالیٰ کے سوائے کوئی چیز نہیں رکھتے ہمارا خدا ہم سے تلف نہیں ہوا ہے، اس کے بعد دوسرا سوال ان لوگوں نے یہ کیا کہ مہدیؑ کی نشانی یہ ہے کہ تلوار ان پر کام نکرے حضرتؑ نے فرمایا تلوار کا کام کاٹنا پانی کا کام غرق کرنا اور آگ کا کام جلانا ہے حدیث کے معنی یہ ہیں کہ کوئی مہدیؑ پر قادر نہ ہوگا اور نہ ہو سکے گا، جب حضرت مہدیؑ نے حدیث کا معنی اس طرح بیان فرمایا تو اس

خراسانی نے فوراً تلوار کھینچی اور حضرتؑ پر ہاتھ اٹھایا اس کا ہاتھ اس کے مونڈھے تک پہنچ کر بستہ ہوگیا اور وہ اس کو ہلا نہ سکا، اس کے بعد اس نے تلوار ہاتھ سے ڈالدی اور دوڑ کر حضرت مہدیؑ کے قدم مبارک پر گر پڑا دیگر علماء اور اہل انصاف تصدیق سے بہرہ ور ہوکر واپس گئے ان میں جو سب سے زیادہ علم والا تھا اس نے کہا اے بادشاہ میر اعلم سید کے علم کے آگے ایسا ہے جیسا کہ دریا کے سامنے قطرہ، اس کے بعد بادشاہ نے اپنے وزیر میر ذوالنون سے مشورہ کیا کہ کیا تدبیر کرنی چاہیئے اس نے کہا جو کچھ ان کا اسباب تلف ہوا ہے فی الحال بھیجنا چاہیئے اس کے بعد میں پوری قوت وشوکت اور ساز وسامانِ جنگ کے ساتھ قہر و غلبہ کے انداز میں اُن کے سامنے جاتا ہوں اگر وہ میرے مقابلہ کی تاب نہ لائیں میری طرف مائل ہوں اور میری چاپلوسی کریں تو ان کا جھوٹ ثابت ہوگا اور اگر وہ بے نیازی برتیں اور مجھ پر ان کی ہیبت طاری ہو اور میں ہی ان کی طرف مائل ہوجاؤں تو بیشک یہ مہدیؑ ہیں کیونکہ مہدیؑ کے سوائے کسی میں یہ طاقت نہیں ہوسکتی، وزیر نے پھر ایسا ہی کیا، جب لشکر کے آنے کی آواز فقیروں کی جماعت میں پہنچی اور لشکر کا دبدبہ انہوں نے دیکھا اور یہ شور وغل برپا ہوا کہ لشکر قتل وتاراج کیلئے آرہا ہے تو بعضے اصحابؓ حیرت میں مبتلا تھے ایک صحابیؓ اطلاع دینے کی غرض سے حضرت مہدیؑ کے سامنے آئے اور کہا کہ بادشاہ کا وزیر آتا ہے کیا تدبیر کرنی چاہیئے حضرتؑ نے ان پر غضبناک ہوکر فرمایا کہ بادشاہ ایک ہے جس کا کوئی وزیر نہیں، اس اثناء میں لشکر آپہنچا دائرے کے تمام حجروں کا محاصرہ کر کے نہایت ہیبت اور لاپرواہی کے ساتھ ذوالنون حضرت مہدیؑ کے روبرو آیا کسی نے اس کو پلٹ کر نہ دیکھا ذوالنون حیران ہوا گھوڑے سے اترا اس کے دل پر ہیبت طاری ہوئی باادب بیٹھ گیا حضرت مہدیؑ نے دعوت شروع فرمائی اطمینان اور سکون کے ساتھ آپؑ بیان فرمانے لگے ذوالنون ادب سے سننے لگا، حضرت مہدیؑ نے اس سے فرمایا نزدیک آؤ تو وہ اور نزدیک آیا، لیکن حضرت کے دیدار سے ذوالنون کے دل پر سخت ہیبت اور وہشت طاری ہوگئی پھر بھی اس نے قوت سے کام لیکر سنبھل کر کہا کہ اگر آپؑ مہدی لغوی ہیں تو درست ہے اور مہدیؑ اصطلاحی ہیں تو حجت و برہاں دکھلایئے حضرت مہدیؑ نے فرمایا حجت وبرہان دکھلانا خدا کا کام ہے اور ہمارا کام تبلیغ ہے اس کے بعد اس نے سوال کیا کہ آپ کس تفسیر سے بیان فرماتے ہیں حضرتؑ نے فرمایا ہم اللہ کے حکم سے اللہ کی مراد بیان کرتے ہیں جو کوئی تفسیر یا جو کوئی بیان اس بندے کے بیان کے موافق ہے وہ صحیح ہے ورنہ غلط ہے اس کے بعد اس نے سوال کیا کہ آپ کونسے مذہب پر ہیں حضرتؑ نے فرمایا ہم کسی مذہب کے ساتھ مقید نہیں ہیں ہم مذہب مصطفےٰ ﷺ رکھتے ہیں اس کے بعد اس نے سوال کیا کیا آپ رسول اللہ ﷺ کی اُمت میں ہیں حضرتؑ نے فرمایا ہاں پھر اس نے کہا کہ حدیث میں آیا ہے کہ اگر تم اُمت کا ایمان ترازو کے ایک پلہ میں رکھیں اور ابوبکر صدیقؓ کا ایمان ایک پلہ میں رکھیں تو ابوبکر کے ایمان کا پلہ ہی بھاری رہے گا پس تمام اُمت میں ابوبکرؓ ہی سب سے بڑھکر ہیں حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ محمدؐ کے ایمان کا پلہ بھاری ہے یا ابوبکر صدیقؓ کے ایمان کا،

انہوں نے کہا محمد مصطفیﷺ کے ایمان کا پلہ بھاری ہے حضرتؑ نے فرمایا پس میرا ایمان محمد مصطفیﷺ کا ایمان ہے، پھر انہوں نے کہا اگر آپ محمد مصطفیﷺ کی اُمت میں ہیں تو آپ کا ایمان حضرت محمد مصطفیﷺ کے ایمان کے برابر کس طرح ہوگا، حضرت مہدیؑ نے فرمایا رسولؐ بھی اُمت میں داخل ہیں چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے اور اللہ ان کو عذاب دینے والا نہیں اس حال میں کہ تو ان میں ہے اسی طرح میں بھی اُمت رسولؐ میں داخل ہوں اس کے بعد انہوں نے سوال کیا کہ آپ کی مہدیت کے گواہ کون ہیں حضرت مہدیؑ نے اپنے سیدھے جانب دکھلا کر فرمایا کہ یہ لو محمد رسول اللہﷺ ہیں اور بائیں جانب دکھلا کر فرمایا یہ لو ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ہیں اس مجلس میں ایک پاک طینت مرد عاقل دانشمند کامل وزیر کے ہمراہ تھے جن کا نام ملا نور کوزہ گر تھا انہوں نے بلند آواز سے کہا کہ اگر مہدیؑ کا آنا حق ہے تو یہی مرد مہدیؑ ہے ورنہ دوسرا کوئی مہدیؑ آنے والا نہیں ہے یہ بات تم لوگ بخوبی جان لو۔ اس کے بعد ذوالنون نے کہا ہم مہدیؑ کے نوکر ہیں جہاں کہیں تلوار چلانا ہو تلوار چلائیں گے اور مخالفانِ مہدیؑ کو قتل کریں گے مہدیؑ بادشاہ ہیں اور ہم مہدیؑ کے ناصر ہیں حضرت مہدیؑ نے فرمایا تلوار اپنے نفس پر مارو تا کہ گمراہی میں نہ ڈالے مہدیؑ کا ناصر حق تعالیٰ ہے یہ ارشاد فرما کر حضرتؑ نے سلام علیک فرمایا اور وہاں سے اٹھ کر حجرے کی جانب روانہ ہوئے میر ذوالنون حضرتؑ کے پیچھے پیچھے جانے لگا تا کہ حضرتؑ رخصت دیں، کسی نے اُس وقت یہ معروضہ کیا کہ میر ذوالنون اجازت مانگتے ہیں تو پھر آپؑ پلٹ کر اس کی طرف متوجہ ہوئے اور **السلام علیکم** فرما کر حجرے میں داخل ہوئے اور یہ چند سوالات جو میر ذوالنون نے حضرت مہدیؑ کے حضور میں کئے خود اس کے (ذاتی) فہم و فراست سے نہیں تھے بلکہ ایک ولی کامل نے اپنی کتاب میں یہ سوالات لکھے تھے اور یہہ ظاہر کیا تھا کہ ان سوالات کے جوابات ایسے دے تو بیشک مہدیِ موعودؑ ہے جب میر ذوالنون اور اس کے ساتھی اپنے سوالات کے وہی جوابات پائے تو بلا کسی عذر کے وہ ایمان لائے اور اپنے مقام کو لوٹے راستے میں ملا نور کوزہ گر نے میر ذوالنون سے کہا کہ افسوس ہم نے حضرت مہدیؑ سے یہ سوال نہیں کیا کہ رسول اللہﷺ اور ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو ہم کو دکھلایئے ذوالنون نے کہا کہ وہ آنکھیں ہم کو کہاں ہیں جن سے ہم ان حضراتؑ کو دیکھ سکیں ہم کو یہی لازم ہے کہ مخبر صادق کی گواہی پر یقین کریں، جب حضرت مہدیؑ نے میر ذوالنون اور ملا نور کوزہ گر کے سوال و جواب کی خبر سنی تو ارشاد فرمایا کہ علم ناقص ڈبوتا ہے اور علم کامل سیدھی راہ دکھاتا ہے میر ذوالنون کا علم کامل تھا اسی بنا پر وہ راہ پایا۔ اے بھائی جس طرح کہ عبداللہ ابن سلام نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ آکر رسول علیہ السلام کی نبوت کو تحقیق کر کے ثابت کیا تھا اسی طرح یہاں بھی علماء باللہ نے تحقیق کر کے حضرت مہدیؑ کی ولایت کو ثابت کیا ہے پس (منکروں کو یہی کہنا چاہیئے) تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ اس کے بعد بہت سارے لوگ مطیع ہوئے حضرتؑ کی تصدیق کر کے اپنی بدعتیں ترک کئے اور تابع فرمان راسخ الاعتقاد ہوئے جب وہ لوگ بادشاہ کی خدمت

میں پہنچے اور بادشاہ نے اپنے آنے میں دیری کی ادھر حضرت مہدیؑ حق تعالیٰ کے حکم سے فرہ کی جانب روانہ ہوے اسی راستے کے درمیان ایک جگہ میاں نعمتؓ کھڑے تھے جب حضرت مہدیؑ کا گذران کی طرف ہوا تو حضرتؑ نے فرمایا اے میاں نعمتؓ تم کو ایمان کی بشارت دیتا ہوں یہ سنکر وہ خاموش رہے تو حضرتؑ نے فرمایا جواب کیوں نہیں دیتے میاں نعمتؓ نے کہا بندے نے جو آپ کی تصدیق کی ہے آپ پر بخوبی روشن ہے اگر اپنے ایمان کے مانند ایمان کی بشارت عنایت فرمائیں تو کامل بندہ نوازی ہوگی جب حضرت مہدیؑ نے یہ بات میاں نعمتؓ سے سنی تو فرمایا کہ رسولؐ و مہدیؑ کا ایمان دوسرے کے لئے روا نہیں ہے یہ فرما کر حضرت مہدیؑ وہاں سے روانہ ہوئے الغرض ایک روز فرہ کے راستے میں عصر اور مغرب کے درمیان حضرت مہدیؑ بیانِ قرآن فرما رہے تھے جنّات وہیں قریب سے گذر رہے تھے جب انہوں نے بیانِ قرآن سنا تو ٹھیر گئے جب حضرتؑ بیان سے فارغ ہو کر اٹھے تو جنّات حضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرتؑ پر ایمان لا کر تلقین سے مشرف ہو کر گئے اور اکثر جنات کو حضرتؑ کی خبر پہنچائی اس کے بعد وہ جنات بھی حضرتؑ کے حضور میں آ کر ایمان لائے جیسا کہ رسول علیہ السلام پر ایمان لائے تھے، بلکہ تا حال جنات حضرت مہدیؑ کے گروہ میں بعض اوقات آ کر نماز پڑھتے ہیں اور اپنی تصدیق کا اظہار کرتے ہیں، اے بھائی جب حضرتؑ کی مہدیت پر جنات بھی ایمان لائے ہیں تو یہی کہنا لازم آتا ہے کہ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

(پانچواں باب حضرت مہدیِ موعودؑ کی رحلت کے بیان میں)

اس باب میں حضرت مہدیؑ کی رحلت کا اور حضرتؑ کی مہدیت کے ثبوت کے دلائل کا اور حضرتؑ کے مدّعا کا بیان ہے الغرض جب حضرت مہدیؑ فرہ میں پہنچے تمام شہر میں دھوم مچ گئی کہ مہدیِ موعودؑ آئے ہیں تمام علماء نے جمع ہو کر یہ اقرار کیا کہ ثبوت مہدیت طلب کرنے کیلئے جائیں، جب جمعہ کا دن ہوا اس کے بعد نماز جمعہ کے لئے حضرت مہدیؑ جامع مسجد آئے نماز [1] ظہر ادا کی، تمام علماء جو جمع تھے کہنے لگے کہ ہم بحث کرنے کیلئے ان کے پاس جانا چاہتے تھے جب یہ خود اس جگہ آئے ہیں تو نماز سے فارغ ہو کر ان سے بحث کریں گے، جب حضرت مہدیؑ نے نماز ظہر ادا کی تو اس کے بعد بلند آواز سے وتر کی

---

[1] اسی طرح کی ایک روایت منہاج التقویم میں بھی ہے چنانچہ حضرت عالم باللہ بندگی میاں عبدالملک سجاوندیؒ نے تحریر فرمایا ہے، حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ ہم جاتے ہیں جمعہ کی طرف (جامع مسجد کی طرف) اور چھوڑ دیتے ہیں جماعت تو (جماعت منکرین کو) اور نماز پڑھتے ہیں ظہر کی (اپنی جماعت کے ساتھ) تا کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ انہوں نے شعار اسلام کو چھوڑ دیا ہے اور ہمارے شہروں کے علماء نے شرائط جمعہ کے فوت ہونے کا دو سو سال پہلے سے فتویٰ دیدیا ہے یہ نقل میں نے میاں لاڑ شاہؓ سے سنی ہے۔

نیت کر کے آپؐ نے وتر ادا کیا، ایک بڑے عالم نے کہا کہ رسول علیہ السلام نے بھی جمعہ کے دن نماز [۲] ظہر کے بعد وتر ادا فرمایا تھا دوسرے جمعہ کے درمیان بروز دوشنبہ آنحضرتؐ کی رحلت واقع ہوئی بیشک یہ مہدیِ موعودؑ ہیں انہوں نے رسولؐ کی پیروی میں وتر ادا فرمایا ہے آئندہ جمعہ تک اس عالم سے سفر کریں گے، جب حضرت مہدیؑ نماز سے فارغ ہوئے تو تمام ملاّ حضرتؑ کی خدمت میں آئے ایک بڑے عالم نے پوچھا کہ حضرت کا تولد کونسے دن ہوا حضرتؑ نے فرمایا دوشنبہ کے دن، پھر اس نے پوچھا کہ آپ نے دعوئے مہدیت کس دن فرمایا تو جواب میں حضرتؑ نے فرمایا دوشنبہ کے دن پھر پوچھا کہ آپ کی وفات کس دن ہوگی، فرمایا دوشنبہ کے دن، اس کے بعد اس عالم نے کہا ایسا ہی حدیث میں آیا ہے کہ رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ میرا تولد دوشنبہ کے دن ہوا میں نے نبوت کا دعویٰ دوشنبہ کے دن کیا میری موت بھی دوشنبہ کے دن ہے پھر علماء نے حضرت مہدیؑ سے پوچھا کہ آپ دعوئے مہدیت فرما کر کتنے سال ہوئے فرمایا پانچ سال ہوئے اس کے بعد علماء نے کہا کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ دعوے کے بعد مہدیؑ کی حیات چالیس سال ہوگی اور ایک حدیث میں ہے کہ پانچ سال ہوگی یہی حدیث موافق ہے چنانچہ ارطاۃ روایت کرتے ہیں کہا انہوں نے مجھے نبیؐ سے یہ بات پہنچی ہے کہ مہدیؑ فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کی اولاد سے ہیں جو (دعویٰ کے بعد) پانچ سال زندہ رہیں گے پھر اپنے بستر پر وفات پائیں گے اس جمعہ کے روز وتر ادا کرنے کے بعد دوسرا جمعہ آپؐ پر نہیں آیا دوشنبہ کے دن آنحضرتؑ کی رحلت واقع ہوئی بہت سے لوگ اسی واقعہ پر ایمان لائے، جب حضرتؑ کی رحلت کا وقت قریب پہنچا اس وقت حضرتؑ کا سر مبارک میاں نعمتؓ کے سینے پر تھا حضرتؑ نے فرمایا تم کون ہو میاں نعمتؓ نے کہا بندہ نعمت ہے فرمایا اے نعمت خدائے تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ ہم نے تجھ کو تیری تمام اہل کے ساتھ بخشد یا اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اے اصحاب تمہارے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ہے فرمانِ خدا ہوتا ہے کہ اپنے مہاجروں سے کہدے میں نے آج کے دن تمہارے لئے دین کامل کیا تم پر اپنی نعمت پوری کی اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا، چونکہ رسولؐ نے بھی اپنے اخیر وقت پر اپنے اصحابؓ کے متعلق یہ آیت پڑھی تھی اے مہدیؑ تو بھی اس آیت کو اپنے اصحابؓ کے حق میں پڑھ نیز بوقتِ رحلت حضرت مہدیؑ نے یہ حدیث شریف بھی پڑھی کہ ہم انبیاءؑ کے گروہ سے ہیں نہ ہم کسی کے وارث ہیں اور نہ کوئی ہمارا وارث ہے اس بناء پر حضرتؑ کے بڑے فرزند میراں سید محمودؓ نے جو کچھ کپڑا اور تلواریں حضرت مہدیؑ کی تھیں وارثوں کو نہیں دیں تمام فقیروں میں تقسیم فرمادیا، جب حضرت واصل برحمت حق ہوئے تو فرح والے اور رچ والے جھگڑا کرنے لگے کیونکہ فرح والے حضرتؑ کو فرح میں رکھنا چاہتے تھے اور اہلِ رچ چاہتے تھے کہ رچ

---

[۲] اس روایت سے ظاہر ہے کہ بسبب علالت رسول اللہؐ نے اپنی عمر مبارک کے آخری جمعہ کے دن بجائے جمعہ کے نماز ظہر ادا فرما کر وتر ادا فرمایا ہے کیونکہ نماز جمعہ کے اور شرائط کے منجملہ ایک شرط تندرستی بھی ہے۔

میں رکھیں حضرت مہدیؑ کے صحابہ مہاجرینؓ نے دیکھا کہ آپس میں ان لوگوں کے درمیان خصومت واقع ہوگئی ہے تو انہوں نے کہا کہ ہم حضرتؑ کے جنازہ مبارک کولیکر چلتے ہیں جہاں حکم ہوگا وہاں رکھیں گے اس قرارداد پر حضرتؑ کا جنازہ اٹھا کر روانہ ہوئے رچ کی طرف چلنے لگے جب فرہ اور رچ کے درمیان سرحد کی جگہ پہنچے تو جنازہ ایسا بھاری ہوا کہ کوئی اٹھا نہ سکتا تھا معلوم ہوا کہ حضرت امامؑ کی خوشنودی اسی جگہ رکھنے میں ہے جب یہ معجزہ سب نے دیکھا تو فریقین نے بلا نفاق حضرتؑ کا جنازہ مبارک وہاں رکھا حضرتؑ کی ذاتِ حمیدہ صفات کے تابوت کواسی زمین کے سپرد کئے اور وہیں حضرتؑ کا روضۂ مبارک بنائے اس کے کچھ عرصہ بعد ایک بڑے خراسانی امیر نے آکر چاہا کہ روضۂ مبارک کو منہدم کرے لیکن جب روضۂ اقدس کے سرہانے پہنچا تو روضۂ مبارک کو دیکھتے ہیں حضرت مہدیؑ کی عظمت اس کے دل میں جاگزیں ہوئی اور وہ ایسا بیخود ہوا کہ اپنے ہوش میں نہ رہا اسی وجدوسرور کے عالم میں اس نے یہ رباعی کہی۔

رباعی

اے مہدی آخرزماںؑ آپ باطنِ محمدؐ بن کر آئے
بارک اللہ مرحبا آپ احمد مرسلؐ کا سراپا بنکر آئے
مہر ولایت کا شاندار نقش آپ کی پشتِ مبارک پر ہے
اے بحرِ حقیقت کے شناور آپ احمد بے میم بن کر آئے

یہ کہا اور زمین پر گر پڑا اسی حالت بیہوشی میں دوتین روز رہ کر اس نے اپنی جان حق کے سپرد کی نقل کرتے ہیں کہ اس امیر کو حضرتؑ کے پائنتی دفن کئے ، دیگر یہ کہ حضرت مہدیؑ نے اپنی رحلت کے قریب میں فرمایا کہ فرمان ہوتا ہے کہ یہ آیت تیرے گروہ کے حق میں ہے بیشک جو لوگ ایمان لائے اور جو ہجرت کئے اور نکالے گئے اپنے گھروں سے اور ستائے گئے میری راہ میں اور قتل کئے گئے ،اس کے بعد اس آیت کا بیان حضرتؑ نے اس طرح فرمایا کہ جو لوگ ایمان لائے اور جو ہجرت کئے پورا ہوا اپنے گھروں سے نکالے گئے پورا ہوا اور میری راہ میں ستائے گئے پورا ہوا اور قتل کئے اور قتل کئے گئے باقی ہے اللہ جس طرح چاہے گا ہوگا ،حضرت امیر سید خوندمیرؓ کو دکھلا کر فرمایا کہ جس وقت خدائے تعالیٰ چاہے گا یہ کام ہوگا اور جو کچھ حضرت امیر سید خوندمیرؓ کے متعلق حضرت مہدی موعودؑ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا اس کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت پیرانِ پیر سلطان نصیر امیر سید خوندمیرؓ ملک گجرات کے موضع کھانبیل میں تھے مظفر بادشاہ نے اپنے وزیر عین الملک کو اٹھارہ ہزار سواروں کے ساتھ ان پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا جب بادشاہ کا لشکر قریب پہنچا تو لوگوں نے آکر کہا کہ آپ پر حملہ کرنے کے لئے بادشاہ

کالشکرآتا ہے بہتر یہ ہے کہ آپ اس جگہ سے کسی اور طرف چلے جائیں حضرت امیرؒ نے فرمایا میرے حق میں حضرت مہدیؑ نے قاتلوا و قتلوا (مارے اور مارے گئے) کی آیت پڑھی ہے اگر آج سات مظفر مجھ سے جنگ کرنے کیلئے آئیں تو میرانجیؑ کے صدقہ سے شکست دوں گا، یہ خبر عین الملک کو پہنچی اس نے کہا یہ ممکن نہیں ہے کہ اتنی سی جماعت کے ساتھ یہ ہم کو شکست دے سکیں، جب عین الملک فوج آراستہ کر کے جنگ کے لئے آیا تو میاں سید خوندمیرؒ کے ہمراہ جملہ سوا سو سوار اور پیادے تھے بتاریخ ۱۲/ ماہ شوال ۹۳۰ھ جنگ ہوئی میاں سید خوندمیرؒ عین الملک پر فتح پائے عین الملک شکست کھا کر بھاگا، جب میاں سید خوندمیرؒ کی بات پوری ہونا عین الملک کو بہ تحقیق معلوم ہوگیا، تو اس نے کہا اگر پھر ہم جنگ کریں تو انہی کے قول سے ہماری فتح ہوگی اس بناء پر بتاریخ ۱۴/ شوال پھر جنگ کی تیاری کر کے میاں سید خوندمیرؒ پر حملہ آور ہوا حضرت امیرؒ اپنے سب ہمراہیوں کے ساتھ شہید ہوئے حضرت امام الاولین والآخرین مہدیِ موعودؑ کی وفات پر جب بیس سال گذرے تو یہ واقعہ ہوا ایسا ہی حدیث میں آیا ہے چنانچہ ارطاۃ روایت کرتے ہیں کہا انہوں نے نبیؑ سے یہ روایت مجھے پہنچی ہے کہ مہدیؑ فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کی اولاد سے ہوں گے پانچ سال (دعویٰ کے بعد) ان کی زندگی ہوگی پھر وہ اپنے بستر پر وفات پائیں گے پھر ایک شخص فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کی اولاد سے نکلے گا جو مہدیؑ کی سیرت پر ہوگا (بعد مہدیؑ) بیس سال زندہ رہے گا پھر ہتیار سے لڑکر شہید ہوگا، یہ حدیث رسالہٗ برہان مہدی کے باب دوم میں مذکور ہے جس کو مولف نے ترمذی کے حوالہ سے لکھا ہے اے بھائی اس حدیث کے مضمون سے حضرت مہدیؑ کی رحلت اور میاں سید خوندمیرؒ کے قتال کی کیفیت صاف ثابت ہوئی ہے پس یہی کہنا پڑتا ہے کہ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ نیز ان کے حق میں رسول علیہ السلام نے فرمایا ہے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا مجھے اللہ سے یہ اطلاع ملی ہے کہ اس اُمت میں دو مہدی ہیں پہلا مہدی فقط اللہ کی طرف بلانے والا ہوگا اور دوسرا امیر اور غازی ہوگا جس کے ساتھ بڑا لشکر رہے گا، اے عزیز جب رسولؐ کے بیان سے اس صفت کے مہدیؑ ظاہر ہوئے ہیں تو یہی کہنا پڑتا ہے پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے اور حضرت مہدیؑ نے رحلت کے وقت یہ آیت بھی پڑھی کہدے یہ میرا راستہ ہے میں اللہ کی طرف بصیرت پر بلاتا ہوں اور وہ جو میرا تابع ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا حق تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے کہ رسولؐ کے تابع سے مراد تابعِ تام تو ہی ہے، دیکھ اے بھائی شروع سے آخر تک حضرت مہدیؑ کی دعوت اور کوشش خدائے تعالیٰ کے دیدار کے سوائے اور کسی چیز کے لئے نہ تھی چنانچہ حضرت مہدیؑ سے منقول ہے آپؑ نے فرمایا مومن اس کو کہتے ہیں جو حق تعالیٰ کو دیکھنے والا ہو چشم سر سے یا چشم دل سے اور اگر اس درجہ پر نہ پہنچا ہو تو طالبِ صادق رہے اے بھائی جب اس دعوت خاص میں اس آیت کے رو سے حضرت مہدیؑ کی ذات حضرت رسولؐ کے موافق ہوئی ہے تو یہی کہنا لازم آتا ہے کہ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ جب حضرت نبیؑ معراج میں

گئے حق تعالیٰ نے معانیِ قرآن اور احکامِ ولایت کی تعلیم دی اس کے بعد جب جبرئیلؑ آیات بطریق وحی لاتے تھے تو جبرئیل پوری آیت پڑھنے تک حضرتؐ اس آیت کے اگلے مضمون کو دہراتے اور معانیِ قرآن بیان فرماتے تھے اس کے بعد حق تعالیٰ نے منع فرمایا اور یہ آیت بھیجی پس جب قرآن پڑھا جائے تو اس کی پڑھائی کی پیروی کر پھر بتحقیق ہمارے ذمہ ہے اس کا بیان حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے کہ **ثم ان علینا بیانهٔ** (پھر بتحقیق ہمارے ذمہ ہے اس کا بیان) تیرے حق میں ہے۔ دیکھ اے بھائی نبوتِ محمدیؐ کے ظہور کے زمانے میں حق تعالیٰ نے جو کچھ مخفی رکھا تھا ولایتِ محمدیؐ کے ظہور کے زمانے میں مہدیؑ کی زبانی اس کو آشکارا کیا ہے جاننا چاہیئے کہ ظہورِ نبوت کے زمانے میں جو شخص زبان سے کلمہ کہتا تھا اور دِل سے تصدیق کرتا تھا اور احکام شریعت بجالاتا اور کافروں سے جنگ کرنے میں ہمراہ رہتا تھا اس کو مومنِ کامل کہتے تھے اور ظہورِ ولایت میں حضرت مہدیؑ مومنِ کامل اس کو فرماتے ہیں جو احکام نبوت کی تعمیل کے ساتھ آٹھ پہر حق تعالیٰ کی یاد میں رہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے لحاظ سے جو لوگ یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے بیٹھے اور لیٹے۔ اور نبوت میں مومنِ ناقص اس کو کہتے ہیں کہ زبان سے کلمہ کہتا ہے اور اعمالِ شریعت میں نقصان رکھتا ہے اور ظہورِ ولایت کے زمانے میں مومنِ ناقص اس کو کہتے ہیں کہ احکام نبوت کی تعمیل کے ساتھ پانچ پہر حق تعالیٰ کی یاد میں رہے اس آیت کے حکم سے جو مرد یاد کرنے والے ہیں اللہ کو بہت اور جو عورتیں یاد کرنے والی ہیں (اللہ کو بہت) اللہ نے تیار رکھی ہے ان کے لئے بخشش اور اجرِ عظیم۔ اور حضرت مہدیؑ نے ذکر کثیر کی یہ ترتیب فرمائی ہے کہ اوّل صبح سے دیڑھ پہر تک اور ظہر کے بعد سے عشاء کے وقت تک حق تعالیٰ کی یاد میں رہے اور نبوت میں منافق اس کو کہتے ہیں کہ جس وقت اس پر کوئی بلا آئے یا خوف طاری ہو اس وقت (شریعت کی) اتباع نہ کرے محض زبان سے اللہ اور رسولؐ کی تعریف کرے اور عمل میں اخلاص نہ دکھلائے اور ظہورِ ولایت کے زمانے میں منافق اس کو کہتے ہیں کہ احکام نبوت کے ساتھ تین پہر حق تعالیٰ کی یاد میں رہے اس آیت کے حکم سے کہ بیشک جو لوگ منافق ہیں نہیں یاد کرتے ہیں اللہ کو مگر تھوڑا۔ اور نبوت میں مشرک اس کو کہتے ہیں جیسا کہ حق تعالیٰ سے ڈرتا ہے ویسا ہی بتوں سے بھی ڈرے اور جیسا کہ حق کے ساتھ دوستی رکھتا ہے ویسا ہی بتوں کو بھی دوست رکھے اور ولایت میں مشرک اس کو کہتے ہیں کہ احکامِ نبوت کے ساتھ چار پہر حق تعالیٰ کی یاد میں رہے (اور چار پہر غیر حق کے ساتھ مشغول رہے اس آیت کے حکم سے اور لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو غیر اللہ کو اللہ کے شریک ٹھیراتے ہیں ان سے دوستی رکھتے ہیں اللہ سے دوستی رکھنے کی طرح اور جو لوگ ایمان لائے سخت ہیں اللہ کی محبت میں۔ اور حضرت مہدیؑ نے فرمایا ہے کہ **الایمان ھو اللّٰہ** (ایمان اللہ کی ذات ہے) جو شخص حق تعالیٰ کو چشم سر سے یا چشم دل سے یا خواب میں نہ دیکھے گا مومن نہ ہوگا، اس آیت کے حکم سے کہ جو اس (دنیا) میں اندھا ہے وہ آخرت میں اندھا ہے اور زیادہ گمراہ ہے، اور یہ آیت حضرت مہدیؑ نے پڑھی رحمٰن نے قرآن کی تعلیم دی انسان

کو پیدا کیا اوراس کو بیان سکھلایا اس آیت کا معنی اس طرح فرمایا کہ **علّم القرآن** (قرآن کی تعلیم دی) سے مراد یہ ہے کہ اللہ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوقرآن کی تعلیم دی اور **علّمه البیان** (اس کو بیان سکھلایا) سے مراد یہ ہے کہ اللہ نے محمد مہدیؑ کو بیان سکھلایا۔ اے بھائی ولایت کے احکام جوظہورِ نبوت کے زمانے میں پوشیدہ رکھے گئے تھے جب وہ احکام حضرت مہدیؑ کی زبان سے بیان کرائے گئے تو یہی کہنا پڑتا ہے کہ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ دیگر یہ کہ ایک وقت رسول اللہ ﷺ اپنے اصحابؓ کے ساتھ ولایت کے لوازم بیان فرمارہے تھے جیسے کہ توکل تسلیم خلق سے بے نیازی گوشہ نشینی اور ذکر خفی اور ایک دوسرے کے ساتھ تواضع اور خلق کی ملامت سے نہ ڈرنا اکثر اصحابؓ کو یہ بیان بارِ خاطر ہوا بجز تھوڑوں کے تو اس وقت حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی ایمان والو! جوتم میں اپنے دین سے پھر جائے گا تو اللہ ایسے لوگ موجود کردیگا جن کو وہ دوست رکھتا ہوگا اور وہ اللہ کو دوست رکھتے ہوں گے۔ نرم دل ہونگے مومنوں کے ساتھ اور سخت دل ہونگے کافروں کے ساتھ، اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے، حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے کہ یہ آیت تیرے گروہ کے حق میں ہے۔ اے بھائی دیکھ جب یہ صفات جو بیان کئے گئے ہیں گروہِ مہدیؑ میں پائے جاتے ہیں اور حضرتؑ کے گروہ کے سوائے کسی کو میسر نہیں ہیں تو یہی کہنا پڑتا ہے تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ نیز حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے کہ یہ آیت بھی تیرے گروہ کے حق میں ہے پھر ہم نے وارث کیا کتاب (قرآن) کا ان لوگوں کو جن کو ہم نے برگزیدہ کیا اپنے بندوں میں سے پس بعض ان میں اپنی ذات پر ظلم کرنے والے ہیں بعض میانہ رو ہیں اور بعض ان میں بھلائیوں میں سبقت لیجانے والے ہیں یعنے جو پورے فنا ہوئے ہیں اور مقتصد (میانہ رو) یعنے آدھے فنا ہوئے ہیں اور ظالم لنفسہٖ (اپنی ذات پر ظلم کرنے والے) یعنی تھوڑے فنا ہوئے ہیں پس جو کوئی ان تینوں صفتوں سے خارج ہے وہ میرے گروہ میں نہیں ہے اس کے بعد آپؑ نے فرمایا کہ میری تصدیق کی نشانی یہ ہے کہ نامرد مرد ہوتا ہے یعنے طالبِ دنیا طالب ذات حق تعالیٰ ہوتا ہے بخیل سخی ہوتا ہے یعنے خدا کی راہ میں جو ایک دینار نہیں دے سکتا وہ اپنی جان حق تعالیٰ کی راہ میں تسلیم کرتا ہے اور امّی عالم ہوتا ہے یعنے جو شخص ایک حرف نہ جانتا ہو معانیِ قرآن بیان کرتا ہے، ان چند آیتوں کی طرح آنحضرتؐ نے اُنیس آیتیں اپنے اور اپنے گروہ کے حق میں پڑھی ہیں حضرت کے بیان کے مطابق یہ تمام آیتیں آنحضرتؐ اور آنحضرتؐ کے گروہ کے موافق ہم دیکھ رہے ہیں لیکن عبارت دراز ہونے کے خیال سے یہاں ہم نے بیان نہیں کیا اے بھائی جب ان آیتوں اور نشانیوں سے مہدیؑ اور مہدویوں کا وجود ثابت ہورہا ہے تو یہی کہنا پڑتا ہے پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے دیگر یہ کہ ولایت کے احکام جو حضرت مہدیؑ نے اپنے گروہ کو حکم فرمائے ہیں اور جن پر آپؑ کا گروہ عمل پیرا ہے جیسے چشم سر سے حق تعالیٰ کو دیکھنا ذکر خفی میں مشغول رہنا خدا پر بھروسہ کرنا تسلیم (اپنے

آپ کو خدا کے حوالہ کر دینا) اور خلق سے بے نیاز رہنا ان افعال پر علماء طعن کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ممکن نہیں ہے کہ فانی آنکھوں سے حق تعالیٰ کو دیکھیں اور یہ آیت دلیل میں لاتے ہیں کہ **لاتدرکہٗ الابصار وھویدرک الابصار** اوراس کے معنی اس طرح کرتے ہیں کہ کوئی آنکھ خدا کو نہیں دیکھتی اور خدائے تعالیٰ بندوں کی آنکھوں کو دیکھتا ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ کوئی آنکھ خدا کو نہیں دیکھتی مگر وہ آنکھیں دیکھتی ہیں جن کو خدائے تعالیٰ ادراک (دیکھنے کی طاقت) دیتا ہے پس جان اے عزیز جب حضرت مہدیؑ اور آپؑ کے اصحابؓ اس قبیلہ سے ہیں جو حق تعالیٰ کے دیدار اور معرفت ومحبت کا بیان کرنے والے ہیں تو لازمی ہے کہ علماء زمانہ (جو دنیا پرست ہیں) ان کو گمراہی کی طرف منسوب کریں اور اپنی جہالت سے ان کے ساتھ عداوت رکھیں جیسا کہ کہا جاتا ہے آدمی جس کو جانتا نہیں اس کا دشمن ہوتا ہے، جو شخص جہالت میں پڑا ہے اگر دیدار سے انکار کرے تو کوئی تعجب نہیں ہے کیونکہ بشر کا علم خدا کی راہ کا پردہ بنتا ہے چنانچہ نبیؐ نے فرمایا ہے اللہ اور بندے کے درمیان علم بھی بڑا پردہ ہے اور یہ پردہ دور نہیں ہوتا جب تک کہ قید بشریت سے بالکلیہ باہر نہو چنانچہ کسی عارف نے کہا ہے۔

(ترجمہ ابیات)

تو کہتا ہے کہ میں علم و عقل سے خدا کو پاؤں گا
تو نادیدہ (ناواقف) ہے تجھ سے کیا کہوں
وصال خدا کے دم کی گنجائش جہاں ہو
علم و عقل دونو وہاں حجاب اعظم ہیں
ایسا علم طلب کر جو تیرے ساتھ رہے
ایسا دم طلب کر جو تجھ کو تجھ سے رہائی دے
جب تک تو علم فریضہ نہ پڑھے گا
بتحقیق تو صفات حق تعالیٰ نہ جانے گا

یعنے آدمی جب تک کہ قید بشریت سے باہر نہ آئے اور آزاد نہ ہو اللہ کے اخلاق حاصل نہ کرے اللہ کی معرفت کے لائق نہیں ہوتا چنانچہ کسی عارف نے کہا ہے۔

(ترجمہ ابیات)

کوئی شخص خود ہو کر اس کو پہچان نہیں سکتا
اس کی ذات کا علم اُسی کی توجہ سے ہو سکتا ہے
تو نفس عقل اور حواس کے تقاضوں کو ساتھ لیکر
خدا شناسی کا مقام کس طرح حاصل کرے گا

پس ان عارفوں کے اقوال سے معلوم ہوا کہ جو شخص خدا کے دیدار اور خدا کی معرفت کو طلب کرے تو اس کو چاہیئے کہ خودی سے باہر آئے اور مرنے سے پہلے مرد کا رتبہ حاصل کرے چنانچہ نبیؐ نے فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی مرنے تک اپنے رب کو نہیں دیکھے گا، اور اجماع مشائخین کا قول جو کتاب تعریف میں لایا ہے کہ اللہ دنیا میں نہیں دیکھا جاتا اور کوئی مخلوق اس کو نہیں دیکھتی اس قول کو بعض نادان لوگ دیدار کے خلاف میں دلیل ٹھیراتے ہیں اور نہیں جانتے کہ یہ قول طالبانِ حق کی تنبیہ اور ترغیب کے لئے ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص خدا کو طلب کرے اور خدا کے دیدار کا طالب ہو تو اس کو چاہیئے کہ دنیا اور اہلِ دنیا سے ہٹ جائے بشریت کی صفت سے نکل جائے اور فنا کا مرتبہ حاصل کرے، کہتے ہیں کہ ایک شخص مصطفےٰ ﷺ کے حضور میں آیا اور سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ دنیا کیا ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا دنیا تیرا نفس ہے جب تو نفس کو فنا کردے گا پس تیرے لئے دنیا نہیں جو شخص کہ اپنی خودی کو فنا کردے گا تو اس کے لئے نہ دنیا رہتی ہے اور نہ اہلِ دنیا اور جب یہ حجاب (دنیا اور اہلِ دنیا) اٹھا دیئے جائیں تو پھر دوسری کوئی چیز دیدارِ خدا کی مانع نہیں چنانچہ خدائے پاک و برتر نے فرمایا ہے کہ تو جس کو امید ہو اپنے پروردگار کے دیدار کی تو چاہیئے کہ عمل صالح کرے (ترک دنیا کرے) اور نہ شریک کرے اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو جان اے عزیز کہ فنا اور عمل صالح کی کیفیت سے بعضے لوگ بے خبر ہیں اور اپنی بے خبری کی وجہ سے ان اقوال کو جو رفع حجاب کیلئے آئے ہیں دیدار خدا کی نفی پر دلیل ٹھیراتے ہیں اور نہیں جانتے کہ یہ محض خطا ہے کیونکہ اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ دنیا میں خدا کا دیدار جائز نہیں ہے اور آخرت میں جائز ہے تو وہ شخص خدائے تعالیٰ کو عاجز ٹھیراتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ پر کسی چیز کا اطلاق کسی وقت میں جائز ہوتا ہے تو وہ تمام اوقات میں جائز ہوتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کوئی وصف حادث نہیں ہے اور تمام علماء اہلِ دین اور مشائخین صاحبانِ یقین دنیا میں خدا کے دیدار کے جائز ہونے پر متفق ہیں اور اہلِ سنت والجماعت میں سے کوئی ایک بھی دنیا میں جوازِ رویت میں اختلاف نہیں کیا ہے بعض لوگوں کو وقوع میں اختلاف ہے اور ان میں سے اکثر مصطفےٰ ﷺ کو شب معراج میں دیدار ہونے کی گواہی دیتے ہیں چنانچہ حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم محمد ﷺ نے اپنے رب کو اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا اور نیز صاحب محسنی نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ کیا تم کو اس

بت پر تعجب ہے کہ خُلّت (دوستی) ابراہیمؑ کے لئے ہواور کلام موسیٰؑ کے لئے اور دیدار محمدﷺ کیلئے ہے اور تفسیر رحمانی میں آیت ہذا **ولقد رأهُ** الخ (اور بیشک دیکھا محمدؐ نے خدا کو) کے بیان میں لایا ہے کہ یعنے دیکھا اپنے رب کو جس وقت کہ فرشتہ نازل ہوا اس کے نزول اول کے سوائے۔اور تفسیر دیلمی میں آیت ہذا **ماکذب الفواد** الخ (نہیں جھوٹ ملایا پیغمبرؐ کے دل نے اس معاملہ میں جو دیکھا) کے بیان میں لایا ہے کہ یعنے نہیں جھٹلایا دل نے اور نہ انکار کیا اور نہ شک کیا اس میں جس کو دیکھا محمدؐ نے اور مشاہدہ کیا بصر سے اپنے رب کا روبرو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پس کیا شک کرتے ہو تم اس پر جو دیکھتا ہے محمدؐ اپنے رب کی ذات وصفات کو پس نہ شک کرو تم اس میں یہ رویت نبیؐ کی ہے کہ اپنے رب کو سر کی آنکھوں سے دیکھا روبرو کا دیکھنا اور دیکھا اللہ کو دوسری مرتبہ اور خود مصطفیٰ علیہ السلام بھی گواہی دیتے ہیں جہاں کہ آپؐ نے فرمایا کہ میں نے شب معراج میں اپنے رب کو اچھی صورت میں دیکھا اور دوسری جگہ آنحضرتؐ نے ابوذرؓ سے فرمایا جبکہ انہوں نے پوچھا کہ کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں اس کو دیکھتا ہوں اور صحابہؓ کے اقوال بھی رویت کی گواہی دیتے ہیں چنانچہ حضرت عمرؓ سے منقول ہے فرمایا میں نے نہیں دیکھا کسی چیز کو مگر اس حال میں کہ دیکھا میں نے اللہ کو اس میں،اور علیؓ بھی فرماتے ہیں،خدا کی قسم نہیں عبادت کی میں نے اپنے رب کی جب تک کہ نہیں دیکھا میں نے اس کو اور عبداللہ ابن عمرؓ کا ایک قصہ تفسیر زاہدی میں بیان کیا گیا ہے کہ عبداللہؓ طواف گاہ میں ٹھیرے ہوئے تھے اور عثمانؓ ان پر سے گذرے اور سلام کیا عبداللہؓ نے جواب نہیں دیا عثمانؓ گئے اور عمرؓ کے سامنے شکایت کی اور کہا کہ آپ کے فرزند عبداللہ کو میں نے سلام کیا انہوں نے جواب نہیں دیا عمرؓ نے اپنے فرزند پر عتاب کیا اور کہا کہ اے لڑکے تو نے عثمانؓ کا فضل نہ جانا اور ان کے سلام کا جواب نہیں دیا عبداللہؓ نے عذر خواہی کی اور کہا کہ ہم اس وقت خدا کو دیکھ رہے تھے اور ہم باہم ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے میں خدا کو دیکھتا تھا اور خدا مجھ کو دیکھ رہا تھا میں اس وقت اپنی خودی سے اور ان کے سلام سے بے خبر تھا اس سبب سے ان کو جواب نہ دے سکا اور اکثر قرآن کی آیتیں بھی اسی معنی پر دلالت کرتی ہیں اور اسی کے موافق ہیں چنانچہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہے کہ پھر جب تجلی کی اس کے پروردگار نے پہاڑ پر کردیا اس کو ریزہ ریزہ اور گر پڑا موسیٰ بیہوش اور یہ آیت اللہ تعالیٰ کے دیدار کے بارے میں نص ہے اور انہی وجوہ سے دیدار کے منکروں کی جہالت ظاہر ہوجاتی ہے۔امام زاہد نے اپنی تفسیر میں لایا ہے کہ بعض علماء کا کہنا یہ ہے کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کا دیدار محالات سے ہے جائزات سے نہیں ہے ان کا یہ کہنا خطا ہے اس لئے کہ موسیٰؑ نے دنیا میں دیدار کا سوال کیا اگر دنیا میں دیدار ہونا محالات سے ہوتا تو (یہ ماننا پڑے گا کہ) موسیٰؑ نے کلیم اللہ حبیب اللہ اور عبداللہ ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ سے امر محالات کا سوال کیا اور ہم موسیٰؑ کے متعلق ایسا گمانی نہیں کرتے اور نہ ہم کسی اور نبیؑ کے متعلق ایسی بدگمانی کرتے اور نہ ہم کسی اور نبیؑ کے متعلق ایسا گمان کرتے ہیں،اور بعض علماء نے **کل من علیها فان** (جو زمین پر ہے فنا

ہونے والا ہے) کی آیت سے استدلال کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ دار دنیا میں دیدار خدا جائز نہیں یہ بھی ان کی غلطی ہے کیونکہ موسیٰؑ کو اپنی موت کا یقین تھا اس کے باوجود موسیٰؑ نے دار دنیا میں دیدار کا سوال کیا تو پھر دنیا میں دیدار جائز ہوا اور صاحب تفسیر مدارک نے اپنی تفسیر میں لن ترانی کی آیت کے بیان میں لایا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ اے موسیٰؑ تم سوال کر کے فانی آنکھ سے مجھے ہرگز نہ دیکھو گے بلکہ ہمارے فضل وعطا سے تم اپنی چشم باقی سے ہم کو دیکھو گے ہماری دلیل بھی یہی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ میں ہرگز نہیں دیکھا جاوں گا اس سے البتہ جواز دیدار کی نفی ہو جاتی، اے عزیز جان کہ جب علماء اور مشائخین بھی دیدار کے جائز ہونے کی گواہی دے رہے ہیں اور آنحضرتؐ کے بعض صحابہؓ بھی آنحضرتؐ سے دیدار کے جواز کی روایت کررہے ہیں پس جو شخص کہ دیدار سے انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ دنیا میں ہرگز دیدار جائز نہیں تو اس کا حال کیا ہوگا اور اس کا نام کیا رکھیں گے اور کس زمرہ میں اس کا شمار کریں گے بالضرور اس کا شمار اس زمرہ میں ہوگا جن کے احوال کی خبر خدائے تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں دی ہے چنانچہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا کہ وہ لوگ نقصان میں رہے جنھوں نے جھوٹ جانا اللہ کے دیدار کو یہاں تک کہ جب ایک دم ان پر قیامت آپہنچے گی تو چلاّ اُٹھیں گے کہ ہائے افسوس ہماری اس کوتاہی پر جو ہم نے قیامت کے بارے میں کی ہے اس کے علاوہ قرآن میں اور دوسری بہت سی آیتیں ہیں جو منکران دیدار کو دھمکی دینے پر گواہی دے رہی ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عنقریب ہم ان کے اپنے درمیان میں بھی یہاں تک کہ ان پر کُھل جائے کہ یہ برحق ہے کیا یہ کافی نہیں کہ تیرا پروردگار ہر چیز مطلع ہے آگاہ ہو کہ یہ لوگ شک میں پڑے ہوے ہیں اپنے پروردگار کے دیدار سے آگاہ ہو کہ بیشک اللہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے پس اے عزیز جان کہ جو شخص دنیا کو اپنا گھر اور اپنی پناہ کی جگہ بنایا ہو اور خدائے تعالیٰ کی یاد سے اور اس کی محبت ومعرفت سے منہ پھر لیا ہو اور اس کی معلومات کی انتہا اس درجہ پر پہنچی ہو کہ اس کے ہر قول وفعل کا مقصد صرف دنیا ہو تو ناچار ایسے ہی شخص کے حق میں (اپنے حبیب گو) خدا کا فرمان ہوتا ہے کہ پس تو اس سے منہ پھیر لے جو ہمارے ذکر سے منہ پھیر لیا اور نہ طلب کرے مگر دنیا کی زندگی میں تک ان کے علم کی رسائی ہے۔ اور نصاب الاخبار میں لایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ آدمیوں میں بڑا شریر آدمی کون ہے تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ عالم جب فساد کرنے لگے اور عالم کا فساد یہ ہے کہ علم کے ذریعہ سے مال ودولت اور مرتبہ اور منزلت کو حاصل کرے چنانچہ اللہ پاک فرماتا ہے کہ پھر آئے ان کے بعد ایسے خلف کہ وارث بنے کتاب کے لیتے ہیں اسباب اس دنیاے دوں کا اور کہتے ہیں کہ ہم کو معاف ہو جائے گا اور اگر ان کے سامنے آوے کوئی دنیوی چیز اس جیسی تو اس کو لے لیں۔ جن لوگوں کے حق میں خدا اور رسولِ خداؐ ایسی خبر دیتے ہیں ایسے شخص کو پیغمبروںؑ خدا کی کتاب اور مہدیؑ کے ساتھ کیا غرض باقی رہ جاتی ہے کیونکہ تمام پیغمبرؑ اور ان کے تمام تابعین اللہ کی توحید اور اللہ کی معرفت ومحبت کی باتیں کرتے ہیں اور دنیا سے ہٹاتے

ہیں اور خدا کی عبادت اور اطاعت کی ترغیب دیتے ہیں تو یہ باتیں ان لوگوں کی (طالبانِ دنیا کی) خواہش نفسانی کے خلاف ہوتی ہیں تو یہ لوگ بالضرور پیغمبروں اور ان کے تابعین کو جھوٹے کہتے ہیں اور ان کو قتل کرتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پس کیا جب کبھی لائے تمہارے پاس کوئی رسول وہ حکم کہ پسند نہ کرتے تھے تمہارے نفس تو تم تکبر کرنے لگے پھر ایک جماعت کو تم نے جھٹلایا اور ایک جماعت کو قتل کر ڈالتے تھے۔ اے عزیز چشم سر سے خدا کا دیدار اُس وقت تک حاصل نہیں ہوتا جب تک کہ تو خلق سے عزلت نہ کرے اور ہمیشہ کے لئے ذکر خفی کو اپنے آپ پر فرض نہ گردانے یعنی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کا ذکر۔ اور لقمۂ حلالِ طیب کو جب تک تو اپنی غذا نہ بنائے نیز جاننا چاہیئے کہ بعض علماء دیدار کی نفی کرتے ہیں اس آیت سے استدلال کرتے ہیں کہ جو زمین پر ہے فانی ہے اور باقی رہے گی تیرے رب کی ایک ذات جو بزرگی اور بخشائش والا ہے۔ اور معنی اس آیت کے یہ کرتے ہیں کہ جو کچھ زمین پر ہے فانی ہے اور تیرے پروردگار کی ذات باقی ہے اور علماء باللہ کہتے ہیں اس آیت میں طالبانِ ذاتِ خدا کیلئے (فنا فی اللہ بقا باللہ کی) ترغیب دیگئی ہے وہ آیت کا معنی اس طرح کرتے ہیں کہ تمام اشخاص جو زمین پر ہیں فانی ہیں اور تیرے پروردگار کی ذات باقی ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کی تلوار سے خود کو کامل طور پر فنا کرتا ہے اور اپنی نفی کر کے اِلَّا اللّٰه کا معنی اپنے اعضاء میں ثابت کرتا ہے وہ ذات اللہ کو بلا حجاب دیکھتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ ذکر دوام کے بارے میں فرمایا ہے پس یاد کرو تم اللہ کو کھڑے بیٹھے اور لیٹے ہوئے یعنے ہمیشہ قائم رہو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں، اور فرض ادا نہیں ہوتا جب تک کہ سانس کی حفاظت نہ کرے اور سانس ناک سے مقید نہیں بلکہ اس کو تمام اعضاء میں دخل ہے اسی وجہ سے تمام سالکان راہ حق اور طالبانِ ذات مطلق نے ذکر خفی کو تمام اذکار سے بہتر جانا ہے کیونکہ ذکر خفی اور پاس انفاس کے بغیر ذاکر کا وجود ریا کاری اور خود بینی کی گندگی سے پاک نہیں ہوتا اور ذکر دوام حاصل نہیں ہوتا کیونکہ اگر اللہ کے ذکر کو زبان سے کرے گا تو کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ذاکر باتوں میں کھانے اور سونے میں مشغول ہوتا ہے اور جب کسی چیز میں مشغول ہوتا ہے اور اللہ کے ذکر سے باز رہتا ہے تو اس کا شمار غافلوں میں ہوتا ہے اور غفلت کی صفت مومن کے لائق نہیں بلکہ غفلت ان لوگوں کی صفت ہے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں خبر دی ہے کہ اور ہم نے پیدا کئے ہیں دوزخ کیلئے بہترے جن اور انسان ان کے دل ہیں کہ ان سے سمجھتے نہیں اور ان کی آنکھیں ہیں کہ ان سے دیکھتے نہیں اور ان کے کان ہیں کہ ان سے سنتے نہیں وہ لوگ چوپایوں کے مانند ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ یہی لوگ غافل ہیں۔ اور امام زاہد نے اپنی تفسیر میں لایا ہے کہ اللہ کا ذکر فرض دوام ہے کہ کسی وقت اور کسی حال میں بھی ذمہ سے ساقط نہیں ہوتا کیونکہ کسی شرط سے مشروط نہیں ہے اور دوسرے فرائض مشروط ہیں پس اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کا ذکر تمام فرائض میں اہم ترین مقصود ہے چنانچہ خدائے پاک و برتر نے فرمایا کہ اور قائم رکھو نماز کو بیشک نماز روکتی ہے بےحیائی کے کام اور بری بات سے اور اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے۔

بلکہ تمام حرکات وسکنات میں حاضر الوقت (وقت سے خبردار) رہنا چاہیئے تا کہ بیکاری میں نہ گذرے بلکہ سانس سے واقف رہنا چاہیئے تا کہ غفلت میں نہ نکلے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو سانس اللہ کے ذکر کے بغیر نکلتی ہے وہ مردہ ہے حضرت رسالت پناہ ﷺ نے بھی اسی سانس کی طرف اشارہ فرمایا ہے کیونکہ سانس کی نگہبانی کے بغیر ذکر دوام حاصل نہیں ہوتا، اور مردگی کی صفت سے آدمی الگ نہیں ہوسکتا اور دل سے غفلت نہیں جاتی۔

بیت

اگر تو مردِ عارف ہے تو سانس کی نگرانی کر
دو جہاں کی بادشاہت تیری ایک سانس کی ملک ہو سکتی ہے

دیگر قطعہ

عمر کی ہر ایک سانس جو گذر رہی ہے وہ ایک موتی ہے
کہ اُس کی قیمت دونو جہان کا محصول ہے
تو اس خزانے کو مفت میں برباد کردینے کو پسند مت کر
اگر ایسا کریگا تو پھر تو خاک میں خالی ہاتھ اور بے سر و سامان جائیگا

جان اے عزیز کہ ذکر دوام کے بغیر نفس کا تزکیہ تجرید اور تفرید حاصل نہیں ہوتی اور دل سے پراگندگی دور نہیں ہوتی اور اطمینانِ قلب حاصل نہیں ہوتا، شیطانی وسوسوں نفسانی خواہشات مرادات اور مطلوبات سے انسان باہر نہیں آتا پس چاہیئے کہ اللہ کی یاد میں ایسی ہمیشگی اختیار کرے کہ اوقات میں سے کسی وقت اور حالات میں سے کسی حال اللہ کے ذکر سے خالی نہ رہے آنے، جانے، کھانے، سونے، سننے اور کہنے کسی حال میں بھی، اور کسی حال میں بھی رسول اللہ ﷺ کے فرمان ہذا (جو سانس اللہ کے ذکر کے بغیر نکلتی ہے مردہ ہے) میں حکمت یہ ہے کہ سانس کیلئے دل اور تمام اعضاء میں دخل ہے اور جب سانس اللہ کے ذکر کے ساتھ تمام اعضاء میں سرایت کرتی ہے اور ذکر کے فیض سے زندگی کا اثر تمام اعضاء میں پیدا ہوتا ہے تو ایمان کے درخت کو ذاکر کے دل میں اگاتی ہے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ایمان کو ایسا ہی اگاتا ہے جیسا کہ پانی ترکاری کو اگاتا ہے۔ جان اے عزیز کہ اللہ کے ذکر کے سوائے دل کو اطمینان نصیب نہیں ہوتا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے اور آرام پاتے ہیں اُن کے (مومنوں کے) دل اللہ کے ذکر سے سُن رکھو کہ اللہ کے ذکر سے آرام پاتے ہیں دل جاننا چاہیئے کہ مومنان خاص کے ایمان کی شرط توکل (اللہ پر بھروسہ کرنا) ہے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے اور اللہ ہی پر بھروسہ رکھو اگر تم

میں ایمان ہے نیز فرماتا ہے اور جو بھروسہ رکھے اللہ پر تو اللہ اس کو کافی ہے۔اے عزیز حق تعالیٰ نے توکل اور تسلیم کے بارے میں اس طرح فرمایا ہے اور بعض علماء متوکلینِ خاص پر طعن کرکے کہتے ہیں کہ کسبِ معاش کرنا اور اہل وعیال کو روٹی دینا فرض ہے اور متوکلین اس بات سے انکار کرتے ہیں۔ جان اے عزیز کہ علماء جن کا علم ناقص ہے قرآن میں غور نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو کیا تعلیم دی ہے اللہ پاک فرماتا ہے اور حکم کر اپنے گھر والوں کو نماز کا اور خود بھی اس پر قائم رہ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے ہم خود تجھے روزی دیتے ہیں اور انجام بخیر پرہیز گاری کا ہے اور اسی سبب سے رسول علیہ السلام نے اپنی پیروی کرنے والوں کو اس طرح فرمایا کہ تم رزّاق کے طالب بنو رزق مت طلب کرو کیونکہ رزق خود تمہارا طالب ہے اور رزاق تمہارا مطلوب ہے یہ بھی آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تم اللہ پر توکل کروگے جیسا کہ توکل کا حق ہے تو تمہیں رزق اس طرح دے گا جس طرح پرند کو رزق دیتا ہے، جان اے عزیز جب حق تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو ایسے احکام کی تعلیم دی ہے تو پھر مہدیؑ کو بھی جائز ہے کہ اللہ کے حکم سے ان احکام میں آنحضرتؐ کی اتباع کرے اور اپنی پیروی کرنے والوں کو ویسا ہی حکم فرمایئے کیونکہ مہدیؑ تابع تامِ رسول اللہ ﷺ ہے۔ نیز مہدیؑ کی ایک علامت یہ ہے کہ نبیؐ کے بعد مذہب میں جو اختلافات ہوئے ہوں ان کو بھی دفع اور منقطع کرے اور خاص کر نبیؐ کی اتباع کے کاموں کو ظاہر کرکے ان پر عمل جاری کرے۔اس زمانے کے علماء اپنے نقصانِ علم کے سبب سے اپنے مذہب کے موافق مہدیؑ کا ثبوت چاہتے ہیں جس وقت آپؑ کے احکام کو اپنے مذہب کے لحاظ سے سخت پاتے ہیں تو ضلالت اور گمراہی کو حضرت مہدیؑ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور مخالفت دکھلاتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ ان کی یہی مخالفت کی دلیل ثابت ہوتی ہے چنانچہ فتوحات مکی میں مذکور ہے جب مہدیؑ کے معتقدوں کے لئے حضرتؑ کی مہدیت کی دلیل ثابت ہوتی ہے چنانچہ فتوحاتِ مکی میں مذکور ہے جب مہدیؑ ان (علماء دنیا پرست) کے مذہب کے خلاف حکم سنائے تو اُن کا اعتقاد یہ ہوگا کہ وہ اس حکم میں گمراہی پر ہے کیونکہ وہ اس بات کے معتقد رہیں گے کہ اجتہاد کا زمانہ ختم ہو چکا اور یہ کہ ان کے ائمہ کے بعد ان کے خیال میں کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جس کو اجتہاد کا درجہ حاصل ہو، اور جو دعویٰ کرے اللہ کی معرفت کا احکامِ شریعت کی موافقت کے ساتھ تو وہ ان کے نزدیک مجنون فاسد خیال ٹھیرے گا اور اس کی طرف توجہ نہیں کریں گے اے بھائی جب حضرت مہدیؑ کے احکام رسولؐ کی اتباع خاص کے موافق ہوں اور علماء زمانہ کی مخالفت حضرت مہدیؑ کی مہدیت کے ثبوت کی دلیل ہے تو یہی کہنا لازم آتا ہے کہ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔اور یہ حدیث بھی حضرت مہدیؑ کی شان میں آئی ہے نبیؐ نے فرمایا راضی ہو جائیں گے اس سے (مہدیؑ سے) آسمان وزمین کے رہنے والے اور نہ چھوڑے گی بارش کسی پودے کو اگائے بغیر یہاں تک (سرسبز خیر و برکت ہوگی) کہ زندے تمنا کریں گے کہ کاش اپنے مرے ہوئے لوگ زندہ ہوتے۔علماء زمانہ اس حدیث کا بیان اس طرح کرتے ہیں کہ تمام

آسمان وزمین کے رہنے والے اس کے (مہدیؑ کے) گرویدہ ہوں گے اور ایمان لائیں گے اور آسمان اپنے پانی سے کچھ بھی باقی نہ رکھے گا تمام کام تمام برسادے گا اور زمین اپنی کوئی روئیدگی باقی نہیں رکھے گی سب کی سب نکالدیگی یہاں تک کہ زندے مردوں کی آرزو کریں گے کہ کاش وہ بھی زندہ ہوتے (اور مستفید ہوتے) اور روئے زمین پر کوئی شخص محتاج نہیں رہے گا بلکہ سب تو انگر ہوجائیں گے ان کی مراد یہ ہے کہ بارش ایسی موافق ہوگی کہ زمین سے تمام مال اور غلّہ برآمد ہوگا اور اہل زمین خوب شکم سیر ہوکر کھائیں گے اور اپنے مردوں کے لئے بھی آرزو کریں گے کہ کاش وہ بھی رہتے اور شکم سیر ہوکر کھاتے، اور اپنے نقصانِ عقل کے سبب سے کہتے ہیں کہ جو کچھ حدیث میں مذکور ہے سید محمدؑ کے زمانے میں نہیں ہوا اور اسی سبب سے مخالفت کرتے ہیں جاننا چاہیئے کہ علماء نے اپنی مراد کے موافق حدیث کے یہ معنی جو بیان کئے ہیں الفاظ حدیث سے یہ معنی ظاہر نہیں ہوتے بلکہ اس حدیث کے الفاظ سے تو یہ معنی نکلتے ہیں کہ آسمانوں میں ایک قطرہ پانی باقی نہیں رہے گا اور زمین ایسا جوش کرے گی کہ اپنے تمام پودوں کو باہر ڈالدے گی پس جب یہ صورت واقع ہو تو روئے زمین پر ایک آدمی بھی نہیں رہ سکے گا مال اور غلّہ سب پانی میں خراب ہوتا رہے گا، زندے مردوں کی آرزو کس طرح کریں گے کیونکہ وہی خود ہلاک ہوتے رہیں گے پس مہدیؑ کا زمانہ نوح پیغمبرؑ کے طوفان کا زمانہ ہوگا رحمت کا زمانہ نہوگا، جاننا چاہیئے کہ علماء باللہ اس حدیث کے معنی اس طرح کرتے ہیں کہ مہدیؑ کے حسنِ اخلاق سے تمام فرشتے جن وانسان راضی ہوں گے اور آسمان اپنے قطرات سے کچھ نہ چھوڑے گا کے معنی یہ ہیں کہ مہدیؑ کے زمانے میں آسمان ولایتِ مقیدۂ محمدیؐ کے فیضان کو ذرّہ برابر بھی باقی نہ رکھے گا تمام کا تمام حاملانِ ولایت کے دلوں پر برسادے گا ایسی بارش اس فیضان کی کبھی نہوئی ہوگی، اور زمین اپنی روئیدگی سے کچھ نہ رکھ چھوڑے گی تمام پودوں کو باہر نکالدے گی کے یہ معنی ہیں کہ حاملانِ ولایت کے دلوں میں توحید اور معانیٔ حقیقت کے بیج بوئے جاکر اُگیں گے اور ایسے معنی آشکارا ہوں گے جو کبھی سننے نہ آئے پس زندوں کو لازم ہوگا کہ وہ مرے ہووں پر افسوس کریں کہ حیف وہ ولایت کی ایسی نعمت سے محروم رہ کر گئے۔ نیز جاننا چاہیئے کہ **لاتدع السماء من اقطارھا شیئا** (آسمان اپنی بارش کے قطروں سے کچھ نہ چھوڑے گا، سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مہدیؑ کے زمانے میں ہی یہ بات ہوگی کہ آسمان قطراتِ آب کو باقی نہ رکھے گا تمام کے تمام بہادے گا اس فرمانِ رسولؐ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے زمانوں میں (فیضان کے) قطرات آسمان میں باقی رہتے تھے اس کا مطلب یہ ہے کہ انبیاءؑ اور اولیاءؒ سابق کے زمانے میں ولایت محمدیؐ مطلق کے فیض کا نزول ہوتا تھا اور مقید ولایت محمدیؐ کا فیض باقی رہتا تھا، اور باقی نہ رکھے گی زمین اپنے پودوں سے کچھ مگر تمام کے تمام کو باہر کردے گی سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے زمانوں میں زمین کے نباتات باقی رہتے تھے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگلے انبیاءؑ اور اولیاءؒ کے زمانہ میں حاملانِ ولایت مصطفےٰ ﷺ کی زبانوں سے ولایتِ مطلقہ کے لوازم بیان ہوتے تھے اور ولایتِ

مقیدہ کے لوازم باقی رہتے تھے اور وہ حضرت مہدیؑ کے زمانے میں حاملانِ ولایت مقیدہ کی زبانوں سے آشکارا ہوئے، اے بھائی حضرت سید محمدؑ کے اخلاق سے ابتدا سے انتہا تک کوئی فرشتہ اور آسمانوں میں رہنے والے ناراض نہیں بلکہ تمام مسلمان منکرین ہیں دیکھ کہ قرآن کے معانی کا بیان کرنا توحید و معرفت کا اعلان کرنا توکل، تسلیم گوشہ نشینی خلق سے عزلت اختیار کرنا یہ ایسے افعال ہیں کہ کسی زمانے میں اس طرح جاری نہیں ہوئے تھے مگر حضرت مہدیؑ کے زمانے میں یہ نعمتیں عام ہوئیں، اے بھائی جب اس حدیث کے مضمون سے اور ان اخلاقِ حسنہ سے حضرت مہدیؑ کی مہدیت اور مہدویوں کی صداقت ثابت ہوئی تو یہی کہنا لازم آتا ہے کہ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ تمام اہل زمین مسلمان نہیں ہوئے اور تمام باطل مذاہب حضرت مہدیؑ کے زمانے میں دور نہیں ہوئے پس یہ حدیث کہ مہدیؑ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے کیسے صادق آئے گی؟ جان اے عزیز کہ اگر اس حدیث کو لیکر مہدیؑ کا انکار کریں تو اولاً چاہیئے کہ رسولؐ کا بھی انکار کریں کیونکہ یہ حدیث رسولؐ کے بھی موافق نہیں ہے نیز اس آیت میں جو خدائے تعالیٰ کے بھی موافق نہیں ہے نیز اس آیت میں جو خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اور ہم نے وارث کر دیا ان لوگوں کو جو کمزور سمجھے جاتے تھے اس زمین کے پورب اور پچھم کا۔ لفظ آیت سے اس بات پر دلیل ملتی ہے کہ بنی اسرائیل کی قوم کو خدائے تعالیٰ نے تمام زمین پر تصرف دیا تھا لیکن واقعہ ایسا نہیں ہے بلکہ اس جگہ معتبر لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہاں جنس زمین مراد ہے (ساری زمین مراد نہیں) یعنے حق تعالیٰ نے قوم بنی اسرائیل کو فرعونوں کے قبضہ کی زمین دی تھی نہ کہ تمام زمین، اور یہ آیت بھی کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے اور مسح کروا اپنے سروں کا۔ اس سے معلوم ایسا ہوتا ہے کہ تمام سر کا مسح کرنا چاہیئے اور علماء کا قرارداد یہ ہے کہ پاؤ سر کا مسح کرنا چاہیئے اور بعضے علماء کا قرارداد یہ ہے کہ سر کے تین بال بھی تر ہو جائیں تو کافی ہے کیونکہ تمام سر کو تر کرنا لازم نہیں ہے جنس سر کو تر کرنا چاہیئے اور علماء باللہ یملاء الارض کا معنی بھی اسی مناسبت سے کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تمام زمین کو عدل سے بھرنا لازم نہیں ہے بلکہ جنس زمین کو بھرنا چاہیئے جیسا کہ مہدیؑ کے متبوع یعنے رسولؐ نے کیا، جان اے بھائی جب آنحضرتؐ کے زمانے میں تمام کافر مسلمان نہیں ہوئے اور تمام باطل مذاہب دور نہیں ہوئے تو حضرت مہدیؑ کے زمانے میں ایسا ہونا کیسے درست ہوگا، اور اس آیت کے معنی بھی سمجھنا چاہیئے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے مت فساد کرو زمین میں اس کی اصلاح کے بعد آیت کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ شعیبؑ کی دعوت کے بعد اہلِ زمین سے تمام فساد دور ہو گیا اور اصلاح پیدا ہو گئی تھی حالانکہ ایسا نہیں ہوا تھا ایسا عقیدہ رکھنا اور جاننا جائز نہیں ہے کیونکہ تھوڑے لوگ اصلاح کو قبول کئے تھے اور بہت سے فاسد تھے اسی سبب سے مفسرین اس مقام پر کہتے ہیں کہ محض عوام الناس کا وجود زمین کی اصلاح کا واسطہ نہیں اور یہ شرط نہیں ہے کہ تمام اہل زمین اصلاح کو قبول کریں بلکہ زمین کی اصلاح کی شرط انبیاءؑ کی بعثت اور کتب الٰہی کا نزول ہے انبیاءؑ میں سے ہر ایک اپنی ذات

سے ہدایت سے آراستہ رہا اور دوسروں کو ہدایت کی طرف بلایا (ہر نبیؑ کے زمانے میں زمین کی اصلاح اسی معنی میں ہوئی) نیز مہدیؑ کے حق میں حدیث میں آیا ہے نبیؑ نے فرمایا اگر باقی نہ رہے دنیا سے مگر ایک ہی دن تو دراز کردے گا اللہ تعالیٰ اسی دن یہاں تک کہ بھیجے گا اس میں ایک شخص میری اہل بیت سے جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا اور جس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے موافق ہوگا اور زمین کو عدل وانصاف سے بھردیگا جیسی کہ وہ جور وظلم سے بھری ہوگی، اس زمانے کے علماء اس حدیث کا معنی اس طرح کرتے ہیں کہ جب مہدیِ موعودؑ آئیں گے تو تمام زمین کو عدل وانصاف سے بھردیں گے جیسا کہ جور وظلم سے بھری رہے گی اور اس سے مراد یہ لیتے ہیں کہ تمام لوگ مسلمان ہوجائیں گے اور کوئی شخص کافر نہیں رہے گا اور کہتے ہیں کہ سید محمدؑ کے زمانے میں یہ علامت ظاہر نہیں ہوئی وہ کس طرح مہدیؑ ہوں گے، جان اے بھائی خدائے تعالیٰ فرماتا ہے جس وقت تم کسی چیز میں بحث کی صورت دیکھو تو اس کو کتابِ خدا کے موافق کرو چنانچہ حق سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے پھر اگر جھگڑ پڑو کسی امر میں تو اس میں رجوع کرو اللہ اور رسولؐ کی جانب۔ نیز اسی طرح نبیؐ نے فرمایا ہے کہ قریب میں تمہارے لئے بہت ہوجائیں گی حدیثیں میرے بعد پس ان کو اللہ کی کتاب کے ساتھ مطابق کرکے دیکھو اگر اس کے موافق ہوں تو ان کو قبول کرو ورنہ رد کردو، اے عزیز ہم کو چاہیئے کہ گروہ مہدیؑ کے صفات کو صفاتِ رسولؐ سے موافق کرکے دیکھیں اگر موافق نہ ہوں تو رد کریں اور اگر موافق ہوں تو قبول کریں بغیر سوال کرنے اور بغیر تامّل کرنے کے انکار کرنے سے خدائے تعالیٰ نے منع فرمایا ہے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے اور نہ بنو اُس کے پہلے منکر اور جاننا چاہیئے کہ جیسا کہ رسولؐ کے حق میں یہ آیت آئی ہے کہدے (اے محمدؐ) حق آیا اور باطل نیست ونابود ہوا بیشک باطل تو نیست نابود ہونے والا ہی تھا۔ اس آیت کی مراد یہی بیان کی جاتی ہے کہ دینِ حق آیا اور دینِ باطل نابود ہوگیا بیشک باطل نابود ہونے والا ہی ہے۔ دیکھ اے بھائی کہ آنحضرتؐ کے وقت میں تمام کافر مسلمان نہیں ہوئے تھے (باوجود اس کے دین باطل مٹ گیا کہنا درست ہوا) اور علماء باللہ حدیث یملاء الارض الخ کے معنی بھی اس طرح کرتے ہیں اور بعض علماء جو علم ناقص رکھتے ہیں اس حدیث کے معنی اس طرح کرتے ہیں کہ تمام روئے زمین سے جور وظلم دور ہوکر اس کی جگہ عدل وانصاف بھرجائے گا، (یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ) آیا تمام روئے زمین میں جور وظلم بھرا رہے گا جس کی جگہ مہدیؑ عدل وانصاف کو بھریں ایسا تو نہیں تھا کہ تمام عالم کے لوگ کافر ہوجائیں گے تو مہدیؑ آکر ان کو مسلمان کریں گے، پس حدیث کے معنی کی دلالت تمام زمین پر نہیں ہے اس سبب سے علماء باللہ کہتے ہیں کہ حدیث کا معنی یہ ہے کہ جیسا ظالموں کی وجہہ سے زمین پر جور وظلم بھرا ہوا ہو ویسا ہی مہدیؑ کی ذات سے عدل وانصاف بھرجائے گا یعنی ظالموں کے جور وظلم کے مانند مہدیؑ کا عدل وانصاف ہوگا، اور تمام روئے زمین سے جور وظلم اس وقت دور ہوگا کہ بالکل ظالم شیطان سے تو حق تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ اوّل سے آخر تک ناقوس کی صدا بلند ہونے تک

تجھے حیات دوں گا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے تجھ کو مہلت دی گئی وقتِ مقرر کے دن تک بولا اے پروردگار جیسا تو نے مجھے راہ سے کھویا میں ان سب کو بہاریں دکھلاؤں گا زمین میں اوران سب کو بہکاؤں گا مگران میں جو تیرے چُنے ہوئے بندے ہیں (وہ نہ بہکیں گے) اللہ نے فرمایا یہ (خالص) بندگی کی راہ ہے مجھ تک سیدھی جو میرے بندے ہیں تیرا اُن پر کچھ زور نہیں لیکن ہاں جو تیرے پیچھے ہوئے گمراہوں میں سے اور دوزخ ان سب کا وعدہ ہے۔ اے بھائی آدمیوں کو بہکانے اور گمراہ کرنے میں شیطان ایسا قابو پایا ہے پس جب تک کہ وہ زندہ ہے **یملاء الارض قسطا و عدلاً** یعنے زمین کے عدل وانصاف سے بھرنے کا مضمون کیونکر راست ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ دو گروہ قیامت تک رہیں گے اوران کے درمیان اختلاف بھی قائم رہے گا یہی معنی کلام خدا اور سنتِ جاریہ کے موافق ہے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے اور ہم نے ڈالدی اُن کے آپس میں دُشمنی اور بہ روز قیامت تک اس آیت سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ظالموں کا خلیفہ (حاکم) قیامت تک شیطان ہے، ختم نبوت کے زمانے میں نیک بندوں کے خلیفہ (حاکم) رسول اللہ ﷺ ہوئے اور ختم ولایت مقیدۂ محمدیؐ کے زمانے میں نیک بندوں کے خلیفہ (حاکم) مہدیؑ ہوئے اور آخر زمانہ یعنے ولایت مطلقہ کے ختم کے زمانے میں نیک بندوں کے خلیفہ (حاکم) حضرت عیسیٰؑ ہوں گے چنانچہ رسول علیہ السلام نے فرمایا ہے کیونکر ہلاک ہوگی میری اُمت میں اس کے شروع میں ہوں اور عیسیٰؑ اس کے آخر میں ہیں اور مہدیؑ میری اہلِ بیت سے اس کے درمیان ہیں۔ اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ عام اُمّتِ رسولؐ نجات پائے گی، لیکن یہ ممکن نہیں ہے کہ تمام اُمت نجات پائے پس اس سے معلوم ہوا کہ یہ بشارت اُمتِ خاص کے حق میں ہے اور اُمتِ خاص وہ ہے جو ان تینوں پر ایمان لائے اوران کی اتباع کرے دوسری بات یہ کہ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مہدیؑ کا ایک زمانہ نہ ہوگا کیونکہ دو خلیفے ایک جگہ جمع ہونا جائز نہیں ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جب بیعت کئے جائیں دو خلیفے تو ان میں سے دوسرے کو قتل کردو، اوراس باب میں بعض ناقص العقل علماء کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد چار خلیفہ ایک جگہ ہونا کیونکر ممکن ہوا کہتے ہیں لیکن یہ ناقص نہیں جانتے کہ خلیفہ اسی کو کہتے ہیں جو خلافت کا دعویٰ کیا ہو اور تمام لوگ اسی کی اتباع میں ہوں چنانچہ حضرت نبیؐ کے بعد ابوبکر صدیقؓ خلیفہ ہوئے اور تینوں صحابہؓ نے انہی کی اتباع کی اوران کے بعد تینوں صحابہؓ نے بھی (یکے بعد دیگرے) اسی طرح خلافت کی، پس چاروں ایک زمانے میں خلیفہ نہ ہو سکے کیونکہ انہوں نے نبوت کی خلافت کی تھی، بعض کہتے ہیں کہ یہ حدیث (کہ دو خلیفے ایک جگہ بیعت کئے جائیں تو دوسرے کو قتل کردو) قرآن اور سنت جاریہ کے موافق نہیں ہے کیونکہ ایک شہر میں دو تین نبیؑ بھی ہوئے ہیں ان کی یہ بحث بھی غلط ہے اس بناء پر کہ ہر نبی کی اُمت اپنے نبی کا کلمہ پڑھتی اوراپنے نبی کی پیروی کرتی تھی اوراس وقت میں تمام لوگوں کو ایک ہی نبی کی پیروی لازم ہوتی تھی، اگر ایک گروہ (ایک زمانے میں دو نبیوں کے کلمے پڑھتا اور) دو نبیوں کی پیروی کرتا تو

ان کی حجت درست ہوتی لیکن ایسا تو نہیں ہوا، اور اپنی صفتِ بشریت کو ساتھ لیکر یہ لوگ حدیثِ بالا کو قرآن سے ملا کر دیکھتے ہیں لازمی ہے کہ غلطی میں پڑیں اور حدیث سے انکار کریں، کیونکہ جب تک کوئی شخص موتوا قبل ان تموتوا (مرنے سے پہلے مرو) کی صفت حاصل نہ کرے حدیث کو قرآن سے ربط نہیں دے سکتا، اور شرح عقائد کے مصنف نے اس زمانے کے علماء کے خیال کے موافق نقل کر دیا تھا کہ حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مہدیؑ دونو ایک زمانے میں آئیں گے سولہ سال کے بعد انہوں نے اپنے اس خیال سے توبہ کیا اور شرح مقاصد میں ظاہر کر دیا کہ وہ دونوں خلیفے ہیں ایک زمانے میں ان کا آنا ممکن نہیں انتہیٰ جس کسی کو شک ہو وہ شرح مقاصد میں دیکھ لے لکھا ہے کہ یہ جو کہا جاتا ہے کہ عیسیٰؑ مہدیؑ کی اقتدا کریں گے ایک ایسی بات ہے جس کی کوئی سند نہیں پس اس پر اعتماد نہیں کرنا چاہیئے ۔ جان اے بھائی نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے اے لوگو سوائے اس کے نہیں کہ میں بشر ہوں تمہارے مانند قریب ہے کہ آئے گا میرے پاس میرے رب کا رسول (ملک الموت) میں اس کی دعوت کو قبول کروں گا، اور میں تم میں دو نفیس اور اچھی چیزوں کو چھوڑ کر جا رہا ہوں ان دونو میں سے پہلی چیز اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے پس لو تم دلیل اللہ کی کتاب سے اور پکڑے رہو اس کو اور میری اہلِ بیت کو الخ اس حدیث کی مراد یہ ہے کہ جب بعض بے دین لوگ رسولؐ کی نبوت میں شک کرنے لگے اور کہنے لگے کہ یہ تو ہمارے مانند ہے ہم کیسے معلوم کریں کہ رسولؐ ہے تو رسولؐ نے جواب دیا کہ میں تم میں دو نفیس چیزیں چھوڑ کر جاتا ہوں یعنے جب تم میرا شرف نہیں جانتے ہو تو میرے بعد میں تم میں اپنے دو گواہ چھوڑ جاتا ہوں ان میں سے ایک گواہ خدائے تعالیٰ کی کتاب ہے جس میں نور و ہدایت ہے پس تم اس کو لو اور اس کے معانی دریافت کرو تا کہ تم کو میرا شرف معلوم ہو، دوسرا گواہ میرے اہل بیت ہیں اس سے بھی خدائے تعالیٰ تم کو میرے شرط کی گواہی دلوائے گا میرے اہل بیت (خاص) کے زمانے میں یعنے مہدیؑ کے زمانہ میں جان اے عزیز کہ رسول علیہ السلام نے اس حدیث میں قرآن اور مہدیؑ کا برابر ہونا دکھلایا ہے اپنی اُمت کو ان دونوں کا حوالہ دیا ہے کہ ان کی اتباع کرو اور ان کا مقصود حاصل کرو ان کے ذریعہ سے تمام شرف (محمدؐ کا) معلوم ہوگا تب نجات پاؤ گے جب مہدیؑ کو رسول اللہ ﷺ نے قرآن کے برابر فرمایا ہے تو مہدیؑ کی صفت قرآن کے موافق طلب کرو، جیسا کہ حق تعالیٰ قرآن کے بارے میں فرماتا ہے اللہ گمراہ کرتا ہے اس سے بہتوں کو اور ہدایت دیتا ہے اس سے بہتوں کو، اس سے معلوم ہوا کہ مہدیؑ کے واسطہ سے بھی بعضے لوگ راہ پائیں گے اور بعضے گمراہ رہیں گے اور تمام لوگ قرآن پر ایمان نہیں لائے پس مہدیؑ کی ذات میں یہ تاثیر اور یہ علامت جو تو ڈھونڈھتا ہے کہ مہدیؑ تمام زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں یہ جستجو کونسی دلیل سے ہے، اگر رسول اللہ ﷺ مہدیؑ کا شرف قرآن سے زیادہ بیان فرماتے تو اس وقت یہ ممکن تھا کہ مہدیؑ کی تاثیر اور مہدیؑ کے علامات قرآن سے بڑھ کر طلب کئے جاتے، دیگر اِن آیات میں جاننا چاہیئے کہ قرآن اور رسولؐ کے بارے میں خدائے تعالیٰ نے

اس طرح فرمایا ہے اور ہم نے تجھ کو دنیا جہاں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔اور یہ تو نصیحت ہے دنیا جہاں کیلئے۔پس اس سے معلوم ہوا کہ قرآن اور رسولؐ تمام عالم کے لئے رحمت اور نصیحت ہیں، ایسا تو نہیں ہوا کہ تمام عالم کے لوگوں نے رحمت اور نصیحت کو پایا بلکہ بعضے تو ایسے بھی ہوئے کہ جو کچھ اگلے انبیاءؑ اور اپنی پہلے کی کتابوں سے انہوں نے حاصل کیا تھا قرآن اور رسولؐ کے آنے کے بعد وہ بھی انہوں نے اپنے ہاتھوں سے کھو دیا اور گمراہ ہوئے اسی واسطے مفسرین کہتے ہیں کہ اس عالم سے مراد عالمِ خاص ہے نہ کہ عام اور علماء اہل اللہ ہیں وہ حدیث یملاء الارض الخ کو بھی اسی مرتبہ میں رکھتے ہیں اور یہ معنی کرتے ہیں کہ مہدیؑ عدل وانصاف کو اُن اہل زمین میں بھریں گے جو کہ خاص ہیں نہ کہ عام۔اور یہ بھی جاننا چاہیئے کہ رسولؐ نے جو فرمایا ہے کہ اے لوگو سوائے اس کے نہیں کہ میں تمہارے مثل بشر ہوں قریب ہے کہ آئے میرے پاس میرے رب کا رسول (ملک الموت) تو میں اس کی دعوت کو قبول کروں۔ان الفاظ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سب لوگ شک میں مبتلا تھے لیکن ایسا جاننا کفر ہے کیونکہ بعض ایمان لا چکے تھے اور بعض شک میں تھے پس اس سے معلوم ہوا کہ یہ خطاب شک رکھنے والوں سے ہے ایسا ہی جاننا چاہیئے کہ یملاء الارض (زمین کو بھر دے گا) کے الفاظ سے بھی تمام زمین مراد لینا اور تمام زمین سے جور وظلم دور ہوگا کہنا کفر ہے کیونکہ بیّنہ (خدا کی حجت) کے ظاہر ہونے کے وقت تمام لوگوں کا ایمان لانا جائز نہیں اور تمام لوگوں کا بے ایمان رہنا بھی جائز نہیں ہے اگر ہم اس طرح کہیں کہ تھوڑے لوگ ایمان لاتے ہیں اور اکثر بے ایمان رہتے ہیں تو یہ بات سنتِ جاریہ کے موافق ہے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے تھوڑے ایسے ہیں جو ایمان لاتے ہیں اور ان میں کے اکثر بدکار ہیں۔اے بھائی ان احادیث وآیات سے جب حضرت (سید محمدؐ) کی مہدیت ثابت ہوئی تو یہی کہنا لازم آتا ہے کہ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے جان اے عزیز بعض روایتیں جو ایک دوسری سے متعارض (ایک دوسری کے خلاف) ہیں علماء نے ان کو تطبیق دیکر ان کا ماحاصل یہ قرار دیا ہے کہ مہدیؑ کا آنا حق ہے اور علامات میں اختلاف ہے چنانچہ بیہقیؒ نے اپنی کتاب شعب الایمان میں بیان کیا ہے اور اختلاف کیا لوگوں نے مہدیؑ کے بارے میں تو ایک جماعت نے توقف کیا اور اس کا حقیقی علم اس کے عالم (خدا) پر رکھ چھوڑا اور اس بات کے معتقد ہوئے کہ مہدیؑ فاطمہ بنتِ رسول اللہ ﷺ کی اولاد سے ایک میں جو آخر زمانہ میں نکلیں گے انتہیٰ اور شرح مقاصد میں کہا ہے پس علماء کا مذہب یہ ہے کہ مہدیؑ ایک امام عادل ہیں اولادِ فاطمہؓ سے اللہ جب چاہے گا انہیں پیدا کریگا اور اپنے دین کی نصرت کے لئے بھیجے گا، جان اے عزیز مہدیؑ کی بعثت کا مقام بعضے روایات میں عربستان بتلایا گیا ہے اور بعضے روایات میں ہندوستان اور بعض میں کابل کوئی ایک جانب معیّن کر کے کسی نے نہیں بیان کیا ہے اگر ان تینوں علامتوں میں سے کوئی ایک راست آئے تو کافی ہے کیونکہ ایک شخص کا تین طرف سے آنا تو ممکن نہیں ہے پس حضرت مہدیؑ کی آمد روایتِ آخر کے موافق ہوئی ہے چنانچہ صاحبِ فتوحات

www.khalifatullahmehdi.info

فرماتے ہیں۔آ گاہ ہو کہ خاتم الاولیاء ظاہر ہونے والے ہیں جن کی ذات امام العارفین ہے جن کے سب متلاشی تھے وہی سید مہدیؑ (موعود) ہے آلِ احمدؐ سے وہ تیغ ہندی ہے جبکہ دشمن پر حملہ آور ہوتا ہے وہ آفتاب ہے جو ہر تاریکی اور اندھیرے کو دور کردیتا ہے وہ بارانِ ربیع الاول ہے جب کہ فیض بخشتا ہے جان کہ علماء باللہ سلف جو گذرے ہیں انہوں نے حضرت مہدیؑ کی ولایت کو آفتاب کے مثل بتلایا ہے روایات کی دلالت سے پس اس کی تاثیر اور اس کی خاصیتیں آفتاب کے موافق ہی سمجھنا چاہیئے جیسا کہ آفتاب طلوع ہوتے ہی ہر کھلے مقام کی تاریکی دور ہو جاتی ہے اور یہ ممکن نہیں ہے کہ تہ خانوں کی یا اور بند مقامات کی تاریکی دور ہو، جب کسی جگہ کسی سبب سے آفتاب کی روشنی نہ پہنچے تو آفتاب کی تابش کا کچھ نقصان نہیں ہوتا، اسی طرح جو کوئی حضرت مہدیؑ کے روبرو آتا ہے آپؑ کی پناہ لیتا ہے روشن ہوتا ہے اس کی تاریکی نہیں رہتی اور جو کوئی غفلت گناہوں اور کفر کی تاریکی میں پڑا رہا توبہ نہ کیا اور آنخضرتؐ سے التجا نہیں کیا وہ کس طرح روشن ہوگا چنانچہ رسول علیہ السلام نے فرمایا ہے پیدا کیا اللہ نے خلق کو اندھیرے میں پھر اس پر اپنے نور کا چھڑکاؤ کیا تو جس کو اس کا نور پہنچا وہ راہ پایا اور جو پردے میں رہا گمراہ ہوا، جان اے عزیز جو کوئی ازل ہی میں نورِ محمدؐ سے محروم رہا ہو اس کو مہدیؑ کس طرح روشن کریں گے کیونکہ مہدیؑ کی تمثیل بارانِ (رحمت) سے دی گئی ہے پس آنخضرتؐ کے صفات کو بارانِ رحمت کے موافق سمجھنا چاہیئے چنانچہ بارش ہر جگہ ہوتی ہے اگر کھاری زمین میں کوئی چیز پیدا نہ ہو تو بارش کا کوئی گناہ نہیں، جن لوگوں کے دل سخت ہیں وہ کھاری زمین کا حکم رکھتے ہیں (اسکے مانند ہیں) کیونکہ حق تعالیٰ نے ان کو پتھر سے بھی سخت کہا ہے چنانچہ فرمایا ہے پھر سخت ہوگئے تمہارے دل اس کے بعد پس وہ پتھروں کے مانند ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ سخت اگر ایسے لوگ ولایتِ محمدؐ کا فیض حاصل نہ کریں تو مہدیؑ کی ذات پاک ہے (آپ پر ان کی ذمہ داری نہیں) جان اے عزیز جن لوگوں نے حضرت مہدیؑ کی پناہ لی وہ ولایتِ محمدیؐ سے روشن ہوئے اور حضرت مصطفےٰ ﷺ کی زبانِ مبارک سے مبشر ہوئے ان کی ملاقات کا شوق حضرت نبیؐ نے ظاہر فرمایا ہے چنانچہ روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ابوذرؓ سے فرمایا اے ابوذر بیشک اللہ جمیل ہے جمال کو دوست رکھتا ہے پھر آنخضرتؐ نے فرمایا اے ابوذر کیا تم جانتے ہو کہ میرا غم اور میری فکر کیا ہے اور مجھے کس بات کا شوق ہے تو آپؐ کے اصحابؓ نے (یہ سنکر) کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم کو خبر دیجئے کہ آپ کو کیا غم اور کیا فکر ہے پھر آپؐ نے فرمایا کہ آہ میرے بھائیوں کی ملاقات کا شوق ہے تو آپؐ کے اصحابؓ نے کہا کہ ہم آپ کے بھائی ہیں آپؐ نے فرمایا تم میرے اصحاب ہو اور وہ میرے بھائی ہیں جو میرے بعد ہونے والے ہیں ان کی شان انبیاءؑ کی شان کی جیسی ہوگی اور وہ اللہ کے پاس شہیدوں کے مرتبے میں ہونگے خدا کی خوشنودی میں وہ اپنے ماں باپ بھائی بہن اور اپنی اولاد سے بھاگیں گے اور وہ خدا کے لئے مال ودولت کو ترک کردیں گے اور تواضع سے اپنی ذاتوں کو ذلیل سمجھیں گے شہوتوں اور دنیا کی فضول باتوں کی رغبت

نہیں کریں گے اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی ایک گھر میں جمع رہیں گے اللہ کی طلب ومحبت میں غمگین اور رنجیدہ رہیں گے، ان کے دل اللہ کی طرف لگے رہیں گے اور ان کا آرام اللہ کی جانب سے ہوگا، اور انکا ہر کام محض اللہ کیلئے ہوگا، ان میں سے کوئی بیمار ہوگا تو اس کی بیماری اللہ کے پاس ہزار برس کی عبادت سے بہتر ہوگی، اے ابوذرا گرتم سننا چاہوتو میں اور بھی کہتا ہوں، ابوذرؓ فرماتے ہیں میں نے کہا کیوں نہیں یارسول اللہ ﷺ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان میں سے کوئی ایک مرے گا تو اس کی موت سب آسمان میں رہنے والوں کی موت کے مانند ہوگی کیونکہ اللہ کے پاس ان کی بزرگی ایسی ہی ہے۔ اے ابوذرا گرتم سننا چاہوتو میں اور بھی کہتا ہوں ابوذرؓ فرماتے ہیں میں نے کہا کیوں نہیں یارسول اللہ ﷺ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر ان میں سے کسی کو کوئی جوں اس کے کپڑوں میں کاٹے تو اس کے لئے اللہ کے پاس ستر حج اور ستر غزووں کا ثواب ہے اور اس کے لئے اولاد اسمٰعیل سے چالیس غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب ہے جن میں سے ہر ایک بارہ ہزار کے مقابلہ کا ہوگا، اے ابوذرا گرتم سننا چاہوتو میں اور بھی کہتا ہوں، ابوذرؓ فرماتے ہیں میں نے کہا کیوں نہیں یارسول اللہ ﷺ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان سے کوئی جب اپنے اہل وعیال کو یاد کرے گا پھر غمگین ہوگا تو اس کی ہر سانس کے عوض اس کو ہزار درجے ملیں گے اے ابوذرا گرتم سننا چاہوتو میں اور بھی کہتا ہوں، ابوذرؓ فرماتے ہیں میں نے کہا کیوں نہیں یارسول اللہ ﷺ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان میں کا کوئی شخص جب اپنے ساتھیوں کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھے گا تو وہ افضل ہوگا اللہ کے پاس اس شخص سے جو کوہ لبنان میں نوحؑ کی عمر ہزار سال پا کر اللہ کی عبادت کرے، اے ابوذرا گرتم سننا چاہوتو میں اور بھی کہتا ہوں، ابوذرؓ فرماتے ہیں میں نے کہا کیوں نہیں یارسول اللہ ﷺ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان میں سے کوئی جب ایک تسبیح پڑھے گا تو بہتر ہوگی اس کی تسبیح اس کے لئے اس بات سے کہ تمام دنیا کے پہاڑ سونا بن کر قیامت کے دن اس کے ساتھ چلیں (اتنا ہونا خدا کی راہ میں خیرات کرنے سے بہتر اس کی ایک تسبیح ہوگی) اے ابوذرا گرتم سننا چاہوتو میں اور بھی کہتا ہوں ابوذرؓ فرماتے ہیں میں نے کہا کیوں نہیں یارسول اللہ ﷺ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص (عقیدتمندی سے) ان میں سے کسی کے گھر کی جانب ایک نظر دیکھے گا تو اس کی یہ نظر اللہ کے پاس اللہ کے گھر کی طرف نظر کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہوگی اور جو کوئی اُن میں سے کسی کو دیکھا تو گویا اس نے خدا کو دیکھا جس نے ان کو کپڑے پہنایا گویا اس نے خدا کو پہنایا جس نے ان کو کھانا کھلایا اس نے خدا کو کھلایا اے ابوذرا گرتم سننا چاہوتو میں اور بھی کہتا ہوں ابوذرؓ فرماتے ہیں میں نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کے پاس اگر ایسے لوگ بیٹھیں جو بار بار گناہ کئے ہوں اور گناہوں کے بوجھ سے بھرے ہوئے ہوں تو ان کے پاس سے ابھی اٹھے بھی نہ ہوں گے کہ اللہ اُن پر نظر رحمت فرمائے گا اور ان کے گناہوں کو بخشدے گا، اللہ کے پاس ان کی بزرگی ایسی ہے، اے ابوذرا اُن کا ہنسنا عبادت اور ان کی طبعی تسبیح ہے اور ان کی نیند ان کی

خیرات ہے اللہ تعالیٰ ہر روز ان کو ستر دفعہ نظرِ رحمت سے دیکھتا ہے اے ابوذر میں ان کے دیدار کا مشتاق ہوں پھر تھوڑی دیر تک اپنے سر کو رسول اللہ ﷺ نے جھکالیا پھر اپنا سر اٹھایا اور روئے یہاں تک کہ آپؐ کی ہر دو چشمِ مبارک سے آنسو جاری ہوگئے اور فرمایا کہ مجھے ان کے دیدار کا کیا ہی شوق ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا فرمائی اے اللہ ان کی حفاظت کر اور ان کے مخالفین کے مقابلہ میں ان کی مدد فرما اور قیامت کے دن ان کے دیدار سے میری آنکھ ٹھنڈی کر، پھر آپؐ نے یہ آیت شریفہ پڑھی سن رکھو! جو خاصانِ خدا ہیں ان پر نہ کچھ ڈر ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ جان اے بھائی کہ ان اقوال میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت مہدیؑ کے گروہ کی تعریف ایسی کی ہے کہ وہ انبیاءؑ کے مانند راہِ خدا میں اپنے عزیز و اقارب سے جدا ہوکر اپنے مال و جائداد کو چھوڑ کر آتے ہیں اور دیگر تمام صفات جیسے کہ حدیث میں مذکور ہیں حضرت سید محمدؑ کے گروہ میں پائے گئے اور تا حال بھی یہ صفات تھوڑے تھوڑے موجود اور جاری ہیں پس چاہیئے کہ اس گروہ کے افعال کو انبیاءؑ کے افعال کے موافق کریں اور دیکھیں کہ حضرت آدمؑ سے حضرت مصطفےٰ ﷺ تک کوئی نبیؑ اس لئے نہیں بھیجے گئے کہ ان کے واسطہ سے عوام الناس دنیا (کی دولت) اور اپنے نفس کی مراد حاصل کریں بلکہ انبیاءؑ کو خدائے تعالیٰ نے محض اس لئے بھیجا کہ وہ مخلوق کو دنیا کے اشغال سے اور اس کی لذتوں سے باہر لائیں اور ان کو خدا کی عبادت اور اطاعت کی ترغیب دیں چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے انبیاءؑ نہیں بھیجے گئے ہرگز مگر خلق کو دوڑانے کے لئے دنیا سے مولیٰ کی طرف، نیز حق تعالیٰ اپنے کلام میں خبر دیتا ہے کہ جس کسی زمانے میں جو کوئی رسولؑ ہم نے بھیجا تو اس زمانے کے لوگوں کو بغیر آزمائش کے نہ چھوڑا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور ہم نے نہیں بھیجا کسی بستی میں کوئی نبیؑ مگر کہ پکڑا وہاں کے رہنے والوں کو سختی اور تکلیف میں تاکہ وہ لوگ گڑگڑائیں، جب انہوں نے تضرع اور زاری نہیں کی اور نبیؑ کی نصیحت سے منہ پھیرلیا تو حق تعالیٰ نے ان پر اُن کی مرادوں کے دروازے کھول دیئے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے پھر جب وہ بھول بیٹھے اس نصیحت کو جو انہیں کی گئی تھی تو ہم نے کھولدئے ان پر ہر چیز کے دروازے یہاں تک کہ جب وہ خوش ہوئے پائی ہوئی چیزوں کے دروازے تو ہم نے ان کو یکا یک دھر پکڑا تب یہ بے آس ہوکر رہ گئے۔ اور دوسری بہت سی آیتیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ انبیاءؑ کی بعثت میں حکمت یہی ہے کہ ان کے واسطے سے لوگوں کو توحید و معرفتِ خدا حاصل ہو پس بالضرور حضرت مہدیؑ کو جو خاتم الرسل (محمد رسول اللہؐ) کے تابع ہیں اور آپؐ کے گروہ کو بھی اسی معنی کیلئے توحید و معرفت خدا کی طرف بلانے کیلئے خدا نے بھیجا جان کہ یہی آیتیں اور حدیثیں گروہ مہدیؑ کے اس حال پر دلالت کرتی ہیں کہ یہ لوگ توحید اور معرفتِ خدا کی جانب دعوت فرمائیں گے اور جب لوگ اپنے گناہوں سے نادم نہوں اور توبہ نہ کریں اور اس گروہ کی نصیحت کو بھول جائیں تو حق تعالیٰ ان کی مرادوں کے دروازے ان پر کھول دیتا ہے ان کے ہلاک ہونے کے لئے اور اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مخالفانِ مہدیؑ کو خدائے تعالیٰ دنیا کا

www.khalifatullahmehdi.info

مال و اسباب ایسا ہی دیگا جیسا کہ نبیؐ کے مخالفوں کو دیا تھا کیونکہ رسولؐ نے گروہِ مہدیؑ کی تعریف میں فرمایا ہے کہ انکی شان انبیاءؑ کی شان کے مانند ہوگی ، یہی نہیں (فرمایا) کہ ان کے واسطہ سے مال زمین سے نکلے گا اور لوگ کھائیں گے تا کہ خدائے تعالیٰ کی یاد سے غافل ہوکر سرکشی کریں چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے اور اگر اللہ فراخ کردے روزی اپنے بندوں کے لئے تو وہ ضرور سرکشی کریں ملک میں ولیکن اتارتا ہے اندازے سے جس قدر چاہتا ہے بیشک وہ اپنے بندوں سے باخبر دیکھنے والا ہے اور حضرت امیر المومنین حضرت علی ابن ابوطالب کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے اے میرے عزیز بیٹے جب تُرک حملہ کریں تو انتظار کر مہدیؑ کی حکومت کا جو قائم ہوگا پس عدل کریگا زمین کے سارے علاقوں میں آلِ ہاشم کے حکمراں پست ہوجائیں گے (بالآخر) ان میں ایک ایسے شخص سے بیعت کی جائے گی جو حقیر اور ناتوان ہوگا لڑکوں میں سے ایک لڑکا ہوگا جو صاحبِ رائے نہ ہوگا نہ اس میں مضبوطی ہوگی اور نہ وہ صاحب عقل ہوگا۔ پس وہ حق کے ساتھ تمہارے پاس آئے گا اور حق پر عمل کرے گا وہ رسول اللہ ﷺ کا ہمنام ہوگا میری جان اس پر فدا ہو پس اے میرے بچو! تم اس کو مت چھوڑ و اور اس سے بیعت کرنے میں جلدی کرو حضرت علیؓ کے ان اشعار کا مقصود یہ ظاہر ہے کہ آپؓ اپنے فرزندوں کو یہ نصیحت فرماتے تھے کہ جب ترکوں کی بادشاہی کا غلبہ ہوتو مہدیؑ کی ولایت کے منتظر رہنا جو عدل کے ساتھ قائم ہوں گے ، جاننا چاہیئے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت امام مہدیؑ کا تولد ۸۴۷ھ میں ہوا ، اور معلوم ہے کہ اس سن سے چالیس سال قبل ترکوں کی بادشاہت تھی یعنے تیمور بادشاہ تھا چنانچہ کہا گیا ہے۔

(ترجمہ رباعی)

تیمور گور گاں جس کے مانند کوئی اور بادشاہ اس کے زمانے میں نہ تھا
۷۳۵ھ میں پیدا ہوا
۷۷۱ھ میں اس نے اپنی بادشاہ کا علم بلند کیا
اور ۸۰۷ھ میں اس عالم سے رخصت ہوا

مذکورۂ بالا اشعار کے تمام علامات اسی طرح حضرت محمدؐ کے زمانے میں پائے گئے۔ جان اے بھائی جب صاف و صریح آیاتِ قرآن اور احادیث سے جن روایات میں مال کا زمین سے نکلنا اور تمام خلق کا غنی ہونا اور زمین کا عدل و انصاف سے بھرنا مذکور ہے اس کے معنی واضح ہوگئے اور تمام انبیاءؑ کے اخلاق کے ساتھ اور ہمارے نبیؐ کے قول اور آپؐ کے اصحاب کرامؓ کے ساتھ حضرت سید محمد مہدی علیہ السلام اور آپؑ کے اصحابؓ کی موافقت ثابت ہوچکی ہوتو یہی کہنا لازم آتا ہے کہ پس

تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔اے بھائی حضرت امامنا علیہ السلام کے بارے میں ایسی آیتیں حدیثیں اقوال اور روایات دلائل کی قسم سے بہت ہیں لیکن درازی عبارت کے لحاظ سے بیان نہیں کئے گئے، کیونکہ عاقلوں کیلئے اشارہ بھی کافی ہے۔اس رسالہ میں میں نے اپنی تصدیق کا سبب اوّل سے آخر تک ظاہر کیا ہے اے برادر فرمان خدا پس کیا کوئی نصیحت پکڑنے والا ہے کے مطابق نظر کراے عزیز نوارنی آنکھ سے دیکھ کہ مومنین اور مومنات کی رہنمائی اور نجات یابی کے لئے ولایت کے لاقیمت جواہراور ہدایت کے بے مثال اعمال میں نے جمع کئے ہیں جو گونا گوں ہیں۔پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔اوراس کے بعد کس گفتار پر ایمان لاؤ گے۔

یہ مکتوب منصور خاں بن ہیبت خاں صدقہ خوار سید السادات میراں سید محمود ابن بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہما کا ہے جو سائلوں کے مطالعہ کے لئے لکھا گیا۔

راقم

خاک پائے گروہ مہدیِ موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام احقر دلاور عرف گورے میاں مہدوی
ساکن حیدرآباد دکن سدی عنبر بازار محلّہ پٹھان واڑی